! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znzlibrary.com/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

0344 4499422

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

محبت پہ جنوں غالب ہے جاناں

فاریہ گل

♥♥♥♥♥

دو کمروں کے فلیٹ میں اس وقت مکمل اندھیرے کا راج تھا بیڈ روم میں جہازی سائز بیڈ پر ایک لمبا چوڑا وجود اوندھے منہ لیٹا نیند میں غرق تھا فون کی مسلسل ھوتی رنگ نے اس کی نیند میں خلل ڈالا

تکیے سے منہ نکالے بغیر اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا مندی مندی آنکھوں سے کال کرنے والے کا نام دیکھ کر اس کے منہ کا زاویہ بگڑ گیا

ہاں بولو کیا مصیبت ہے؟

انداز پھاڑ کھانے والا تھا

جانی تیاری کر لو ہم لینے آ رہے ہیں کلب میں ایک دم فریش پیس آیا ہے

تیرے صدقے ہمیں بھی تھوڑی لفٹ مل جائے گی

بکواس بند کرو میرا موڈ نہیں ہے جانے کا

یار ایسا نہ کر موڈ تو بنانے سے بن جاتا ہے ایک تو تیرے موڈ نے بڑا خوار کر رکھا ہے اچھا بھلا محل چھوڑ کر ڈبے نما فلیٹ میں پڑے ہو اب دوستوں سے بھی قطع تعلق کر رہے ہو

زیادہ ملکہ جزبات بننے کی ضرورت نہیں بات بات پہ روٹھی ہوئی حسینہ کی طرح طعنے مارنے لگتے ہو

کال کاٹ کر فون سائیڈ ٹیبل پر پٹخا

بلیک ٹراؤزر شرٹ میں زوہان اس وقت ریسٹ کے موڈ میں تھا مگر دوستوں نے اس کے پروگرام کا بیڑا غرق کر دیا تھا

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش سے بے نیاز وارڈروب سے کپڑے نکالنے کے بعد پاؤں میں سلیپر اڑسے واش روم میں فریش ھونے چلا گیا چھے فٹ سے نکلتا قد گوری رنگت ہلکی بڑھی شیو گھنے کرلی بالوں ورزشی جسامت میں وہ کالج و یونیورسٹی میں خاصہ مقبول رہا تھا خاص طور پر صنف نازک میں اس کے خوب چرچے تھے

جب لڑکیاں خود اس کی طرف بڑھتی تھیں تو وہ بھی بے جھجک فائدہ اٹھالیتا تھا مگر ایک حد تک بیڈ روم تک پہنچنے کی نوبت آنے سے پہلے ہی وہ اس کی نظر میں کشش کھودیتیں اور نئی لڑکی ان کی جگہ لے لیتی

وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں اس کا دراز قد نمایاں ھو رہا تھا کرلی گیلے بالوں میں برش پھیر کر اس نے پرفیوم سپرے کیا بلیک جیکٹ پہن کر آخری جائزہ لیا سائیڈ ٹیبل سے کی رنگ پرس اور موبائل اٹھا کر جلدی سے باہر بھاگا نعمان عرف نومی کی پانچ مسڈ کالز آچکی تھیں

♥♥♥♥

کاش اماں مرتے وقت مجھے بھی ساتھ لے جاتی ابیہا عرف بیانے برتن پٹختے ھوئے خونخوار نظروں سے ہال کمرے میں ٹی وی دیکھنے اور مونگ پھلیاں پھانکنے میں مصروف اپنے سوتیلے بہن بھائیوں کو دیکھا سردی سے شل ھوتے ہاتھوں سے برتن دھوتے ھوئے اس وقت اس کی خود ترسی عروج پر تھی باپ نے اولاد نا ھونے پر دوسری شادی کرلی اور دوسری شادی سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ھونے کے بعد اللہ نے اسے اس کی ماں کی گود میں ڈال دیا اپنی قسمت کو روتی غنہ بیگم پانچ سال کی بیا کو سوتیلی ماں کے حوالے کرکے آنکھیں موند گئیں بچوں سے گھری شمسہ بیگم نے نئ ذمہ داری پر خوب واویلا کیا مگر ذولفقار صاحب بے بس تھے سب سے چھوٹی اولاد گڑیا سی بیا انہیں بہت پیاری تھی پرانے گھر کو بیچ کر شہر کے اچھے علاقے میں دو کمرے اوپن کچن ایک ہال کمرہ دونوں کمروں میں اٹیچ واشروم والا یہ فلیٹ خرید لیا پوری بلڈنگ میں ایک ہی طرز کے فلیٹ تھے یہاں آکر ان کے

بچوں میں بھی خاصی تمیز آگئی تھی شمسہ بیگم بھی مطمئین تھیں بس بیاان کی نظروں میں کانٹے کی طرح چبھتی تھی جس کو ذوالفقار صاحب مکمل توجہ سے نوازتے لاڈ پیار جتاتے ماں کی طرح سنبھالتے تھے اور شمسہ بیگم چاہ کر بھی کچھ نا کر پاتیں

مگر موقع ملتے ہی بیا کو جھاڑ کر رکھ دیتی تھیں

♥♥♥♥

دیکھو یہ آخری بار ہے اپنا آدھا کھانا تمہیں کھلا دیتی ھوں رات کو پھر مجھے بھوک لگ جاتی ہے

بیا نے سفید فر والی بلی کو سمجھاتے ھوئے آہستہ آواز میں کہا

بلی اپنی نیلی آنکھیں اس پر ٹکائے اپنی روٹی کے انتظار میں تھی جس میں بیا سالن لپیٹ کر رول بنا کے روز اس کی تواضع کرتی تھی

آہم آہم !

بیااپنے قریب ہی آواز پر زور سے اچھلی اگر مقابل اس کے ہاتھوں سے پکڑ کر نا کھینچتا تواب تک سیڑھیوں سے لڑھک چکی ہوتی

اس نے میچی آنکھیں آہستہ سے کھول کر پہلے پیچھے سیڑھیوں کواور پھر اس اونچے لمبے شخص کو دیکھا جواب تک اس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا

یہ کیا بدتمیزی ہے

بیانے جھٹکے سے ہاتھ اس کی گرفت سے نکالے

کمال ہے لٹل گرل ایک تو میں نے تمہیں گرنے سے بچایااور تم مجھے بدتمیز کہہ رہی ہو

مقابل کا لہجہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی

توڈرایا بھی تو آپ نے تھا

بیا کی ٹانگیں ابھی تک ڈر سے کانپ رہی تھیں اگر سیڑھیوں سے گرتی تو ایک آدھ ہڈی تو لازمی ٹوٹ جانی تھی

آئی پرامس اگلی بار ڈرا کر نہیں اٹھا کر سائیڈ پر کروں گا اتنی سے تو ہو

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے شہادت والی انگلی اور انگوٹھے سے اس کا سائز بتایا

خبر دار اگر دوبارہ مجھے ہاتھ لگایا تو

بیا کو مصطفیٰ بھائی یاد آئے جنہوں نے نیلی آپا کو لڑکے سے بات کرنے پر چوٹی سے پکڑ کر مارا تھا اس نے ہاتھ دوپٹے کے اوپر اپنی پتلی نازک چوٹی پر رکھا جسے گھنا کرنے کے لئے نت نئے ٹوٹکے آزماتی تھی

زوہان کو اس کی سہمی حالت مزا دے گئی

اوکے لٹل گرل سی یو سون اس کے گلابی گال کو دو انگلیوں سے چھوتا تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا

بیا اس کی حرکت پہ گال پر ہاتھ رکھے سن پڑ گئی

مرتی رہو بھوکی آئندہ نہیں آؤں گی روٹی ڈالنے منحوس بلی

اس نے آنسوں بھری آنکھوں سے بلی کو گھورتے ہوئے دھمکی دی اور پیر پٹختے ہوئے اپنے فلیٹ میں گھس گئی

غصے اور بے بسی سے دروازے کو زوردار دھماکے سے بند کیا

ہال میں ٹی وی دیکھتے نفوس نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا

ملکہ جی اٹھ جائیں صبح ہو چکی ہے

شمسہ بیگم کی چنگھاڑ پر اس کی آنکھ کھلی

اس نے بمشکل نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو کھول کر گھڑی کی جانب دیکھا جو پونے نو بجا رہی تھی

بیا اچھل کر بستر پر کھڑی ہوئی ساتھ والے سارے بستر خالی تھے مطلب اس کی تینوں بہنیں بھی اٹھ چکی تھیں

رات کو ہوا واقعہ سوچتے ہوئے اسے خاصی دیر سے نیند آئی اب سکول جانے کا ٹائم نکل چکا تھا

اس نے انتہائی برے موڈ سے اپنا بستر لپیٹا

وہ چاروں بہنیں ہال میں فرشی بستر لگا کر سوتی تھیں ایک بیڈروم شمسہ بیگم اور زولفقار صاحب کا تھا جب کے دوسرے بیڈروم پر مصطفیٰ کا قبضہ تھا تینوں بہنیں بالترتیب نائلہ، عاتکہ، صومیہ تھیں جبکہ مصطفیٰ ان تینوں سے چھوٹا تھا مگر اس کا مکمل روعب تھا بڑی بہنوں پر جبکہ بیا سب سے چھوٹی تھی مگر سب کے زیر عتاب رہتی سوتیلی ھونے کے ساتھ ڈرپوک تھی اس لئے چپ چاپ سب کے آرڈر مان لیا کرتی البتہ پڑھائی میں سب سے ذہین تھی میٹرک پارٹ ون میں پورے سکول میں ٹاپ کیا تھا اب پارٹ ٹو میں خاصی محنت کرتی تھی مگر کاموں سے فرصت زرا کم ملتی جس کا بوجھ شمسہ بیگم نے اس کا رزلٹ دیکھ کر بڑھا دیا تھا

سب کالج یونیورسٹی کے لئے نکل چکے تھے ابا بھی نوکری کے لئے نکل چکے تھے جو سرکاری کالج میں کلرک تھے

جان بوجھ کے نہیں اٹھایا ھوگا تاکہ گھر کے کام کروا سکیں

بیا نے کینہ توز نظروں سے شمسہ بیگم کو گھور کر جھاڑو اٹھالیا

دروازے کے باہر بھی جھاڑو پھیر دینا سامنے کے فلیٹ کا لڑکا مٹی سے سنے جوتے سے راستہ ہی خراب کر دیتا ہے کمبخت

اکیلا نہ رہتا ہوتا تو اچھی خبر لیتی جا کر

شمسہ بیگم کی پاٹ دار آواز پر اس کے ذہن پر رات کا واقعہ پوری آب و تاب سے چمکا

اس نے بے اختیار تمتماتے گال پر ہاتھ رکھا

اف خدایا اب کبھی سامنے نا آئے اس نے شدت سے دعا کی

مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا

♥♥♥♥

واہ کیا انداز ہے محترمہ کا

سامنے ہی دودھ کا پیکٹ پکڑے زوہان نے اس کے سراپے پر بھرپور نظر ڈالتے ھوئے مسکرا کر کہا

بیا نے سٹپٹا کر دوپٹہ سر پر پہنا

اف اٹھتے ہی جھاڑو پکڑ لیا بیا کو جی بھر کے شرمندگی ھوئی

بکھرے بال نیند کا گلابی پن آنکھوں میں بھرے وہ سیدھی زوہان کے دل میں اتر گئی

شرم نہیں آتی کم از کم اپنی عمر کا ہی لحاظ کر لیں

اسے مسلسل گھورتا دیکھ کر بیا نے جھاڑو والا ہاتھ نچاتے ھوئے غصے سے اس کی خبر لی

مقابل کا ڈھیٹ پن عروج پہ تھا

عمر کا طعنہ بوڑھے لوگوں کو دیا جاتا ہے غالباً

دوسرے ہی لمحے ہاتھ اس کے دائیں بائیں دیوار پر جمائے وہ اس کے سر پر کھڑا تھا

بیا کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا جھاڑو اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا دونوں
ہاتھوں سے منہ ڈھانپے وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی

کیا ہوا لٹل گرل اتنا ڈرپوک ہو میں تو مذاق کر رہا تھا پلیز رونا بند کرو

زوہان اسے منہ ڈھانپے دھواں دھار روتے دیکھ کر سخت بے چین ہوا

آپ جائیں یہاں سے مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی

بیا نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے پیچھے دھکیلا

اس کے نازک ہاتھوں کے دھکے سے وہ ایک انچ نہیں ہلا البتہ خود ہی اٹھ کر
پیچھے ہٹ گیا

ایم سوری! پلیز رونا بند کردو

زوہان کی بے چینی اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر حد سے سوا ہو گئی

مگر اس کے رونے میں کوئی فرق نہیں آیا رونے میں منہمک بیا نے شاید اس
کی آواز ہی نہیں سنی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر تم نے رونا بند نہیں کیا تو میں اپنے طریقے سے تمہیں چپ کرادوں گا جو یقیناً تمہیں بلکل پسند نہیں آئے گا

زوہان کا غصے سے دھمکانا کام آگیا وہ ایک دم چابی کی گڑیا کی طرح چپ ھوئی اور اگلے ہی پل بھاگتے ھوئے فلیٹ کا دروازہ پار کرگئی

پاگل لڑکی!

زوہان اس کے انداز پر سر پہ ہاتھ پھیر کر رہ گیا

♥♥♥♥

تمہیں کیا ھوا؟

شمسہ بیگم نے اسے روتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا

گر گئی تھی

بیا کا انداز مجرمانہ تھا

حد ہے ماں کی طرح ہر جگہ گرتی پڑتی رہتی ہے

جاؤ جھاڑو اٹھا کے لاؤ منہ اٹھا کے اندر بھاگ آئی ملکہ جی

شمسہ بیگم کے غصہ کرنے پر اس نے ڈرتے ڈرتے دروازے سے جھانک کر

اس کے جانے کی تسلی کی پھر باہر آ کر جھاڑو اٹھایا ساتھ ہی دودھ کا پیکٹ پڑا تھا

لارڈ صاحب دودھ یہیں چھوڑ گئے تو باہر لینے کیا آئے تھے

اِدھر اُدھر دیکھ کر اس نے پیکٹ اس کے دروازے کے باہر رکھا اور بجلی کی

تیزی سے واپس بھاگی

Zubi Novels Zone

اماں یہ سامنے کے فلیٹ میں کون لڑکا رہتا ہے؟

صومیہ کو کھانا کھاتے ہوئے کچھ یاد آیا تھا

بیا کو اس بات سن کر پھندا لگ گیا جلدی سے پانی کا گلاس منہ کو لگایا

کیوں تم نے کیا کرنا ہے جان کر

میں نے کیا کرنا ہے اتنی بڑی گاڑی دیکھ کر حیرانی ھوئی کہ اتنا امیر ھو کے اتنے چھوٹے سے فلیٹ میں کیوں رہتا ہے

شمسہ بیگم کے کڑے تیور دیکھ کر صومیہ نے گڑبڑا کر وضاحت دی

ارے بہت امیر لڑکا ہے رئیس متہم بیگ کا اکلوتا بیٹا باپ کی تیسری شادی پر جھگڑا کر کے یہاں سکونت پذیر ہے زوہان بیگ ان کی پہلی خاندانی بیوی سے ہے ان کے فوت ھونے کے بعد کسی ماڈل سے شادی کر لی اس کے باپ نے اس کو طلاق دے کر اب کسی چھوٹی عمر کی لڑکی سے تیسری شادی رچا کے بیٹھے ہیں

نائلہ نے سکون سے ساری تفصیل مشتاق بیٹھی بہنوں کے گوش گزار کی

تمہیں اتنا سب کیسے پتا

صومیہ کا تجسس عروج پر تھا

ہماری یونیورسٹی کا سینئر اور پاپولر لڑکا تھا

بڑے چرچے ہیں ایک سے ایک خوبصورت لڑکی اس کی گرل فرینڈ رہ چکی ہے کپڑوں کی طرح لڑکیاں بدلتا ہے

توبہ توبہ

شمسہ بیگم تو سن کر ہی اپنے گال پیٹنے لگیں

خبر دار مجھے دوبارہ اس آوارہ لڑکے کی باتیں کرتی نظر آئی زبان کھینچ لوں گی سامنے ہی رہتا ہے ساری لڑکیاں کان کھول کر سن لو مجھے دروازے سے جھانکتی نظر آئی تو آنکھیں نکال دوں گی چپ چاپ سر جھکا کر گزرنا ہے راستے میں نین مٹکاتی نظر نہ آؤ

بیا کا تو رنگ ہی زرد پڑ گیا صبح کتنے قریب کھڑا تھا اس کے اماں کو پتا چلتا تو نا جانے کیا حشر کرتی اس کا

ادھورا کھانا چھوڑ کر ہی اٹھ گئی ساری بھوک ہی مر گئی تھی

او مہارانی کہاں برتن چھوڑ کر اٹھ گئی دھونے کس نے ہیں

شمسہ بیگم کے زور سے پکارنے پر گردن جھکائے واپس آکر برتن سمیٹنے لگی ہاتھوں میں طاری کپکی سے برتن بار بار ہاتھ سے چھوٹنے لگتے جنہیں بمشکل سنبھال رہی تھی

چھوٹی برتن دھو کر چائے بنا دینا عاتکہ نے اٹھتے اٹھتے آرڈر جاری کیا

کاش کہہ سکتی تمہارے ہاتھ سلامت ہیں خود بنا لو

بیا نے حسرت سے انہیں گرم بستر میں بیٹھ کر ٹی وی آن کرتے دیکھا تھا

ابھی تو مصطفی بھائی کو کھانا گرم کر کے دینا ہے سکول کی یونیفارم استری کرنی ہے اس کے آگے کاموں کی لمبی فہرست تھی

صبح سکول کے لئے جاتے ہوئے اچھی طرح سے تسلی کر کے باہر نکلی وین والے نے ہارن بجا بجا کر ساری بلڈنگ کے لوگوں کو اٹھا دیا تھا وہ دودو

سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے پہنچی شکر تھا آج ٹکراؤ نہیں ھوا اطمینان سے وین میں جا کر بیٹھی تھی مگر واپسی پر سارا اطمینان غارت ھو گیا سامنے ہی گاڑی سے ٹیک لگائے سگریٹ پھونکتا فرصت سے اس کا جائزہ لے رہا تھا

بیا کے قدم سست پڑ گئے

کپڑوں کی طرح لڑکیاں بدلتا ہے

نائلہ کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں

سر جھکائے تیزی سے اس کے سامنے سے گزری

ڈارلنگ مس یو سو مچ

نسوانی آواز پر بے اختیار بیا نے مڑ کر دیکھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے

چست کالے چمکیلے لباس میں دوپٹے سے بے نیاز لڑکی زوھان کے گلے کا ہار بنی اس کی گردن میں منہ چھپائے کھڑی تھی

اف اتنی کھلی بے حیائی

بیانے جلدی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر رخ پھیر لیا سیڑھیاں پھلانگتی منظر سے اوجھل ھو گئی

اس کا انداز زوہان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا

آئندہ راستے میں ایسی حرکتیں مت کرنا

نرمی سے بازو سے پکڑ کر منزہ کو خود سے دور کیا

اس لئے تو کہتی ہوں واپس چلو مڈل کلاس لوگوں میں ایڈ جسٹمنٹ کرنا مشکل ھوتا ہے کل کو تم مجھے ملنے کو بھی روک دو گے

منزہ کو خود سے اس کا دور کر پسند نہیں آیا

تم فلحال اپنے گھر جاؤ

ٹیرس سے جھانک کر مصطفٰی کا انتظار کرتی نائلہ نے عجلت میں بیا سے کہا

آج نائلہ کے رشتے والے آرہے تھے اس لئے اسپیشل انتظامات ھورہے تھے شکر تھا اسے گھر کی صفائی کے علاوہ کوئی کام نہیں ملا تھا کھانا پکانے میں شمسہ بیگم کی تینوں بیٹیاں تاک تھیں البتہ باقی کاموں کے لئے اس کو ہی پکار پڑتی تھی

مصطفی گوشت کا شاپر اسے پکڑا کر زن سے بائیک بھگا لے گیا شاپر لے کر

جیسے ہی مڑی سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا رنگ فق ہو گیا

خونخوار کتا زبان نکالے گوشت کے شاپر کو گھور رہا تھا

اس نے جلدی سے شاپر پیچھے چھپایا

مگر کتا اس کا ارادہ بھانپ کر مزید قریب آکر زور سے بھونکا

بنا سوچے سمجھے اس نے جلدی سے شاپر کتے کے آگے ڈال دیا کتے کو شاپر کی طرف متوجہ دیکھ کر جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی

ہانپتی کانپتی فلیٹ میں پہنچی

گوشت کہاں ہے؟

شمسہ بیگم نے اس کے خالی ہاتھ دیکھ پوچھا

وہ وہ اماں کتا آ گیا تھا اگر اسے گوشت نا دیتی تو کاٹ لیتا

اٹکتے ھوئے نظریں جھکائے اس نے گویا جرم قبول کیا

تو گوشت کتے کو ڈال آئی مہمانوں کو تیرا گوشت پکا کر کھلاؤں گی

اس کے بالوں سے پکڑ کر شمسہ بیگم نے زور سے جھٹکا دیا

اماں معاف کر دو ڈر گئی تھی

توڑنے اور کام بگاڑنے کے علاوہ کرتی کیا ہے کمحنت

اس کے نازک گالوں پر تھپڑوں کی برسات کرتی شمسہ بیگم آپے سے باہر ھو گئی تھیں

کیا کر رہی ھو اماں چھوڑو

نائلہ نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے پیچھے چھپایا

اس کے باپ کی فیکٹریاں چلتی ہیں نا جو دو کلو گوشت کتے کو کھلا آتی ہے کبھی

بلیوں کو کھانا ڈال آتی ہے تو ہٹ سامنے سے میں آج اس کا حشر کر دوں گی

شمسہ بیگم کا غصہ کسی طور قابو میں نہیں آرہا تھا

ادھر آؤ چھوٹی باہر سے جا کر اور گوشت لے آؤ

عاتکہ نے جلدی سے ہزار کا نوٹ پکڑا کر اسے منظر سے غائب کیا شمسہ بیگم کا پارہ اسے سامنے دیکھ کر چڑھتا ہی جارہا تھا

بمشکل کانپتے ہاتھوں سے دوپٹہ سر پر جمایا اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی

سیڑھیاں اترنے کے لئے ٹانگوں میں جان نہیں رہی تھی لفٹ میں اس کا دم گھٹتا تھا اس لئے کم ہی لفٹ استعمال کرتی تھی

♥♥♥♥

لفٹ کے چلتے ہی اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی

لفٹ کی دیواروں کو زور سے ہاتھ سے پیٹنے لگی اسے لگا گہرے پانی میں ڈوبتی جارہی ہے سانس بند ہوتا جارہا ہے

نیچے بیٹھتے ہوئے اس نے آخری بار زور سے چیختے ہوئے اپنی ماں کو پکارا تھا اندھیرے میں ڈوبتے ذہن کے ساتھ بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر لفٹ کے چکنے فرش پر پھسلتے جارہے تھے

♥♥♥♥

ZNZ
Zubi Novels Zone

موبائل پر نومی کے بنائے گئے واٹس ایپ گروپ پر پچھلی رات کلب کی تصویریں چیک کرتے ہوئے لفٹ کا انتظار کررہا تھا لفٹ کے رکتے ہی زوہان نے موبائل سے نظر اٹھا کر لفٹ کی طرف دیکھا جہاں زمین پر اوندھے منہ کسی وجود کو پڑے دیکھ کر برق رفتاری سے اندر پہنچا تھا موبائل جیب میں رکھتے ہی اس نے اوندھے منہ گرے وجود کو سیدھا کیا تو ایک پل کو اسے

پہچان ہی نہیں پایا سوجے ھوئے گال بکھرے بال وہ دوبارہ اسے اس حال میں ملے گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا

لٹل گرل آنکھیں کھولو

اس کے گال تھپتھپانے پر بیا کی ہلکی سی کراہ نکلی تھی زوہان نے فوراً گال سے ہاتھ ہٹایا شاید گال پر ہاتھ لگنے سے اسے درد ھوا تھا

اماں مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتی یہاں کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا

اس کی بڑبڑاہٹ سن کر زوہان نے اسے بانہوں میں بھینچ لیا

آئندہ تم تک کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا مائی لٹل گرل آئی پرامس زوہان نے بانہوں سے اس کا چہرہ نکال کر اس کے ماتھے پر لب رکھے

اسے بانہوں میں قیمتی متاع کی طرح سنبھالے اپنے فلیٹ میں لایا تھا بیڈ پر لٹا کر اس پر کمبل ڈال دیا

اس کے گالوں پر ہلکے ہاتھوں سے کولڈ کریم لگاتے ہوئے غور سے اس کے چہرے کو قریب سے دیکھ رہا تھا

♥♥♥♥

بھاری ہوتے پپوٹے بمشکل کھولتے ہوئے اس کی نظر
چھت پر پڑی نظریں چھت پر جمائے وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ
اس کے ساتھ کیا ہوا تھا شمسہ بیگم کے تھپڑ یاد کرتے ہوئے اس نے دائیں
گال پر ہاتھ پھیرا جہاں کولڈ کریم کی چپ چپاہٹ محسوس کر کے جھٹکے سے
اٹھ بیٹھی اجنبی جگہ دیکھ کر ایک لمحہ لگائے بغیر وہ بیڈ سے اتری تھی
مم میں کہاں ہوں
اس نے بڑبڑاتے ہوئے دروازے کی سمت دیکھا فلیٹ تو بلکل ان کے فلیٹ
کی طرز کا تھا مگر فرنیچر
اے سی کچھ بھی تو اس کے گھر کا نہیں تھا
وہ ننگے پاؤں باہر بھاگی

ہال میں صوفے کی بیک پر سر ٹکائے بیٹھے وجود کو دیکھ کر اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

وہ کم از کم یہ چہرہ اپنی پوری زندگی میں دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی دوپٹے اور جوتے سے بے نیاز وہ جس حالت میں اس کے سامنے کھڑی تھی ہوش میں آتے ہی اس نے دروازے کی طرف دوڑ لگائی مگر لاک کھل ہی نہیں رہا تھا دیوانگی سے زور زور سے لاک گھماتے ہوئے وہ اسے تقریباً توڑنے والی تھی

جب زوہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لاک سے ہٹایا

مجھے گھر جانا ہے پلیز اسے کھول دو

اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالتے ہوئے وہ اس سے دور ہو کر روتے ہوئے بے بسی سے التجا کر رہی تھی

روؤمت لٹل گرل میرا تمہیں نقصان پہنچانے کا بلکل ارادہ نہیں ہے میں تو بس تمہارے ہوش میں آنے کا ویٹ کر رہا تھا نام کیا ہے تمہارا؟

!ابیہا ذوالفقار

اس نے رخ پھیر کر جواب دیا

جاؤ تم دوپٹہ اور جوتے پہن آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں

اس کے سراپے سے نگاہ چراتے ہوئے اس کے لہجے میں بلا کی نرمی تھی

نن نہیں میں اندر نہیں جاؤں گی آپ خود لے آئیں

اس کی بے اعتباری کی وجہ جانتا تھا اس کے سامنے جو امیج اس کا بن چکا تھا اس کی جگہ کوئی بھی شریف لڑکی ہوتی تو ایسا ہی کرتی

وہ بنا کوئی اور لفظ بولے اندر سے اس کا دوپٹہ اور جوتے لے آیا فلیٹ کے دروازے میں وہ اس کے پیچھے چھپ کر کھڑی تھی رات کے سائے پھیل چکے تھے نا جانے گھر والے اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے پتا نہیں کتنے گھنٹے بے ہوش رہی تھی میں گھر والوں کا سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے

زارا بچے!

اپنی آپی کے لئے جوس لے آ دیکھ تو کیسے زرد رنگ ھو رہا ہے میری بچی کا

ندرت بیگم نے زروا کو صحن میں دھوپ پر پڑی چارپائی پر لٹا کر زارا کو آواز دی

خالہ امی مالٹے ختم ھو گئے ہیں کہا بھی تھا آتے ھوئے لے کر آیئے گا

گیلے ہاتھ دوپٹے سے پونچتے ھوئے زارا نے زروا کے ماتھے کو تشویش سے چھوا

خالہ امی ڈاکٹر نے کیا کہا

بے سدھ پڑے زروا کے وجود نے اسے تشویش میں مبتلا کر دیا

کوئی ہزار ٹیسٹ کیئے کہتے ہیں دماغ کے ڈاکٹر کو چیک کراؤ

دن بادن کمزور ھوتی جارہی ہے بتاتی بھی نہیں ہے پتا نہیں کیا روگ پال لیا ہے میری بچی نے

ندرت بیگم پھپھک کر رو پڑیں

خالہ امی ایسے دل چھوٹا مت کریں آپی کو دیکھیں پریشان ھو رہی ہیں

زارا نے ان کے گرد بازو کا گھیرا بنا کر زروا کے پریشان چہرے کی طرف توجہ دلائی

تو اس کا دھیان رکھ میں مالٹے لے کر آتی ہوں ندرت بیگم چادر سے آنسوں صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئیں

خالہ امی ابھی تو آئی ہیں کچھ دیر آرام کر لیجئے پھر لے آیئے گا

کچھ نہیں ہوتا یہ نکڑ پر ہی تو دکان ہے پھل والی ابھی لے کر آتی ہوں تم زروا کا دھیان رکھو

باپ کا سایہ سر سے اٹھنے کے بعد ندرت بیگم ان کے لئے ڈھال بن گئیں کہنے کو وہ ان کی خالہ تھیں مگر ماں سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا تھا بے اولاد تھیں شوہر کی دوسری شادی بھی خود کرائی ان کے سوتیلے بچے سگی ماں سے زیادہ ان کے قریب تھے کیونکہ وہ ان کی گود میں پل بڑھ کر جوان ہوئے تھے بچوں کو ترسی ندرت بیگم نے ان پر اپنی ممتا نچھاور کی مگر اب ان کی بھانجیوں کو ان کی زیادہ ضرورت تھی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا ماں کے بعد

باپ نے انہیں ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی مگران کی زندگی نے وفا نا کی اب ان کا واحد دنیاوی سہارا ان کی خالہ تھیں

♥♥♥♥

مم مجھ سے دور رہو ہاتھ مت لگاؤ خالہ امی بچاؤ زروا کی چیخوں سے ڈر کر زارا خالہ کے بیڈ پر چڑھ گئی ندرت بیگم بمشکل زروا کو سنبھال رہی تھیں

ایک دن اکیلا کیا چھوڑ دیا پتا نہیں کون سی بلا چمٹ گئی ہے میری بچی کو

ندرت بیگم کی گود میں چھپی تھر تھر کانپتی زروا کی حالت دیکھ کر ان کا کلیجہ منہ کو آتا تھا مگر کوئی سرا ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا

♥♥♥♥

تیل سے چپڑے بالوں کا اونچا جوڑا بنائے خالہ امی کے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں

میں مگن سے فرش دھو رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

ابھی ندرت بیگم اور زارا کو بازار گئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی نجانے کون آگیا تھا

اس وقت اس نے پسینے سے شرابور جسم سے چپکے کپڑے دیکھ کر ندرت بیگم

کی چادر لپیٹ لی شلوار کے پائنچے درست کرتی دروازے تک آئی

کون ہے؟

میں ہوں ابتسام

آواز پہچان کر اس نے فوراً دروازہ کھولا

ندرت بیگم کا بڑا بیٹا اکثر ان سے ملنے آتا رہتا تھا جبکہ ان کا چھوٹا بیٹا اور بیٹی

چھٹیوں پر ہی ان سے ملنے آتے تھے

آیئے نا بھائی

اس کے ہاتھوں سے پھلوں کے شاپر پکڑتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا

برآمدے میں فل سپیڈ میں پنکھا چلا کر اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہتی کچن میں چلی گئ

امی اور زارا نظر نہیں آرہیں

ابتسام نے اس کے ہاتھ سے ٹھنڈے پانی کی گلاس پکڑتے ہوئے پوچھا

وہ بازار گئی ہیں

اسے بتا کر دوبارہ کچن میں اس کے لئے پھل لینے چلی گئی ندرت بیگم کو ابتسام بہت پیارا تھا وہ گھر پے ہوتیں تو اسی طرح اس کی خدمت کے لئے زارا اور زروا کی دوڑیں لگواتی تھیں

ابھی اس نے پھل دھونے کے لئے ٹوکری نکالی ہی تھی کہ موٹی تازی چھپکلی اچھل کر اس کی چادر پر گری اس نے چیختے ہوئے برق رفتاری سے چادر اتار کر فرش پر پھینکی

زروا کی زوردار چیخ پر ابتسام بھاگ کر کچن میں پہنچا جہاں وہ خوفزدہ نظروں سے چادر کو دیکھ رہی تھی

اس کا مکمل سراپا ابتسام کے لئے کڑا امتحان ثابت ھو رہا تھا پسینے سے چپکے کپڑے اسے کے جسمانی خدوخال چھپانے میں ناکام ھو رہے تھے گہرا گلا اس کی ناپ کا نا ھونے کی وجہ سے اس کے کندھے سے ڈھلک رہا تھا

ابتسام نے لڑکھڑا کر دروازے کا پٹ تھاما

اس کی کیفیت سے انجان زروا جھک کر چادر جھاڑ رہی تھی گہرے گلے سے نظر آتے نشیب وفراز کی وجہ سے وہ مکمل طور پر اس کے حواس پر چھا گئی

بنا سوچے سمجھے ابتسام نے اسے بازو سے پکڑ کر برآمدے میں گھسیٹا

صوفے پر گرتے ہی اسے خود پر جھکتے دیکھ کر زروا کو ھوش آیا

اس سے پہلے کے وہ چیخ مارتی ابتسام کے بھاری ہاتھ کے دباؤ نے اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا

آگئی حرافہ یار کے ساتھ رنگ رلیاں منا کر

اسے دیکھتے ہی شمسہ بیگم کی چنگھاڑ پورے ہال کمرے میں گونجی

اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھپٹ پڑتیں زوہان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے پیچھے چھپایا

دور رہے کر بات کریں

زوہان نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

تم ھوتے کون ھو ہمارے معاملات میں مداخلت کرنے والے

مصطفیٰ نے آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑا

زولفقار صاحب نڈھال کھڑے زمین کو گھور رہے تھے پورا دن کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اسے اور اب وہ ان کے سامنے تھی ایک انجان لڑکے کے ساتھ

زوہان نے ایک جھٹکے سے مصطفیٰ سے اپنا گریبان چھڑوایا اس کی مضبوط پکڑ پر مصطفیٰ کے ہاتھوں کی رگیں اُبھر آئی تھیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں آرام سے بات کر رہا ہوں مجھے غصہ دلا کر جانور بننے پر مجبور مت کرو

اس کے سرد لہجے پر مصطفیٰ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئ

اس کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا

ضبط سے اس کے جبڑے کی ہڈی اُبھر آئی تھی

تم بتاؤ

اس نے بازو سے پکڑ کر بیا کو سامنے کیا

اماں نے

بیا نے سر جھکائے شمسہ بیگم کی طرف اشارہ کیا

آپ کی بیوی نے اس کا یہ حشر کیا یہ مجھے لفٹ میں بے ہوش پڑی ملی شکر

کریں میں نے پولیس میں رپورٹ نہیں کرائی ورنہ وائلنس کے کیس میں

آپ کی بیوی جیل کی ہوا کھا رہی ہوتیں

ایسی بے ہوشی نہ ہم نے دیکھی نہ سنی اگر بے ہوش ہی تھی تو پتا مرتے

اسے گھر پہنچاتے یوں اپنے گھر میں لے کر چھپ کر بیٹھ جانے کی کیا تک بنتی

ہے

میں صرف اس کا فیصلہ سننا چاہتا تھا اگر یہ گھر آنے کا نہیں کہتی میں کبھی اسے

یہاں نا لے کر آتا

دیکھو میاں ہماری بدنامی تو جو ھونی تھی ھو چکی پہلے ہی تین جوان بہنیں

کنواری بیٹھی ہیں اسے کس کے سر منڈھیں گے

بس کر دو شمسہ میری بیٹی ہے وہ اس کا بھی اس گھر پر اتنا ہی حق ہے جتنا باقی

لوگوں کا ہے اور خوب کہا بدنامی

وہ بدنامی جو پورے خاندان میں فون کر کے تم نے خود پھیلائی ہے

زولفقار صاحب کا ضبط جواب دے گیا

آپ کو اس کی شادی کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ میری امانت ہے

آپ کے پاس میں وقت آنے پر مانگ لوں گا

زوہان کا قطعی انداز دیکھ کر شمسہ بیگم نے منہ بگاڑا

ہماری طرف سے آج ہی لے جاؤ مصیبت ہو نہ ہمیں کیا ضرورت تمہاری امانتیں سنبھالتے رہیں

بیٹا اپنے گھر کے بڑوں کو لے کر آنا رشتے کے لئے یوں معاملات طے نہیں کیئے جاتے جس طرح تم کہہ رہے ہو

زولفقار صاحب کا لہجہ دھیما تھا کندھے جھکائے وہ اس وقت بے بسی کی تصویر لگ رہے تھے

انکل آپ فکر نا کریں آپ جب کہیں گے میں گھر والوں کو لے کر آجاؤں گا

ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتا زوہان اس وقت چنگھاڑتے زوہان سے الگ نظر آیا تھا

اب پلیز آپ کوشش کیجیئے گا اس کے ساتھ دوبارہ یہ سلوک نہ ہو ورنہ میں نہیں جانتا میں کیا کر گزروں گا

وہ دھیمے لہجے میں کہتا ایک نظر بیا پر ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا

♥♥♥♥

♥♥♥♥♥

ابتسام اس کے برہنہ کندھے پر بوسوں کی برسات کرتے جنونی ھو رہا تھا

زروا کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت نکل کر بالوں میں گم ھو رہے تھے

اس کے ہونٹوں کو ہاتھ کی گرفت سے آزاد کرتے ہی اپنے سلگتے ہونٹوں سے اس کی سانسوں پر تسلط جمایا

زروا نے ہونٹوں پر سے ہاتھ ہٹنے پر گہرا سانس بھرا ہی تھا کہ دوبارہ اس کی گرفت میں آتے ہی پھڑ پھڑا کر رہے گئ

اپنے ناخن اس کی گردن پر گاڑے وہ خود کو آزاد کرانے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی

ابتسام نے اس کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے قید کیا اور مکمل اس پر چھا گیا اس کے وزن سے وہ ہلنے سے بھی قاصر تھی

ہونٹوں کو آزادی بخشتے ہی ابتسام نے اس کی گردن کو نشانہ بنایا

خدا کا واسطہ ہے ابتسام بھائی چھوڑ دو مجھے یہ ظلم نہ کرو

چیخنے چلانے کی سکت اس میں ختم ہو چکی تھی اس لئے بمشکل بولتی اس کی منتیں کر رہی تھی

مگر وہ ہوش میں کہاں تھا زروا کی عزت کا پردہ چاک کرتے ابتسام پر شیطان پوری طرح حاوی تھا

Zubi Novels Zone

پیاس کی شدت سے بے چین ہو کر ابتسام نے آنکھیں کھولیں تو اپنے نیچے دبے وجود کو دیکھ کر اسے زوردار جھٹکا لگا تھا

بجلی کی سی تیزی سے وہ اس پر سے اٹھا

زروا کے کپڑے چیتھڑوں کی صورت زمین پر پڑے تھے

اپنی حالت سے بے نیاز زروا کا وجود صوفے پر بے سدھ پڑا تھا

یہ میں نے کیا کر دیا

اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے ابتسام زمین پر بیٹھتا چلا گیا

پانی کے چھینٹیں اس کے چہرے پر لاتے وہ دیوانوں کی طرح اس کا گال

تھپتھپاتے ہوئے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا

جب کراہتے ہوئے زروا نے آنکھیں کھولیں تو خود پر جھکے ابتسام کو دیکھ کر

چیختے ہوئے چادر کو مضبوطی سے تھام لیا جو کچھ دیر پہلے ابتسام نے اس کے

برہنہ وجود پر ڈالی تھی

مم مجھے ہاتھ مت لگاؤ مجھ سے دور رہو

زروا چادر کو تھامے اٹھ بیٹھی بالوں کا جوڑا کھل چکا تھا

زروامیں یہ سب نہیں چاہتا تھا پتا نہیں کیسے ھو گیا خدا کی قسم میرا کوئی ارادہ نہیں تھی

وہ تڑپ تڑپ کر روتی زروا کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا

نکل جاؤ یہاں سے وحشی جانور اب معصوم بننے کی کوشش کر رہے ھو مجھے برباد کر کے

زور سے چیختے ھوئے زروا کا گلا رندھ گیا

صوفے کی بیک سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے ھوئے اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر زروا کو نہیں دیکھا

احساسِ ندامت سے اس کی گردن جھکی ھوئی تھی

میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا کیونکہ میں نے تمہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے تم جو سزا دو گی مجھے منظور ہے چاہے تو سزا میں میری زندگی مانگ لینا

اسے دیکھے بغیر ہی وہ تیزی سے گھر کا دروازہ پار کر گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم نے کھانا کھایا؟

زولفقار صاحب نے اسے بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے پوچھا

یہ بھی پوچھ لیجئے کیا کھانا پسند کریں گی شہزادی صاحبہ کیونکہ اب تو ان کے تعلقات بہت اونچے لوگوں سے ہیں کیا پتا ہم غریبوں کی دال روٹی پسند نہ آئے

شمسہ بیگم کا طنزیہ انداز بیا کے دل میں تراز و ہو گیا

اماں میرا اس لڑکے سے کوئی تعلق نہیں مجھے میری مری ہوئی ماں کی قسم

وہ روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی

اگر تیرا اس سے کوئی تعلق نہیں تو ثابت کر

اسے بازو سے پکڑ کر زولفقار صاحب سے الگ کرتے ہوئے شمسہ بیگم آنکھوں میں چمک لئے بولی تھیں

میں کیسے ثابت کروں اماں میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے

بیا کو ان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

جہاں ہم بولیں گے تم شادی کرو گی؟

شمسہ چپ رہو ابھی چھوٹی ہے وہ اس کی شادی میں ابھی نہیں کروں گا

زولفقار صاحب کو ان کا انداز بلکل پسند نہیں آیا تھا

میں صرف نکاح کی بات کر رہی ھوں شادی جب چاہے تب کرنا

شمسہ بیگم کا انداز اطمینان سے بھرپور تھا

اماں آپ جہاں بولیں گی میں وہاں شادی کروں گی میں ویسے بھی اس لڑکے

کو بلکل پسند نہیں کرتی

بیا نے انہیں یقین دلایا

تم سچ کہہ رہی ھو

اتنی دیر سے خاموش کھڑے مصطفٰی نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا جی بھائی

میں بلکل سچ بول رہی ھوں

اس کے بولتے ہی مصطفیٰ نے اسے گلے سے لگایا

مصطفیٰ کو وہ شخص قطعی پسند نہیں آیا تھا جو ان کے گھر میں ان کو ہی دھمکا کر چلا گیا

گھر کا ماحول ٹھیک ہوتا دیکھ کر ذوالفقار صاحب کے سر سے جیسے بھاری بوجھ سرک گیا

ڈر سے دور کھڑی نائلہ عاتکہ اور صوفیہ بھی ان کے پاس آ کھڑی ہوئیں

مصطفیٰ نے اپنی بانہوں کا گھیرا وسیع کرتے ہوئے ان کو گلے لگایا

♥♥♥♥

بڑی بیٹیوں کو چھوڑ کر تمہیں سب سے چھوٹی کی فکر کیوں ہے

رشتے کرانے والی یاسمین ان کی پرانی محلے دار تھیں انہیں شمسہ بیگم کی بات سمجھ نہیں آئی

ارے بہن تم تو جانتی ھو سوتیلی بیٹی ہے اس کی ذمہ داری کا احساس مجھے اپنی سگی بیٹیوں سے زیادہ ہے میں چاہتی ھوں کہیں بہترین جگہ اس کا رشتہ کر کے پر سکون ھو جاؤں صرف نکاح کروں گی شادی تو بڑی بیٹیوں کے بعد ہی کروں گی

تم جیسی سوتیلی ماں میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھی ہے اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا

ان کی باتوں سے یاسمین خالہ بے حد متاثر ھوئی تھیں

تم فکر ہی نہ کرو چن کر اچھے سے اچھا رشتہ لاؤں گی لاکھوں میں ایک ہے ہماری بیا دیکھنا کیسا اچھا رشتہ لاؤں گی

شمسہ بیگم کے خلوص سے متاثر ہو کر یاسمین خالہ بھی پر جوش ھو گئیں

بہت شکریہ بہن میں انتظار کروں گی پھر

شمسہ بیگم کی آواز میں مٹھاس ہی مٹھاس تھی

رشتہ دیکھنے آنے والی خواتین نے اسے دیکھتے ہی پسند کرلیا

لڑکا میڈیکل پڑھ رہا تھا

تصویر دیکھ کر زولفقار صاحب کو بھی تسلی ہوئی تھی

پھر لڑکا دیکھنے کب جائیں

شمسہ بیگم ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتی تھیں جانے انہیں کیا جلدی تھی

ابھی کچھ دن ٹھہر جاؤ آج ہی تو ہو کر گئی ہیں دوسرے دن منہ اٹھا کر چل پڑیں

اچھا نہیں لگتا

بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے انہوں نے عینک ناک پر جمائی اور موبائل پر

خبریں دیکھنے لگے

انہیں مصروف دیکھ کر وہ کروٹ بدل کر لیٹ گئیں

جاناتوکل ہی ہے کچھ بھی ہو جائے اسی ہفتے کے اندر اندر نکاح نا کرایا تو میرا نام بھی شمسہ نہیں

عشق معاشقے تو اس لڑکی کو نہیں کرنے دوں گی

ان کا ارادہ مضبوط تھا

شمسہ بیگم کی سر توڑ محنت رنگ لے آئی تھی اس کے نازک ہاتھوں میں سجی سونے کی انگوٹھی دیکھ کر انہوں نے اطمینان بھری سانس خارج کی

آپ کی تصویر دیکھتے ہی بھائی لٹو ہو گئے ہیں ان کا تو بس نہیں چل رہا آج ہی نکاح پڑھوا کر رخصتی کروالیں

جنید کی بہن اس کے کان میں مسلسل سرگوشیاں کر رہی تھی

میرون سوٹ میں ہم رنگ دوپٹہ پیشانی تک اوڑھے وہ اپنے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی

اچھا بہن ہم چلتے ہیں نکاح کا جوڑا جنید ابیہا کی پسند سے لینا چاہتا ہے اگر آپ

اجازت دیں تو کل ہم لیں جائیں اپنی بیٹی کو ساتھ شاپنگ کے لئے

اسے پیار سے اپنے ساتھ لگائے جنید کی ماں نے شمسہ بیگم سے پوچھا

اب تو آپ کی امانت ہے جیسا آپ چاہیں

انہوں نے خوش ھوتے ھوئے اجازت دی

بیا تمہاری تو قسمت بہت ہی اچھی ہے بھئی منگیتر ڈاکٹر ہے امیر فیملی کتنی

چاہت سے رشتہ پکا کر کے گئے ہیں

تینوں بہنیں اس کے ارد گرد بیٹھی تھیں

آپی امی کی پسند کا رشتہ ہے اچھا نا بھی ھوتا تب بھی میں انکار نہیں کرتی

بیا نے سادگی سے نائلہ کو جواب دیا

سچ بتاؤ بیا وہ ہینڈسم زوہان یونہی دھمکیاں دے گیا تھا چکر وکر کوئی نہیں ہے؟

صومیہ کا دھیان زوہان میں اٹکا تھا

نہیں آپی سچ میں کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں

تنگ مت کرو بیا کو دیکھا نہیں کتنا گھبرا رہی ہے فل حال ہم تینوں چائے کے ساتھ مووی انجوائے کریں گے

عاتکہ نے کچن کی طرف جاتے ھوئے اعلان کیا

♥♥♥♥

شاپنگ مال میں جنید کی نظریں اسے ڈسٹرب کر رہی تھیں جو مسلسل اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

آپ لوگ اپنی شاپنگ کریں میں اور ابیہا نکاح کا جوڑا پسند کر آتے ہیں

جنید ماں کو بتا کر ابیہا کا ہاتھ تھامے اسے برائیڈل ڈریسز دیکھانے لے گیا

ہاتھ چھوڑیں میرا ساتھ ہی تو چل رہی ھوں

ابیہا گھبراتے ھوئے اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی گرفت بہت مضبوط تھی

کون ہے یہ لڑکا

ایہا کا ہاتھ جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے زوہان کی سرخ آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے

میری منگیتر ہیں یہ اور آپ ہیں کون جو اس قدر بد تمیزی سے بی ہیو کر رہے ہیں

منگیتر ہے یہ تمہارا؟

جنید کے بجائے اس نے بیا سے استفسار کیا

کانپتی ہوئی بیا نے اثبات میں سر ہلایا

اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہر بھری نظر جنید پر ڈالتا لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے ان سے دور ہوتا چلا گیا

بیا نے گہری پر سکون سانس لی

کزن تھا میرا گھریلو جھگڑے ہیں اس لئے آنا جانا بند ہے انہیں پتا نہیں ہے منگنی کا

جنید کے پوچھنے پر اس نے فراٹے سے جھوٹ بولا

♥♥♥♥♥

کلب کی مدھم روشنی میں صوفے پر بیٹھا وجود سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا

سامنے شیشے کی میز پر دھری ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھر چکی تھی

کیا ھوا ہے زوہان آج موڈ بہت آف ہے

منزہ نے اس کے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے ھوئے پوچھا

کچھ نہیں تم انجوائے کرو میرا آج موڈ نہیں

بیزاری اس کے ہر انداز سے عیاں تھی

منزہ بہت ہی بولڈ تھی اگر زوہان ذرا سا اشارہ دیتا تو ہر حد پار کرنے کو تیار تھی

چھوڑو بھی کتنے سگریٹ پھونک چکے ھو منزہ نے

اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھین کر ایش ٹرے میں مسلی اور اس کی گود میں بیٹھتے ھوئے اپنے ہونٹ اس کے نچلے ہونٹ پر رکھے

زوہان نے اس کے بالوں سے پکڑ کر اتنی شدت بھرا بوسہ دیا کہ منزہ کی سسکی نکل گئ

زوہان نے جارحانہ انداز میں اسے پیچھے کی طرف پھینکا

غصے سے میز کو ٹھوکر مارتے ھوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا

ہونٹوں سے نکلتی خون کی بوندیں ٹشو سے صاف کرتے منزہ کے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ تھی

Zubi Novels Zone

آپی خالہ کی طبیعت بہت خراب ہے ابتسام بھائی کو فون کر کے بلوا لیتی ھوں اتنے مہینے ھو گئے ملنے بھی نہیں آئے خالہ امی کو یاد آئی ھو گی مل بھی لیں گے ہسپتال بھی لے جائیں گے

چاول چنتے ھوئے زارا نے زروا سے رائے لی

کوئی ضرورت نہیں کسی کو بلانے کی جب خالہ امی ہمارا خیال رکھتی ہیں تو ہمارا بھی فرض ہے ان کا خیال رکھیں جب کسی کو ان کی پرواہ نہیں تو نہیں تو نہ سہی ہم کافی ہیں خالہ امی کے لئے تم چاول ادھر دو میں کھچڑی بناتی ھوں صبح سے بھوکی ہیں خالہ امی تم ان کے پاس بیٹھو کھچڑی کھا لیں تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں

کھچڑی پکا کر کچن سی نکلی تو دروازے سے داخل ھوتے ابتسام کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں سے پلیٹ چھوٹ گئی رنگت خطرناک حد تک سفید پڑ گئی

اس کی حالت دیکھ کر ابتسام کا دل کیا واپس پلٹ جائے مگر دروازہ بند کر کے زارا اس کے ساتھ آ کھڑی ھوئی تو ناچار قدم آگے بڑھانے پڑے

کچن میں واپس مڑتے ھوئے اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو چکے تھے سر میں

دھماکے ھو رہے تھے اتنے عرصہ بعد اسے دیکھ کر نظروں کے سامنے دوبارہ

وہی منظر چلنے لگے

ابتسام کب خالہ امی کو لے کر ہسپتال گیا

زرا کے آنے پر اس کی نشست میں تبدیلی آئی اتنی دیر سے ایک ہی زاویے

سے بیٹھی تھی

تھوڑی دیر ھو چکی ہے آپ تو ابتسام بھائی کو سلام کرنے بھی نہیں آئیں پہلے

انہیں دیکھ کر کچن میں چلی گئیں پھر کمرے میں بند ھو گئیں

میں نے تو ابتسام بھائی سے کہہ دیا شاید آپی آپ کے اتنے عرصہ سے لا تعلق

رہنے پر ناراض ہیں

زارا کی فراٹے بھرتی زبان کو اس کے گھورنے پر بریک لگی

اچھا ناب کیا شام کو کھچڑی کھلائیں گیں کچھ اچھا سا پکا دیں آپ تو کچن کی راستہ ہی بھول چکی تھیں اپنے ہاتھ کے کھانے کھا کھا کر تنگ آ گئی ھوں زارا نے لاڈ سے اس کی گردن میں بازو ڈالے

تم چلو میں آتی ھوں

بمشکل مسکراتے ہوئے اسے بھیج کر منہ ہاتھ دھونے چل دی

♥♥♥

ایسی کیا مصروفیات تھیں جو بوڑھی ماں سے ملنے تک کا وقت نہیں ملا اب بھی نا بلاتی تو نہ آتے اب کہاں ان بچیوں کو ساتھ لے کر ہسپتال ماری ماری پھرتی اس لئے بلانا پڑا ورنہ اب بھی زحمت نہ دیتی تمہیں

ندرت بیگم سخت خفا تھیں اس سے

سوری امی پچھلے دنوں کچھ مصروف تھا مگر اب آتا رہوں گا

تم نے بتایا تھا کوئی کاروبار شروع کر رہے ہو شروع کیا یا نہیں

ابھی تک تو نہیں ابو کا فیصل آباد والا پولٹری فارم اچھی قیمت پر نہیں بک رہا وہاں والی زمین میں بیچنا نہیں چاہتا اسی پریشانی میں تھا ابو ھوتے تھے تو فکر نہیں تھی اب فا کہہ میڈیکل پڑھنے کا کہہ رہی ہے احتشام کی پڑھائی ابھی ادھوری ہے میں چاہتا ھوں گھر میں ہی رہوں دوسرے شہر بزنس ھوگا تو گھر آنا جانا کم ھوگا میں آپ لوگوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا

فکر نہ کرو اللہ بہتر کرے گا

انہوں نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ھوئے تسلی دی

♥♥♥♥

کتنا پیارا برائیڈل ڈریس ہے اور جیولری بھی کمال ہے کس کی پسند ہے تمہاری یا جنید بھائی کی

سفید اور گولڈن نفیس برائیڈل ڈریس دیکھ کر صوفیہ نے پوچھا

میری پسند نہیں مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا یہ سب آنٹی اور جنید نے پسند کیا

ہے

کہنیوں تک لگی مہندی سوکھ چکی تھی پیلے سوٹ میں وہ سادگی سے بیٹھی تھی

نائلہ دروازہ کھول آتیرے ابو اور مصطفیٰ آئے ھوں گے

یاسمین سے آہستہ آواز میں باتیں شمسہ بیگم نے بیل ھونے پر نائلہ سے کہا

کون ھو تم لوگ اور اندر کیسے چلے آرہے ھو

دروازہ کھلنے پر نائلہ کو پیچھے دھکا دیتے ھوئے چار لڑکے اندر داخل ھوئے

ان کی پینٹ کی جیبوں سے جھانکے پستولوں نے نائلہ کو ساکت کر دیا جبکہ

شمسہ بیگم بازو پھیلائے ان کا راستہ روک گئیں

آنٹی شرافت سے ایک جگہ بیٹھ جاؤ ہمیں مجبور مت کرو کہ ہم سختی سے پیش

آئیں ان میں سے ایک لڑکے نے پستول نکال کر ان کے سامنے لہرایا

شمسہ بیگم فوراً ٹھنڈی پڑ گئیں

آپ سب میں سے ابہاز ولفقار کون ہے چاروں لڑکیوں کو غور سے دیکھتے
ھوئے پستول لہراتے لڑکے نے پوچھا

یہ یہ ہے ابہا کو پکڑ کر سامنے کرتی شمسہ بیگم نے آنکھوں کے اشارے سے
تینوں بیٹیوں کو پیچھے ہٹنے کا کہا عاتکہ کا بازو پکڑے خوفزدہ کھڑی بیا شمسہ بیگم
کو دیکھ کر رہے گئ

یاسمین کو بھی سگی اور سوتیلی کا فرق اچھے طریقے سے سمجھ آگیا تھا

♥♥♥♥

زوہان کا نام سن کر اس نے جھکا سر جھٹکے سے اٹھایا

اس نے باری باری سب کے چہرے دیکھے

بھابھی ٹینشن ناٹ زوہان اپنے فلیٹ میں ہے وہاں پورا شادی کا ماحول ہے بس
یہ نکاح ھو جائے تو چلتے ہیں ساتھ

صوفے کی پشت کے ساتھ کھڑے لڑکے نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی

شمسہ بیگم اسے بار بار نکاح قبول کرنے کے اشارے کر رہی تھیں کیونکہ ان کی پشت پر چبھتا پستول ان کے حواس گم کر رہا تھا

ایجاب و قبول کا سلسلہ ختم ھوا تو شمسہ بیگم کی کمر سے پستول کی نال ہٹی

زرد دوپٹے کا گھونگھٹ اوڑھے اس نے گھر کی دھلیز پار کی تھی

زوہان کے فلیٹ میں سرخ پھولوں کی ڈیکوریشن تھی وہ لڑکے اسے صوفے پر بٹھا کر چلے گئے ان کی باتوں کی آوزیں زوہان کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے اس کے دوست اسے یہ سب برے خواب کی طرح لگ رہا تھا جیسے آنکھ کھلنے پر سب کچھ پہلے جیسے ھو جائے گا

کب اس کے دوست گئے کب وہ اس کے پاس آکر بیٹھا اسے کچھ خبر نہ تھی

اجازت ھو تو گھونگھٹ ہٹا لوں

اس کے نہایت نزدیک سے گمبھیر آواز ابھری

وہ ایک جھٹکے سے گھونگھٹ ہٹاتی اس سے دور

ہٹی

ڈارلنگ میں گھونگھٹ ہٹارہا تھا نا اتنا کیا جلدی تھی

ایک جست میں اس تک پہنچ کر اسے کمر سے پکڑ کر نزدیک کیا

مہندی کی خوشگوار مہک زوہان کے حواسوں پر چھا رہی تھی ہاتھ پکڑ کر مہندی

کو غور سے دیکھا

مہندی سے لکھا جنید کا نام اس کے سارے جزباتوں پر برف گرا گیا

اسے ہاتھ سے پکڑ کر واشروم میں لے گیا

مہندی دھولو یہ نام مجھے دوبارہ اپنی پوری زندگی میں نا سننا ہے نا دیکھنا ہے اس

لئے دھیان رکھنا

یہ روم آج سے تمہارا ہے باقی تمہارے کپڑے وغیرہ کل جا کر لے آئیں گے

وہ حیران سی اس کے پل میں بدلتے موڈ کو دیکھ رہی تھی

ہیلو امی خیریت اس وقت کال کی

رات کے بارہ بجے ندرت بیگم کی کال نے اسے فکر مند کر دیا

میں زر وا بات کر رہی ھوں

اس کی آواز سن کر وہ ایک لمحہ کو خاموش ہوا تھا سب ٹھیک تو ہے

اس کے لہجے میں تشویش تھی زر وا کا اسے اتنی رات کو فون کر کھٹک گیا

خالہ امی میرے لئے رشتے دیکھ رہی ہیں اس سے پہلے کہ وہ کسی رشتے کو

فائنل کریں تم بات کرو ان سے

میں کیا بات کروں

اسے حقیقتاً اس کی بات سمجھ نہیں آئی

میں جانتی تھی میری زندگی برباد کرنے کے بعد تم مجھے پہچاننے سے بھی انکار

کر دو گے اب تمہارا یوں انجان بننا مجھے سب سمجھ گیا ہے

ایک پل میں زروا کا ٹھنڈا لہجہ آگ برسانے لگا

تم غلط سمجھ رہی ہو میں کیوں انجان بنوں گا میں بس تمہاری بات نہیں سمجھا

مجھے کھل کر بتاؤ تم کیا کہنا چاہتی ہو تم جو کہو گی وہی ہو گا ایک بار آزما کر دیکھ لو

وہ بے خودی میں کیا گناہ میری زندگی پر بھاری پڑ رہا ہے یقین کرو میں پل پل

مر رہا ہوں

ابتسام کے لہجے میں بے بسی تھی

تو ٹھیک ہے تم مجھ سے شادی کر لو

زروا کی بات سن کر اسے یقین کرنا مشکل ہو گیا

تم تم سچ کہہ رہی ہو مجھ سے شادی کر لو گی تم

بے یقینی سے وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

میں کسی اور سے شادی کر کے تمہارے گناہ کی سزا اسے کیوں دوں

تمہارے دیئے گئے داغ سے کسی اور کی زندگی برباد کرنے کے بجائے میں

تمہارے دیئے گئے داغ کی سیاہی تمہاری زندگی میں ہی گھول دوں گی

مجھے دورے پڑتے ہیں منہ سے جھاگ آتا ہے ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں پوری رات ڈرتے ھوئے گزارتی ھوں نیند میں چیخنے چلانے لگتی ھوں یہ سب تمہارے دیئے گئے تحفے ہیں تو تم ہی قبول کرو

تم نے موت کی سزا مانگی تھی نا میں تمہاری زندگی سزا بنا دوں گی

مسلسل بولنے سے زروا کا سانس پھولنے لگا

مجھے منظور ہے

وہ اس کے چپ ہوتے ہی ایک سیکنڈ کی دیر کیئے بغیر بولا

اس کا جواب سنتے ہی زروا نے کال کاٹ دی

♥♥♥♥

مہندی کا رنگ بہت گہرا چڑھا تھا عاتکہ کی دوست نے مہندی سے جنید کا نام لکھتے ھوئے کتنا چھیڑا تھا

بھئی عاتکہ میں تو نام چھپا کر نہیں لکھنے والی رخصتی میں تو ابھی وقت ہے جو

تھوڑے لمحے انہیں نکاح کے بعد ملاقات کے ملیں اس میں تو ان کے دلہے

میاں نام ڈھونڈ ھتے رہیں اور محبت سے بھرے ڈائیلاگ دھرے کے

دھرے رہے جائیں گے

اب ہتھیلی کے بیچوں بیچ لکھا جنید کا نام اسے بچھو کی طرح ڈس رہا تھا

زوہان کی دھمکی یاد کر کے اس کے رونگٹے کھڑے ھو گئے نا جانے دوبارہ یہ

نام دیکھنے پر اس کا کیا ری ایکشن ھو گا

مہندی کا رنگ اتارا تو نہیں جا سکتا تھا

واشروم میں ضرور زوہان کی شیونگ کٹ ھو گی

اس خیال کے آتے ہی اس نے واشروم کی اچھی طرح تلاشی لی بلیڈ ہاتھ میں

لیتے ھوئے ایک پل کو اس کا ہاتھ کانپا دوسرے ہی پل جنید کے نام پر بلیڈ سے

پے در پے کٹ لگاتی چلی گئی

خون سے بھری ہتھیلی سے کو واش بیسن پر دھو کر دوپٹے کا کونہ لپیٹ لیا

زوہان شاید دوسرے کمرے میں تھا اس کے روم میں سنگل بیڈ اور الماری کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھی

الماری کھول کر جائزہ لیا وہ بلکل خالی تھی ذہنی

اور جسمانی تھکن نے اسے توڑ کرر کھ دیا تھا

ایک ہاتھ سے کمبل ہٹاتی بیڈ پر لیٹ گئی

اس کی جنید سے کوئی دلی وابستگی نہیں تھی مگر گھر والوں کا سوچ کر اسے

زوہان پر شدید غصہ آرہا تھا مگر اس نے غصے کا اظہار کرنا کبھی سیکھا ہی نہیں تھا

اسنے ہمیشہ شمسہ کے غصے سے ڈرتے ہوئے ان کی مرضی سے زندگی گزاری تھی اب شاید زوہان کی مرضی سے زندگی گزارنی تھی

سوچتے سوچتے نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی

بیل کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھی اب دروازہ باقاعدہ پیٹا جا رہا تھا

اس نے جلدی سے اٹھ کر کمرے کے دروازے کو لاک لگا دیا

مصطفٰی کی چیخنے چلانے کی آواز اس تک باآسانی پہنچ رہی تھی

زخمی ہتھیلی میں دبے دوپٹے پر اس کی پکڑ مضبوط ھو گئی

کچھ دیر بعد شور ختم ھوا تو اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول کر جھانکا

صوفے پر بیٹھے زوہان کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا آنکھ کے پاس نیلا نشان پھٹا ھوا

گریبان وہ تیزی سے باہر نکل کر اس کے سامنے جا کھڑی ھوئی

ادھر آؤ

اسے ڈرا ھوا دیکھ کر زوہان نے پاس بلایا

وہ چپ چاپ اس کے پاس جا کھڑی ھوئی

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لٹل گرل سالے صاحب نے اپنا غصہ اتارا ہے

مجھے کوئی فرق نہیں پڑا اس کا غصہ جائز تھا مگر غلطی ساری میری نہیں

تمہارے گھر والوں کو امانت کا پاس رکھنا نہیں آتا

اس کے انداز میں لاپرواہی دیکھ کر بیا کو حیرت ھوئی

تم جا کر ریسٹ کرو میں ٹھیک ھوں زوہان نے اس کا گال تھپتھپا کر تسلی دی

رکو بیا

اس کے مڑنے پر دوپٹے پر لگا خون دیکھ کر زوہان ایک جست میں اس تک پہنچا

یہ کیا ہے؟

دوپٹہ پکڑ کر اس کے سامنے کیا

وہ آپ نے نام مٹانے کا کہا تھا تو ہٹ نہیں رہا تھا مہندی اترنے میں تو ٹائم لگے گا اس لئے

بات ادھوری چھوڑ کر ہونٹ چبانے لگی

مٹھی کھولو

اس کو دوپٹہ سختی سے دبائے دیکھ کر زوہان نے ضبط سے کہا غصے کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں

میں نے کہا مٹھی کھولو

اسے مسلسل نفی میں سر ہلاتے دیکھ کر زوہان زور سے چیخا

بیانے جلدی سے مٹھی کھول کر اس کے سامنے کی اس کے چیخنے پر بیا کی

آنکھوں سے آنسوں نکل آئے

تم پاگل ہو یہ کیا حرکت کی تم نے

اس کی زخمی ہتھیلی دیکھ کر زوہان کی جان پر بن آئی

آپ نے خود ہی کہا تھا یہ نام دوبارہ نظر نا آئے آپ بتائیں پھر کیا کرتی میں

سوں سوں کرتے ہوئے اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑا کر رخ موڑ گئی

ایم سوری لٹل گرل رئیلی سوری مجھے واقعی ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا

اس کو باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے زوہان نے اس کے ماتھے کو چوما

درد ہو رہا ہے؟

اسے مسلسل روتا دیکھ کر زوہان نے جھک کر پوچھا

نہیں

تو پھر رو کیوں رہی ہو؟

آپ نے ڈانٹا ہے اس لئے رونا آرہا ہے

ہاتھ کی پشت سے آنسوں صاف کرتے ھوئے بیانے معصومیت سے کہا

او مائی لٹل گرل تم مجھے پاگل کردو گی

اس کے دونوں گالوں سے کو شدت سے چومتے ھوئے زوہان دیوانہ ھو گیا

اس کے پیچھے ہٹتے ہی بیا کمرے میں بھاگ کر دروازہ لاک کر گئی

زوہان اپنی بے اختیاری پر حیران رہے گیا

ابھی اس کی عمر کے لحاظ سے زوہان کا ارادہ اسے

کچھ وقت دینے کا تھا اس پر فلحال اس رشتے کا کوئی حق استعمال کرنا نہیں چاہتا

تھا

♥♥♥♥

میں نے اپنے بچے ندرت کی سونی گود میں ڈال دیئے اب ان کی شادی کا فیصلہ

اس کے ہاتھ میں نہیں دوں گی مجھے ماں ھونے کا اتنا حق بھی نہیں کہ ان کی

شادی اپنی مرضی کی لڑکی سے کروں

ابتسام نے جب سے زروا سے شادی کی بات ہاجرہ بیگم کا صدمے سے برا حال تھا ان کا ارادہ اپنی بھانجیوں یا بھتیجیوں میں سے کسی کا رشتہ لینے کا تھا مگر ابتسام نے زروا کا نام لے کر انہیں جلتے توے پر بٹھا دیا

امی پلیز اگر بھائی کی مرضی زروا آپی سے شادی کرنے کی ہے تو آپ کو کیا پرابلم ہے ان کی زندگی ہے ان کی مرضی جس سے چاہیں شادی کریں فاکہہ کو ان کی منطق سمجھ نہیں آ رہی تھی

مجھے سب سمجھ آ رہا ہے یہ کس کی مرضی ہے ندرت کیا سمجھتی ہے اپنی ایب نارمل بھانجی میرے لائق فائق بیٹے کے سر منڈھ دیے گی اور میں تماشا دیکھتی رہوں گی

امی آپ کیا کہہ رہی ہیں زروا آپی خدانخواستہ ایب نارمل تو نہیں وہ تو بلکل ٹھیک ہیں

فاکہہ کو ان کی بات سن کر جھٹکا لگا

ارے ندرت چاہے لاکھ یہ بات چھپائے سارا خاندان جانتا ہے دورے پڑتے ہیں زروا بی بی کو

اگر زارا کی بات کرتا تو میں دل پر پتھر رکھ لیتی زروا کو میں مر کر بھی بہو تسلیم نہیں کروں گی

تو پھر ٹھیک ہے میری لاش دفنانے کا انتظام کر لیں آپ اپنی ضد سے پیچھے مت ہٹیں

اپنی سرخ آنکھوں کو ان کی آنکھوں میں گاڑے کہتا وہ غصے سے باہر نکلتا چلا گیا

ہاجرہ بیگم نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا فاکہہ بھاگ کر ابتسام کے پیچھے گئی مگر وہ تیزی سے گاڑی نکال کر لے گیا

امی کہا تھا نا ضد مت کریں آپ سنتی کہاں ہیں

فاکہہ نے ساکت بیٹھی ہاجرہ بیگم کے گرد بازو کا گھیرا بناتے ہوئے کہا

اپنے نرم مزاج بیٹے کا یہ روپ دیکھ کر ان کا دل کٹ گیا اس کی بات نا مان کر مزید اسے خود متنفر نہیں کرنا چاہتی تھیں

♥♥♥♥

بیا دروازہ کھولو اب میں کچھ نہیں کہوں گا آئی پرامس

زوہان کافی دیر سے دروازے کے پاس فرسٹ ایڈ کٹ لئے کھڑا تھا مگر بیا دروازہ نہیں کھول رہی تھی

آپ کی بات کا مجھے بلکل اعتبار نہیں

بیا نے سرخ ھوتی ناک کو دوپٹے سے رگڑتے ھوئے شاکی لہجے میں کہا

یار پرامس کر تو رہا ھوں اب اتنی بھی کیا بے اعتباری

زوہان کے لہجے میں بے چارگی تھی وہ تکلیف میں تھی یہ سوچ اسے چین نہیں لینے دے رہی تھی

اس کے دروازہ کھولنے پر زوہان نے سکھ کا سانس لیا

آپ بغیر ہاتھ پکڑے دوائی لگائیں گے

فرسٹ ایڈ کٹ سے کاٹن اور ڈیٹول نکالتے ہوئے زوہان کو اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

اوکے !

زوہان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سر تسلیم خم کیا

ڈیٹول لگاتے ہوئے وہ پھونک مار کر جلن کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا بیا بار بار ہاتھ پیچھے کھینچ لیتی اس کی ہاتھ نا پکڑنے والی شرط پر وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہے جاتا تو وہ فوراً اپنا ہاتھ آگے کر دیتی مبادا وہ اس کا ہاتھ نا پکڑ لے

ڈریسنگ کرنے کے بعد زوہان نے اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں پھر سے گنگا جمنا بہا رہی تھیں

پھر تم کہتی ہو میں تمہیں کچھ نا کہوں شرافت سے تو تم چپ ہوتی نہیں ہو

اس کے آنسوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زوہان نے جتاتے ہوئے کہا

بیا نے جلدی سے آنسوں صاف کیے

گڈ گرل

زوہان اس کی تیزی دیکھ کر مسکرا دیا

اب دوبارہ دروازہ لاک مت کر دینا پہلے کھانا کھا لو

اس کو اٹھتا دیکھ کر زوہان کو اس کے ارادے سمجھ میں آ گئے

زوہان کی بات سن کر وہ دوبارہ واپس بیٹھ گئی بھوک تو واقعی اسے بہت زوروں سے لگی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

♥♥♥♥

زروا کی انگلی میں انگوٹھی پہناتے ھوئے ہاجرہ بیگم کا چہرہ سپاٹ تھا

ندرت بیگم ابتسام کی خوشی میں خوش تھیں انہیں ہاجرہ بیگم کے رویئے سے کوئی سروکار نہیں تھا

ابتسام کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ مان گئی تھیں زروا کو اپنانے کے لئے انہیں
تکلیف دے کر وہ
شرمندہ تھا مگر وہ مجبور تھا زروا کے ساتھ زیادتی کر چکا تھا اسے اندھیروں میں
دھکیل کر اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا
چاکلیٹ براؤن سوٹ میں زروا کی گندمی رنگت چٹکتی بالی کی طرح دمک رہی
تھی بڑی بڑی کالی ساحرانہ آنکھوں پر اس وقت پلکیں سایہ فگن تھیں گول
چہرہ ستواں ناک میں چمکتی نوزرنگ بھرے بھرے ہونٹوں پر گلابی لپ
سٹک سجائے وہ ابتسام کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگ رہی تھی سیدھی
مانگ سے نکلتی بریک لٹیں اس کے گالوں کو چوم رہی تھیں سر پر دوپٹہ
جمائے وہ اس کے دل کی دنیا میں مضبوطی سے قدم جما چکی تھی کاش ان کے
درمیان وہ لمحہ نا آیا ہوتا تو اس وقت خوشی سے ابتسام کا دل جھوم اٹھتا مگر زروا
اپنے ارادوں سے اسے پہلے ہی آگاہی دے چکی تھی

رات کے پہر اکیلے کمرے میں سونا بیا کے لئے امتحان سے کم نا تھا پہلے تو وہ ہال کمرے میں بہنوں کے درمیان بستر لگا کر سوتی تھی مگر اب اسے اپنے آس پاس نا نظر آنے والی مخلوق کی سرسراہٹ محسوس ہو رہی تھی ڈر کے مارے کمبل میں منہ چھپائے گھٹنے موڑے گھٹڑی بنی آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی

آجاؤ

دروازے پر دستک دینے کے بعد اس کی اجازت ملتے ہی تکیہ سینے سے لگائے سر جھکا کر اس کے سامنے کھڑی تھی

ڈر لگ رہا تھا اکیلے روم میں

مسکراہٹ دبائے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنائے سر کے پیچھے ٹکا کر فرصت سے اس کے گلابی چہرے کو تکتے ہوئے پوچھا

میں پہلے کبھی اکیلے کمرے میں نہیں سوئی

ہونٹ کاٹتے ھوئے اس نے روہانسی ہو کر کہا

میرے ساتھ سونا ہے

زوہان کے لہجے میں نرمی ہی نرمی تھی

اس کے اثبات میں سر ہلانے پر زوہان نے بازو وا کرتے ھوئے اشارہ کیا

تو آجاؤ بندے کا بازو حاضر ہے

ن نہیں ایسے نہیں تکیہ میں لے کر آئی ھوں کمبل لے کر آتی ھوں

اس کا اشارہ سمجھتے ہی بیا کے اوسان خطا ھو گئے

یار ایسی بھی کیا بے اعتباری کم از کم کمبل ہی شئیر کر لو

زوہان کے لہجے میں شرارت ہی شرارت تھی

نہیں میں الگ کمبل لوں گی

بیا کو اپنے وہاں آنے پر پچھتاوا ھوا

اچھا رکو میں لے آتا ھوں

بڑی ہی ظالم بیوی ھواس کے پاس سے گزرتے ھوئے اس کے چہرے پر پھونک مارتے ھوئے باہر نکل گیا

بیا دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھے بیڈ کی دوسری جانب تکیہ سیٹ کرنے گی

♥♥♥♥

ZNZ
Zubi Novels Zone

آپی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں کاش ابتسام بھائی کو بھی الاؤ ھوتا تو آکر دیکھتے

پیلے پھولوں کے زیور پہنے پیلے سوٹ اور ہری چوڑیوں سے سجی کلائیوں سے سادہ چہرے کے ساتھ وہ سر جھکائے زارا کی سہیلیوں اور محلے کی لڑکیوں کی درمیان بیٹھی تھی

مایوں کی تقریب سادہ سی گھر میں ہی رکھی گئی تھی یہ بھی فاکہہ کی ضد پر ھوا تھا وگرنہ ہاجرہ بیگم سادگی سے ہی نکاح اور رخصتی چاہتی تھیں جب ان کی مرضی کی لڑکی ہی نہیں تھی تو کیسی خوشی اور کیسے ارمان

مگر فاکہہ اپنے بڑے بھائی کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی بری بھی وہ ابتسام اور احتسام کے ساتھ بازاروں کے ہزار چکر لگانے کے بعد پوری کر چکی تھی ہاجرہ بیگم نے کسی قسم کی کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی تھی

ان کے رویئے سے ابتسام کا دل کٹ رہا تھا مگر شادی سے پہلے ان کو منانے کا مطلب شادی کینسل کرنا تھا اس لئے شادی تک جس طرح چل رہا تھا وہ چلنے دینا چاہتا تھا

ابٹن سے ابتسام کو مکمل نہلانے کے بعد بھی فاکہہ اور احتسام کا دل نہیں بھر رہا تھا ان کے ننھیالی کزنز ہنسی سے لوٹ پوٹ ھوتے ہے ویڈیوز بنانے میں مشغول تھی

ارے بھئی تم لوگ ہٹو گے تو باقیوں کی بھی باری آئے گی

انہیں وہاں سے بمشکل ہٹا کر باقی سب نے رسم پوری کی

زارا میرا دل گھبرا رہا ہے ان سب کو باہر بھیجو میں نے چینج کرنا ہے

زروا نے بے چینی سے پہلو بدلتے ھوئے زارا کے کان میں کہا

سب کے باہر جاتے ہی اس نے کمرے کو لاک لگا کر گہرا سانس لیا نوچ نوچ کر پھولوں کے زیور اتارتے ہوئے اس کی آنکھیں مسلسل برس رہی تھیں

اپنے ہی مجرم کو پوری زندگی اپنی آنکھوں کے سامنے برداشت کرنا اس کے لئے سوہان روح لگ رہا تھا اپنے جسم و جاں کا مالک اسی لٹیرے کو بنانے جا رہی تھی جس نے اس کی عزت پہلے ہی اپنے پیروں تلے روند ڈالی تھی اس کے بس میں ھوتا تو ابتسام کو اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دیتی

آپ نے میری نیند کا فائدہ اٹھایا تھا

کمبل ہٹاتے ہی اسے احساس ھوا اس کا دوپٹہ جو اچھی طرح سر پر لپیٹ کر سوئی تھی زوہان کی دوسری سائیڈ پر پڑا اس کا منہ چڑا رہا تھا

جانم تم سو رہی تھی کومہ میں نہیں چلی گئی تھی جو میں تمہارا افائدہ اٹھاتا اور تمہیں پتا بھی نا چلتا

پھر میرا دوپٹہ وہاں کیا کر رہا ہے

اس نے انگلی کے اشارے سے دوپٹے کی طرف اشارہ کرتے ھوئے پوچھا

جس طرح تم پھانسی کا پھندا بنا کر گلے میں لپیٹ کر سو رہی تھی مجھے یہ اتارنا ہی پڑا ورنہ میں اپنی جان سے پیاری چھوٹی سی وائف کو کھو دیتا

زوہان نے اس کی غصے سے سرخ ھوتی چھوٹی سی ناک دباتے ھوئے کہا

اب اٹھا کر دے بھی دیں دوپٹہ

کمبل سینے تک لئے وہ شرمندہ سی بیٹھی تھی

آکر خود لے لو لا پرواہی سے کہتے ھوئے زوہان نے کروٹ بدل لی اسے دل

ہی دل میں کوستے ھوئے اٹھ کر دوسرے سائیڈ سے دوپٹہ اٹھایا ہی تھی کے

زوہان نے اسے اچانک ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچا

وہ لہراتی ہوئی اس کے سینے پر گری

شرم سے سرخ ھوتے چہرے کے ساتھ بیا نے ہاتھ اس کے سینے پر رکھا کر

فاصلہ بنایا

ایک گڈ مارننگ کس ہی دے دو

زوہان اس کی قربت پر پگھل رہا تھا بیا کی چوٹی سے نکلتی لٹیں زوہان کے

چہرے کو چھو رہی تھیں وہ مدھوش سا اس کے ایک ایک نقش کو قریب سے

دیکھ رہا تھا

شرم نہیں آتی آپ کو چھوڑیں مجھے

کسمساتی ھوئی بیا اس کی چٹانی گرفت سے خود کو چھڑاتی روہانسی ھوگئی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یار بیوی سے کون شرم کرتا ہے جب کہ بیوی اتنی نازک سی حسین اور کم عمر ھو

زوہان اس ماتھے کو لبوں سے چھو کر بولا

خود کو چھڑانے میں ناکام ھو کر بیا نے بے بسی سے اس کے سینے پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا

اس کے رونے پر زوہان اسے خود سے الگ کرتے ھوئے اٹھ بیٹھا

وہ بیڈ پر اس کے پاس بیٹھی دھواں دھار رو رہی تھی

ایک تو تم ہر بات پہ رونا شروع کر دیتی ھو زرا سا مذاق ہی کیا تھا

اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ھوئے زوہان نے تاسف سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا

مجھ سے نہیں برداشت ھوتے آپ کے اس طرح کے مذاق

آپ یہ مذاق ان کے ساتھ ہی کیا کریں جو چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے آپ سے چپکتی رہتی ہیں

بیا نے خفگی سے آنسوں صاف کرتے زوہان کا ہاتھ جھٹکا

اگر ان کے ساتھ یہ سب کرنا ھوتا تو تم سے شادی کیوں کرتا

زوہان کو اس کا ہاتھ جھٹکنا پسند نہیں آیا تھا مگر ضبط کر گیا

مجھے لگتا ہے صبح کا ناشتہ نمکین پی کر شروع کرنا ھوگا

گہری سانس بھرتے ھوئے زوہان نے اس کے تواتر سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر کہا

وہ حیرانی سے رونا بھول کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی اسے زوہان کی بات خاک سمجھ نہیں آئی

اس کو نا سمجھی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر زوہان سر پر ہاتھ پھیر کر رہے گیا

یوں ہی تو نہیں اس کی معصومیت پر فدا ھوا تھا

اگر زحمت نا ھو تو مجھے اترنے کا راستہ دے دیں پہلے ہی آپ نے اٹھتے اٹھتے

بارہ بجا دیئے کچھ ناشتے کا انتظام ہی کر لیا جائے

Zubi Novels Zone

بیا کو اسی جگہ جما دیکھ کر زوہان نے بے چارگی سے کہا اس کی بات سنتے ہی شرمندگی سے دوپٹہ شانوں پر پھیلا کر وہاں سے اٹھ گئی

شمسہ بیگم نے کھانا پکانے کے علاوہ ہر کام اس سے لیا اچھا کھانا بنانا صرف اپنی بیٹیوں کو سکھایا ان کا کہنا تھا اچھا کھانا سسرال والوں کو آپ سے باندھ کر رکھتا ہے بیٹیوں کو کھانا بنانا نہ سیکھانا ان کے ساتھ ظلم ہے نا جانے بیا کے ساتھ انہوں نے یہ ظلم کیونکر کیا تھا

♥♥♥♥

شادی سے ایک دن پہلے نکاح طے پایا تھا رات کو مہندی تھی اس لئے دن کو بارہ بجے نکاح رکھا گیا

پیلے جوڑے پر سرخ دوپٹہ اوڑھا کر اسے برآمدے میں رکھے صوفے پر ابتسام کے ساتھ بٹھا دیا گیا اس کے وجود سے اٹھتی ابٹن کی سوندھی سوندھی

خوشبو ابتسام کو بھلی لگ رہی تھی ایجاب و قبول کے بعد زروا کے ہاتھوں میں سائن کرنے کے لئے پین پکڑایا گیا اس کے کانپتے ہاتھوں سے پین چھوٹ کر نیچے جا گرا ابتسام نے جھک کر پین اٹھایا اور اس کے سرد ہاتھوں میں دیتے ہوئے آہستہ سے اس کے کانپتے ہاتھوں کو تسلی آمیز انداز سہلایا

زروا نے اس کے ہاتھوں کو نا محسوس انداز میں پیچھے کر دیا

سائن کرنے کے بعد زروا ندرت بیگم کے گلے لگ کر ٹوٹ کر روئی سب اس کے ماں باپ نا ہونے کا دکھ سمجھ کر افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے زروا نا جانے کون کون سے دکھ یاد کر کے روتی چلی گئی

بس میری بچی خوشی کے موقع پر اس طرح نہیں روتے خاموش ہو جاؤ دیکھو سب کتنے پریشان ہو گئے ہیں

ندرت بیگم اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے خاموش کرا رہی تھیں

ابتسام لب بھینچے اسے ندرت بیگم کے گلے لگ کر روتے ہوئے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

اسے روتا ھوا دیکھ کر زارا بھی فاکہہ کے گلے لگ کر زور و شور سے رونے لگی

سویٹی نکاح تمہاری بہن کا ہے تم کیوں اتنا رو رہی ھو

فاکہہ کے ماموں زاد بھائی شمشیر نے زارا کے شفاف چہرے پر پھسلتے

آنسوؤں پر نظر جمائے جھک کر سرگوشی کی

فاکہہ نے زارا کو نرمی سے الگ کر کہ تنبیہ انداز میں شمشیر کو گھورا

اوکے اوکے آئی ایم لیونگ

مسکراتے ھوئے اس نے بھرپور نظروں سے زارا کو دیکھا تھا

زارا سٹپٹا کر رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی

احتسام سلگتی نظروں سے شمشیر کو دیکھتے ھوئے مٹھیاں بھینچ گیا جس لڑکی

کے ڈسٹرب ھونے کے خیال سے وہ نظر بھر کر اسے دیکھتا تک نہیں تھا کوئی

کس طرح اسے سرعام چھیڑ سکتا تھا

چائے توس اور ابلے ھوئے انڈے کا ناشتہ دیکھ کر بیا کا منہ بن گیا

کیا ھوا پسند نہیں آیا ناشتہ

اسے منہ بگاڑتا دیکھ کر زوہان نے پوچھا

نن نہیں کھا تو رہی ھوں اس نے جلدی سے توس کا ٹکڑا توڑ کر منہ میں رکھا

کوئی زبردستی نہیں ہے دل نہیں کر رہا تو مت کھاؤ جس چیز پہ دل ہے وہ لے آتا ھوں

اسے زبردستی توس نگلتے دیکھ کر زوہان نے اس کے سامنے سے پلیٹ اٹھائی

بیا کی آنکھوں میں تیزی سے آنسوں جمع ھوئے

ایسی پرواہ کسی نے کب کی تھی اس کی

کیا ھوا اب میں نے کیا کر دیا

اس روتے دیکھ کر زوہان نے بے چارگی سے پوچھا

آپ نے کچھ نہیں کیا پہلے اتنی اہمیت مجھے کسی نے دی نہیں بس اس لئے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیا نے آنسوں صاف کرتے ھوئے کہا

تم ایسا مت سوچا کرو تم نہیں جانتی تم میرے لئے کیا ھو پوری دنیا میں تم سے زیادہ اہم میرے لئے اور کوئی نہیں ہے

گھٹنے کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ھوئے زوہان نے اس کے گود میں رکھے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے ھوئے جزبات کی حدت سے دہکتے لہجے میں کہا

بیا یک ٹک حیران سی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس سے اس کے سچے جذبات چھلک رہے تھے

اس نے ہوش میں آتے ہی زوہان کی گرفت سے ہاتھ چھڑوائے زوہان نے اس کی زخمی ہتھیلی کو تھام کر اس پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے

میرے سکول کی چھٹیاں زیادہ ھو گئی ہیں آپ مجھے پیپرز دینے دیں پھر آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی کم از کم میٹرک تو کمپلینٹ کرنے دیں پلیز

اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوا کر اس نے پریشانی سے زوہان سے اجازت مانگی

تم جتنا مرضی دل کرے اتنا پڑھ لو میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں میں تمہارے گھر سے تمہارے ڈاکیومنٹس منگوادوں گا اور تمہارا بیگ بھی

زوہان کو اس کا اسطرح گڑ گڑا کر اجازت مانگنا پسند نہیں آیا وہ اس کے پیار کو سمجھ نہیں پا رہی تھی

برتن سمیٹتے ہوئے سنک میں رکھے تو وہ اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی

آپ ہٹیں میں برتن دھو دیتی ہوں اسے بازو فولڈ کرتے دیکھ کر بیا نے ممناتے ہوئے کہا

نہیں تمہارا ہاتھ زخمی ہے کام والی آج کل چھٹی پر ہے جلد ہی آ جائے گی تم پر اس گھر اور رشتے کا کوئی بوجھ نہیں تم بس اپنی پڑھائی پر دھیان دو

اس کے سنجیدہ اور دو ٹوک انداز پر وہ ہاتھ مروڑتی پیچھے ہٹ گئی

فریج میں جوس رکھا ہے پی لو میں برتن دھو کر باہر جاؤں گا تو بتا دینا جو کھانے کا دل ھو

زوہان کا لہجہ ہنوز سپاٹ تھا

اس کے سنجیدہ لہجے پر بیا سہم گئی اس لئے نا چاہتے ہوئے بھی جوس کی بوتل نکال کر گلاس میں ڈالا اور روم میں آ گئی

اسے زوہان کا دھوپ چھاؤں سا انداز سمجھ نہیں آیا

ZNZ Zubi Novels Zone

♥♥♥♥

زوہان کے جانے کے بعد اس نے بستر لپیٹ کر رکھے جھاڑو لگا کر کچن کا جائزہ لیا برتن تو دھلے ھوئے

تھے مگر شیلف پر گرا پانی اور جا بجا صابن کا جھاگ دیکھ کر بیا کو شدید کوفت

ھوئی ڈسٹنگ کا کپڑا اٹھا کر شیلفوں کو صاف کیا برتن دوبارہ ترتیب سے رکھے

جب فارغ ھوئی تو اپنے حلیے پر نظر ڈالی کپڑے میلے ھو چکے تھے بال مٹی مٹی

ھو رہے تھے دوپٹے پر لگا خون اسے اپنے آپ سے کراہیت آنے لگے زوہان

کے کپڑوں کی الماری کھول کر جائزہ لیا بلیک شرٹ جو قدرے لمبی تھی اور

بلیک ٹراؤزر لے کر نہانے گھس گئی نہا کر ٹاول سے بال لپیٹے باہر نکلی تو کمرے

میں بیٹھے زوہان کو دیکھ کر وہیں رک گئی تولیا کھول کر دوپٹے کی طرح سینے پر

لپیٹ لیا

میں تمہارے کپڑے لے آیا ھوں ناپ وغیرہ دیکھ لو تمہیں لے جاتا ساتھ

مگر تمہارا حلیہ باہر لے جانے کا تھا نہیں

زوہان اس کے شرم سے گلابی ھوتے چہرے کو دیکھتے ھوئے سنجیدگی سے بولا

وہ تیر کی تیزی سے کمرے سے نکلی ہال میں صوفے پر رکھے ڈھیر سارے

شاپنگ بیگ دیکھ کر اس نے ایک ایک کر کے کپڑے باہر نکالے سوائے ایک

سوٹ کے اسے کوئی سوٹ ایسا نہیں لگا جو وہ گھر میں پہن سکے ہیوی ایمبرائیڈری والے سوٹ جو اس کی ناپ سے دس گنا بڑے تھے دیکھ کر اسے بے حد افسوس ھوا

بلیک اور ریڈ کلر کی شرٹ جس پر سندھی دھاگے کا کام تھا الگ کر کے باقی کپڑوں کو سمیٹ کر شاپر میں رکھا

کھانے کا شاپر کھولتے ہی خوشبو سے اسے احساس ھوا کہ اسے کتنی بھوک لگی تھی نان چھولے حلوہ پوری

کا ناشتہ کرنے کے بعد اس نے چائے بنائی ایک کپ اپنا کپ زوہان کو دینے کے بعد دوبارہ ہال کمرے میں آ گئی

بچا ھوا کھانا دیکھ کر اسے نیلی آنکھوں والی بلی کی بے حد یاد آئی مگر اس وقت وہ ٹراؤزر شرٹ پر دوپٹہ اوڑھے اس حلیے کے ساتھ باہر نہیں نکل سکتی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چائے پی کر سامان سمیٹا کھانے پینے کی باقی چیزوں کو کچن میں لے جا کر ان کی جگہ پر پہنچایا لیز کے پیکٹس بسکٹس سوفٹ ڈرنکس بریڈ جیم انڈے شاید اس کے خیال سے ہی لایا تھا کیونکہ لڑکیاں ان چیزوں کی شوقین ھوتی ہیں

وہ دل ہی دل میں شکر گزار ھوتی مسکراتے ھوئے

کپڑے لے کر چینج کرنے دوسرے روم میں چلی گئی ابھی واپس کچن میں جا کر اسے برتن بھی دھونے تھے مگر یہاں کام کرتے ھوئے اسے بلکل غصہ نہیں آرہا تھا جبکہ شمسہ بیگم کے بتائے گئے کام کرتے ھوئے اسے بے حد غصہ آتا تھا

Zubi Novels Zone

سرخ عروسی جوڑے میں مہندی والے ہاتھوں میں دبے کاغذ کو پرس میں رکھتے ھوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی جس کا ساتھ دینے میں آنکھیں ناکام ھو رہی تھیں اس کی آنکھوں میں کانچ کی سی چبھن تھی

کاغذ کو گولڈن پرس میں رکھتے ھوئے اس نے پرس گود میں رکھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو بغور دیکھا جس شخص کے لئے وہ پور پور سجی تھی وہ شخص اس کی بربادی کا ذمے دار تھا کاش وہ چیخ چیخ کر سب کو بتا سکتی مگر وہ مورت بنی چپ کا قفل ہونٹوں پر لگائے بیٹھی تھی نتھ کے موتی اس کے سرخ لپ سٹک سے سجے ہونٹوں کو چھو رہے تھے مانگ میں سجی بندیا کانوں میں پہنے اویزے ہاتھوں میں پہنی سرخ چوڑیاں بالوں میں لگے گجرے اسے سب اپنا مذاق اڑاتے محسوس ھو رہے تھے وہ یہ سب نوچ کر پھینک دینا چاہتی تھی

مگر وہ مورت بنی خاموش تھی

کچھ دیر پہلے میرج ہال کا برائیڈل روم لڑکیوں سے کھچا کھچ بھرا تھا پارلر والی لڑکیوں کے جاتے ہی دلہن دیکھنے کے لئے پر جوش لڑکیاں اندر بھاگی تھیں جن میں سب سے آگے زارا تھا اسے پیار کر کے نظر اتار کر پیچھے ہٹ گئی زارا کی آنکھوں میں چمکتے آنسوں اسے بے چین کر گئے دوبارہ اسے پاس بلا کر سینے میں بھینچے کتنی ہی دیر آنسوں بہاتی رہی لڑکیوں کے شور کرنے پر الگ ھوتے ھوئے ٹشو سے زارا نے اس کا پھیلا کاجل اور آنسو صاف کئے

اب وہ ساری لڑکیاں اسے اکیلا چھوڑ کر بارات کے استقبال کے لئے چلی گئی تھیں

اکیلے بیٹھے اس کی سوچوں کا رخ اس ستمگر کی طرف مڑ گیا تھا

اسے لے جا کر ابتسام کے ساتھ بٹھایا گیا وہ

سر جھکائے ساری رسمیں ختم ھونے کا انتظار کر رہی تھی اس کا پہلو ساتھ بیٹھے شخص کی قربت سے جھلس رہا تھا مسکراتے ھوئے سب کی چھیڑ چھاڑ کا جواب دیتے اس کے مطمئین انداز زروا کو کانٹوں پر گھسیٹ گیا

Zubi Novels Zone

برائیڈل روم سے زرواکی چیزیں سمیٹ کر بیگ میں رکھیں بیگ اٹھا کر باہر نکلتے ہی کسی سے ٹکرا کر زمین بوس ہوتی کہ اس کو بانہوں میں بھرے گرنے سے بچانے والے وجود نے اس کے نازک وجود کی نرمی کو اپنے ہاتھوں میں شدت سے محسوس کیا

وہ پٹ سے آنکھیں کھول کر اس شخص کو دیکھتے ہی جھٹکے سے سیدھی ہوئی
البتہ اس کا بازو اب بھی اس شخص کے ہاتھ میں تھا

چھوڑیں میرا بازو

اسے یک ٹک خود کو دیکھتا پا کر وہ خجل ہوتی بازو چھڑانے لگی

تب ہی اسے پکڑ کر سائیڈ پر کرتے ہوئے احتشام نے زوردار مکا شہیر کے جبڑے پر مارا

احتشام نے اسے اتنی زور سے پکڑ کر سائیڈ پر دھکیلا تھا کہ وہ لہرا کر منہ کے بل زمین پر گری تھی

آس پاس کھڑے اکا دکا باراتی چپ چاپ کھڑے دیکھ رہے تھے

شہیر کو جنونی انداز میں پیٹتے دیکھ کر زارا

اٹھ کر بازو سے پکڑ کر اسے شہیر سے الگ کرنے لگی

احتشام نے ایک پل رک کر اسے دیکھا شہیر کو چھوڑ کر اسے بازو سے دبوچ

برائیڈل روم میں لاتے ہی دروازہ بند کیا

بہت شوق ہے تمہیں دوسروں سے ٹکرانے کا زارا کو قہر بھری نظروں سے گھورتے ھوئے احتشام اس کی طرف بڑھا

احتشام بھائی میں گرنے لگی تھی انہوں نے بس مجھے گرنے سے بچایا

اس کا غصہ دیکھ کر زارا کے اوسان خطا ھو گئے

دوبارہ یہ لفظ منہ سے نکالا تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری

ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اس کے چہرے کو دبوچ گیا

آپ کا مسئلہ کیا ہے اگر انہوں نے میری ہیلپ کی تو

اس کے ہاتھ جھٹکتے ھوئے اسے خود سے دور کر گئی

میں تم سے آخری بار کہہ رہا ھوں چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اس شخص سے ہیلپ نہیں لو گی نا ہی اس سے بات کرو گی

اس نے انگلی اٹھا کر زارا کو وارننگ دی

میں کروں گی ان سے بات آپ ھوتے کون ہیں مجھ پر پابندیاں لگانے والے

اس کا انداز زارا کو آگ لگا گیا

احتسام نے غصے میں بلا سوچے سمجھے اسے زوردار تھپڑ رسید کر دیا

وہ الٹ کر پیچھے گری زمین پر بیٹھی وہ دائیں گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے احتسام کو دیکھ رہی تھی

احتسام نے افسوس سے اس کے سرخ ھوتے گال کو دیکھا

تم آئندہ مجھے اس کے آس پاس نظر نا آؤ ورنہ میں خود نہیں جانتا میں کیا کر بیٹھوں گا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ نے مجھے تھپڑ مارا

وہ اب بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

احتسام ایک گھٹنا زمین پر ٹیکتے ہوئے اسے کے قریب بیٹھا

میں تمہارے معاملے میں بے حد پوزیسو ہوں کوشش کرنا مجھے دوبارہ غصہ مت دلانا میرا غصہ تم سے برداشت نہیں ہوگا

اس کے گال پر نرمی سے ہاتھ رکھے وہ ٹھنڈے لہجے میں اسے جو کچھ سمجھا رہا تھا اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے وہ بچی نا تھی جو اس کے انداز اور بات کو نا سمجھتی

اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ پیچھے کھسکی احتسام اسے خود سے ڈرتا دیکھ کر اٹھ گیا

وہاں سے باہر نکلنے سے پہلے مڑ کر اسے ابرو کے اشارے سے وارننگ دینا نا بھولا

زارا وہیں بیٹھے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

دسمبر کے مہینے کی بارش نے سردی کے زور کو بڑھادیا تھا کھانا کھانے کے بعد برتنوں کو سنک میں چھوڑتی وہ بستر میں گھس گئی زوہان نے زخمی ہاتھ سے کام کرنے پر اس کی پٹی چینج کرتے ھوئے اچھی خاصی ڈانٹ پلائی تھی سردی میں برتن دھونے کا اس کا دل بھی نہیں چاہ رہا تھا اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں اس لئے بنا اصرار کیے برتن وہیں چھوڑ آئی تھی

زوہان ہلکی پھلکی ٹی شرٹ میں ہال میں ٹی وی دیکھتے ھوئے سردی کے احساس سے لاپرواہ بیٹھا تھا

بستر برف بنا ھوا تھا اس نے ٹانگیں موڑ کر کانپتے ھوئے زوہان کے بارے میں سوچا

صبح سے زوہان کی سنجیدگی اسے حیرت میں مبتلا کر رہی تھی

شاید اس کی کوئی بات ناگواری گزری ھو سوچ کے تانے بانے بنتے ھوئے وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی مگر ٹھنڈے پاؤں اور ٹھنڈا بستر گرم ھونے کا نام نہیں لے رہے تھے سردی کم ھوتی تو نیند آتی

تب ہی لائیٹ آف کرتے ھوئے زوہان اپنے بستر میں آکر لیٹ گیا موبائل چلاتے ھوئے اس نے موبائل کی روشنی کا رخ اس کے چہرے کی طرف کیا

تم سوئی نہیں ابھی تک

اسے جاگتا دیکھ کر زوہان نے حیرت سے پوچھا کیونکہ اسے کمرے میں آئے کافی وقت ھو چکا تھا

نن نہیں سردی ہے نا شاید اس لئے

لائٹ منہ پر پڑنے پر اس نے گھبرا کر کہا

زوہان نے موبائل کی ٹارچ بجھا کر موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کی کمبل ہٹا کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا

بیا اس اچانک افتاد پر چیخ کر رہے گئ

اسے بانہوں میں بھرے اپنی کمبل اس پر درست کرتے ھوئے زوہان نے
اس کے چیخنے پر کوئی دھیان نہیں دیا
چپ چاپ سو جاؤاب سردی نہیں لگے گی
اسے مزید خود میں بھینچتے ھوئے زوہان نے گھمبیر آواز میں سرگوشی کی
بیااس کے سینے میں منہ چھپائے اس کی دھڑکن کی سرگوشیاں سنتے جانے
کب نیند کے آغوش میں چلی گئی
زوہان کے لئے یہ رات سب سے حسین رات تھی جب اس کی محبت اس کی
پناہوں میں محفوظ تھی

♥♥♥♥

لہنگا بیڈ پر پھیلائے گھونگھٹ نکالے زرواس کا انتظار کر رہی تھی

رخصتی کے وقت زارا اور خالہ امی اس کے گلے لگ کر کتنا روئی تھیں مگر زروا ساکت تھی شاید اس کے آنسوں ختم ھو چکے تھے

ابتسام اسے اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھ کر بے حد حیران ھوا اسے توقع نہیں تھی کہ وہ روایتی دلہنوں کی طرح انتظار میں بیٹھی ھو گی وہ اس کا جارحانہ روپ تصور میں سجائے آیا تھا

کرتے کے بٹن کھول کر ریلیکس ھوتے ھوئے گہری سانس بھرتا وہ اس کے پاس آ بیٹھا

زروا کا ہاتھ پکڑنے پر بھی اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا

میں آپ کو کچھ دینا چاہتی ھوں

ابتسام اس کا گھونگھٹ ہٹا کر دیوانہ وار اس کا روپ دیکھ رہا تھا جب وہ دھیرے سے پلکیں اٹھاتی اس کی آنکھوں میں جھانکتی ھوئی بولی

اس کے بولنے پر لبوں کو چومتے نتھ کے موتی ہلنے لگے

ابتسام کو ان موتیوں سے سخت جلن ھوئی

زروا نے پرس کھول کر اس میں سے رپورٹ نکال کر ابتسام کے سامنے رکھی

یہ کیا ہے؟

ایک نظر رپورٹ دیکھ کر ابتسام نے حیرت سے پوچھا

میں پریگننٹ ھوں میرے پیٹ میں چار مہینے کا بچہ کا ہے

زروا پر سکون سی اس کے اڑتے رنگ کو دیکھ رہی تھی

ابتسام نے جھپٹ کر رپورٹ اٹھائی یہ جھوٹ ہے امی خود سارے ٹیسٹ کروا کر آئی تھیں تمہارے انھوں نے ایسا کچھ نہیں بتایا

ابتسام نے رپورٹ اس کے سامنے پھینکی

یہ رپورٹ لیب سے لانے کے بعد میں نے نکال لی تھی ڈاکٹر نے میری پریگننینسی رپورٹ دیکھی ہی نہیں ساری رپورٹس کلیئر ھونے کی وجہ سے اس نے مجھے نفسیاتی ماہرین کو دکھانے کا مشورہ دیا تھا

ابتسام کا پیلا پڑتا چہرہ اسے مزا دے گیا

میں جا کر گھر والوں کو صبح یہ رپورٹ دکھادوں گی بس اس کے باپ کا نام نہیں بتاؤں گی تم خود ہی گھر والوں کو تاویلیں دیتے رہنا

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی

ابتسام نے اس کو بازوؤں سے پکڑتے ھوئے کہا

میں ایسا ہی کروں گی مسٹر ابتسام

اگر تم چاہتے ھو کہ میں یہ بات گھر والوں کو نا بتاؤں تو میرے ساتھ چل کر ابارشن کرواؤ میرا

وہ نفرت سے اس کے تنے نقوش دیکھتے ھوئے بولی

خبردار تم نے میرے بچے کو نقصان پہنچایا تو

ابتسام کو اس کی بات سن کر چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا

یہ حرام کا بچہ میں ہرگز پیدا نہیں کروں گی سنا تم نے

وہ اس کے ہاتھ اپنے بازوؤں سے ہٹاتے ھوئے چیخ گئی

صبح زوہان کی آنکھ کھلی تو اپنی بانہوں میں سمٹی بیا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آگئی

بال چہرے سے ہٹا کر اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

وہ کسمسا کر دوبارہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

زوہان نے اس کی کمر کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے اسے خود سے قریب تر کر لیا اس کی مدھم سانسوں کی تپش زوہان کی گردن پر پڑتی اسے پر سکون کر رہی تھی

اٹھ جاؤ لٹل گرل صبح ہو گئی ہے سکول بھی جانا ہے

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنے لب اس کے کان کی لو پر رکھے

پھر آہستہ آہستہ اس کی گردن تک آتے وہ اس کی خوشبو میں مدھوش سا ہو گیا

بیا اس کے حرکت کرتے لبوں کی بے باکیاں محسوس کرتی جھٹکے سے اس کا حصار توڑ کر دور ھوئی

زوہان اپنی بے اختیاری پر خفت زدہ ھو گیا

تمہارا بیگ اور ڈاکیومنٹس لے آیا تھا کل شام کو تمہاری بہن نے تمہارا سامان بھی پیک کر کے دے دیا تھا چیک کر لینا جو سامان مسنگ ھو میں سکول سے واپسی پر تمہیں بازار لے جاؤں گا

مم میں دیکھتی ھوں

وہ اب تک خود کو سنبھال نہیں پائی تھی اس لئے گھبرائی ھوئی سی بستر سے اتر کر دوپٹہ درست کرتی پاؤں میں چپل اڑس کر دوسرے روم میں چلی گئی

سامان والا بیگ چیک کرتے ھوئے اسے اپنی بہنوں پر پیار آیا جنھوں نے تمام ضرورت کی چیزیں پیک کر دی تھیں پتا نہیں کب دوبارہ ان سے ملاقات ھو پائے گی

یونیفارم استری کرتے ھوئے وہ مسلسل گھر والوں کو سوچ رہی تھی

جب تک وہ تیار ھو کر باہر آئی زوہان ناشتہ بنا چکا تھا ابلے ہوئے انڈے اور دودھ کا ناشتہ کرنے کے بعد بیگ اٹھاتی وہ جانے کو تیار تھی زوہان نے نیلے ٹراؤزر اور گرے شرٹ پر نیلی جیکٹ پہنے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے ھوئے گاڑی کی چابی اٹھاتا اسے باہر آنے کا اشارہ کیا

اسے سکول کے سامنے ڈراپ کرتے ھوئے اس کے ہاتھ میں ہزار ہزار کے کئی نوٹ پکڑا گیا

مجھے نہیں چاہیئے پیسے ضرورت ہی نہیں پڑتی پیسوں کی

رکھ لو کینٹین میں سے کچھ لے کر کھا لینا ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا

پیسے اس کے بیگ کی زپ میں رکھ کر زپ بند کر کے اس کا چہرہ تھام کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے

وہ خجل سی ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر کوئی متوجہ نہیں تھا

ٹھیک ہے میں چلتی ھوں

وہ بیگ پکڑتی نیچے اتر کر گیٹ پار کرتی اس کی نظروں سے اوجھل ھوئی تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی

اس کے ڈاکیومنٹس میں پہلے ہی سکول کا ایڈریس یاد کر چکا تھا

چینج کر کے منہ ہاتھ دھو کر زرواتولیے سے چہرہ صاف کرتے ھوئے واپس آئی تو اسے وہیں اسی پوزیشن میں بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر اس کے چہرے پر مضحکہ خیز مسکراہٹ آگئی

کیا ھوا ابھی تک یقین نہیں آرہا

انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا

میں کیسے یقین کرلوں اگر تم پریگننٹ تھی تو اتنا انتظار کیوں کیا پہلے بتادیتی

وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے مقابل کھڑا اسے چیلنج کرتی نظروں سے دیکھنے لگا

تو نا کرو یقین جب ابارشن کروانے جائیں گے تو پہلے ٹیسٹ کروا کر تسلی کروا لینا

وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولی

تم آخر کس مٹی کی بنی ھو اپنے ہی بچے کو مارنے کی بات کتنی آسانی سے کر لیتی ھو

اس کے ہاتھوں سے تولیہ چھین کر صوفے پر پھینکتے ہوئے اسے بازوؤں سے پکڑا کر جھنجوڑا

چھوڑیں مجھے ہاتھ مت لگائیں

اس کے ہاتھ اپنے بازوؤں سے کر دور ھوئی

کیوں نا لگاؤں ہاتھ خود یہ حق دیا ہے تم مجھے

اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے اس کا دوپٹہ اتار کر دور پھینکا

دوبارہ اس کا وہی جارحانہ روپ دیکھ کر وہ پیچھے ہٹتی بیڈ کے بیک کراؤن سے جا لگی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مم مجھے کچھ مت کہو پلیز اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ھوئے اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا روتے ھوئے اس نے زور سے ہچکی لی اور سائیڈ پر گرتی ہوش و خرد سے بیگانا ھو گئی

اس کی حالت دیکھ کر ابتسام شاک کی کیفیت میں کھڑا تھا اس کے پاؤں جیسے زمین نے جکڑ لئے تھے

کیا کر گیا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ جو اندر سے اتنا ٹوٹ پھوٹ چکی تھی اتنا کمزور ھو گئی تھی اس کی قربت کے خیال سے اس قدر سہم گئی تھی

وہ بالوں میں ہاتھ پھنساتا سر پکڑے بیٹھا تھا

جب کافی دیر تک وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑی رہی تو ابتسام نے اسے گود میں اٹھاتے ھوئے سیدھا کر کے سلایا اس پر کمبل درست کرتے ھوئے اس کے بالوں کو سہلایا

ایم سوری میری جان میرا وعدہ ہے تمہیں اس کیفیت سے نکال لاؤں گا اپنی محبت کے مرہم سے تمہارے سارے زخم بھر دوں گا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے ماتھے

پر شدت سے لب رکھ دیئے

زروا کے بے سدھ وجود کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کے گرد تحفظ بھرا گھیرا

بنا گیا

♥♥♥♥

تمہارے گال پر کیا ہوا؟

ندرت بیگم نے اس کا سرخ سوجا ہوا گال ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنے سامنے

کرتے ہوئے پوچھا

خالہ امی احتسام بھائی نے اتنے زور سے تھپڑ مارا

منہ بسورتے ہوئے زارا نے فٹ سے شکایت لگائی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ندرت بیگم صدمے سے گنگ ہو گئیں جس بھانجی کو انہوں نے کبھی ڈانٹا تک نہیں تھا کوئی کیسے اس پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا

زرا فون پکڑا مجھے میں پوچھتی ہوں اس سے کیسے اس نے ہاتھ لگایا تجھے نالائق بے غیرت لڑکی پہ ہاتھ اٹھاتے شرم نہیں آئی اس کو

ندرت بیگم کا غصہ پل میں آسمان کو چھونے لگا

زارا نے وقت کا احساس کیے بغیر فوراً کال ملا کر انہیں فون پکڑا کر ان کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی

لاوارث سمجھا ہے کیا جب دل چاہا ہاتھ اٹھا لیا اب پتا چلے گا

زارا دل ہی دل میں اس کی متوقع بے عزتی پر خوش ہو رہی تھی

اٹھا نہیں رہا لگتا ہے سو گیا

ندرت بیگم نے فون کان سے ہٹایا

زارا مایوس ہوتی اٹھ کر بستر سیٹ کرنے لگی جب ندرت بیگم کے فون پر احتشام کی کال آنے لگی

زارا نے سب چھوڑ چھاڑ کر کال اٹینڈ کر کے فون ندرت بیگم کو پکڑا یا

احتسام کے سلام کے جواب میں انہوں نے اس کو رگید کر رکھ دیا

احتسام ہکا بکا ان کی ڈانٹ سن رہا تھا جو اتنی بھری بیٹھی تھیں کہ اس کے سلام کا جواب تک نہیں دیا

اف کتنا بے وقوف عقل سے پیدل لڑکی ہے

احتسام منہ پر شرمندگی سے ہاتھ پھیرتا اس کی بے وقوفی پر سخت شرمندہ ھوا

امی اس سے بھی پوچھ لیں محترمہ نے کیا کارنامہ کیا ہے

ندرت بیگم تھوڑی دیر کو سانس لینے رکیں تو اس کو بولنے کا موقع ملا

کیوں ایسا کیا کر دیا تھا اس نے

انہوں نے شکبھری نظروں سے زارا کو گھورا

میں نے کچھ نہیں کیا شہیر بھائی نے مجھے گرنے سے بچایا تو احتسام بھائی کو غصہ آگیا مجھے بول رہے تھے انہیں بھائی بھی نا بولوں اور ان کی ہر بات مانا کروں

زارا اتر تڑ بنا سوچے سمجھے بولتی گئی

ندرت بیگم کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لیں انہوں نے جلدی سے کال کاٹ کر اس کے منہ پر ہات رکھا

خدا کو مانو لڑکی کس قدر احمق ھو تم زرا جو عقل چھو کر گزری ھو

ندرت بیگم کو پوری بات سمجھ آگئی تھی اب وہ احتسام سے شرمندہ تھیں یقیناً سب سن کر وہ بھی اپنے بال نوچ رہا ھو گا

احتسام نے موبائل بیڈ پر پھینک کر سر پکڑ لیا

وہ اس قدر بے وقوف ھو گی اسے اندازہ نہیں تھا

اس کی کلاس فیلوز اس کے ارد گرد کھڑی اشتیاق سے اس کی مہندی دیکھ رہی تھیں کچھ کان میں پھسپھسا کا شادی شدہ لائف کے بارے میں پوچھ رہی تھیں پہلے پیریڈ کی بیل ہونے پر سب اپنی اپنی جگہ پر چلی گئیں

پہلا پیریڈ سر علوی کا تھا جو اسلامیات پڑھاتے تھے

انہوں نے آتے ہی حاضری لگانا شروع کی اس کا نام آتے ہی انہوں نے چشمے کی اوٹ سے اسے گھورا

کہاں تھی اتنے دن غیر حاضر رہی جب پڑھنے والے بچے چھٹی کریں تو مجھے بہت غصہ آتا ہے

سر ابیہا کی شادی ہو گئی ہے اس لئے چھٹیاں کیں

پہلے رو میں بیٹھی اقراء نے پر جوش انداز میں بتایا

واٹ اتنی سی عمر میں شادی کر دی اس کے گھر والوں نے

انہوں نے چشمہ اتار کر مزید غور سے اسے دیکھا

مہندی رچے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے وہ سخت شرمندہ لگ رہی تھی

انہوں نے مزید کوئی سوال کیے بغیر کلاس شروع کر دی

پیریڈ اینڈ ہونے پر بیا کو اپنے آفس میں آنے کا کہہ کر چلے گئے

جاؤ کچھ نہیں کہیں گے انچارج بھی تو ہیں اس لئے بغیر اطلاع کے چھٹیاں کرنے پر تھوڑا ڈانٹ دیں شاید

تہمینہ نے اسے ڈرتے دیکھ کر اس کو تسلی دی

مے آئی کم ان سر

بیا نے کھلے دروازے پر دستک دے کر پوچھا

ارے ابیہا آؤ بھئی

سر علوی کا خوشگوار لہجہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی

بھئی اب تو شادی شدہ ہو عزت تو بنتی ہے آخر کو تجربے میں بھی باقی لڑکیوں سے آگے ہو گئی ہو نا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر علوی کی باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر گئیں

جی سر؟

اوہو پریشان کیوں ہوتی ہو میں تو جاننا چاہ رہا تھا کیسا رہا پھر شادی شدہ زندگی کا تجربہ سب ٹھیک ٹھاک ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا

انہوں نے مسکراتے ہوئے چیئر مزید درمیان میں رکھی میز کے قریب کھسکا کر فاصلہ ختم کرنے کی کوشش کی

علوی صاحب نائنتھ کلاس کا رجسٹر آپ کے پاس ہے

سر شہباز کے آنے پر سر علوی کی مسکراہٹ غائب ہو گئی بیانے بھی مڑ کر انہیں دیکھا

ارے ایہاز و لفقار آئی ہیں کیسی ہو بیٹا کافی چھٹیاں کیں

سر شہباز نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

شہباز صاحب ان کی شادی ہو گئی ہے شادی کی مصروفیت کی وجہ سے چھٹیاں کیں

اس کے بجائے سر علوی نے سنجیدگی سے جواب دیا

سر شہباز اثبات میں سر ہلاتے رجسٹر کی طرف متوجہ ھو گئے تو سر علوی نے اسے جانے کا اشارہ کیا

وہ ان کی باتوں پر الجھتی کلاس روم کی طرف بڑھ گئی

♥♥♥♥

♥♥♥♥

سی گرین میکسی کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ھوئے اسے شدید حیرت ھو رہی تھی آخر فاکہہ کی پسند اتنی بولڈ کب سے ھو گئی بیک گلا اتنا گہرا اگر بیک سائیڈ پر لگی ڈوریاں زرا سی ڈھیلی ھوتیں تو کمر نظر آنا تو لازمی ہے

وہ میکسی وہیں بیڈ پر پھینکتی کوئی اور ڈریس نکالنے کا سوچ رہی تھی جب شور مچاتی فاکہہ نے پیچھے سے آکر اسے گلے لگایا

بھابھی جلدی سے تیار ھو جائیں زارا اور بڑی امی تو ناشتہ بھی لے آئی ہیں

اس ڈھیلے ڈھالے نائٹ سوٹ میں دیکھ کر فاکہہ نے جلدی جلدی کا شور مچایا

کیونکہ اسے بہت بھوک لگی تھی اور زرواور ابتسام کے ڈائننگ ٹیبل پر آنے

سے پہلے وہ کھانا شروع نہیں کرنا چاہتے تھے

میں آپ کے کپڑے نکال رہی ھوں آپ بس بھائی کے نہا کر نکلنے کے بعد

جلدی سے فریش ھو کر کپڑے چینج کر لیں ناشتے کے بعد میں آپ کا اچھا سا

میک اپ کر دوں گی

فاکہہ بات سنو

وہ اپنی بات ختم کر کے جانے لگی تو زروا نے ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا

یہ ولیمے کا ڈریس بہت بولڈ ہے میں کیسے پہنوں

اس کے سامنے میکسی کی بیک سائیڈ کرتے ھوئے زروا نے اپنی پریشانی بتائی

ایم سوری بھابھی مجھے کوئی ڈریس پسند ہی نہیں آرہا تھا یہ دیکھ کر ایک نظر میں

ہی مجھے اتنا پسند آیا کہ میں نے فوراً لے لیا آپ پریشان نا ھوں ویسے بھی

سردیاں ہیں آپ کی بری میں ویلویٹ کی میرون شال ہے میں اچھے سے کور کردوں گی اوکے؟

وہ زروا کی پریشانی کا حل چٹکیوں میں نکالتی اس کا گال تھپتھپا کر باہر نکل گئی

زروا بال کھول کر برش کرتے ہوئے کل رات کا سوچ رہی تھی ابتسام کے ڈر سے بے ہوش ہونے کے بعد جب دوبارہ ہوش آیا تو کس طرح اسے سینے سے

لگائے پریشان تھا اسے ہوش میں آتا دیکھ کر اسے پانی پلا کر دوبارہ سینے سے لگائے لیٹا رہا کتنی پرسکون تھی وہ اس کی بانہوں میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی بانہوں میں اتنا سکون ملے گا اس سے شدید نفرت کا دعویٰ اس پل ناجانے کہاں جا سویا تھا

اپنی سوچوں میں گم زروا کو احساس ہی نہیں ہوا وہ کب اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا شیشے میں اس کے عکس پر نظر پڑتے ہی وہ گڑبڑا کر پیچھے ہوتی اس کے شرٹ لیس سینے سے ٹکرا گئی ابتسام نے اسے تھام کر مزید اپنے گھیرے میں قید کیا

اس کے سینے کے گیلے بالوں کی ٹھنڈک زروا کو اپنی پیٹھ میں گھستی محسوس ھوئی تھی

ابتسام اس کے کھلے بالوں کو ایک کندھے پر ڈالتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا

زروا کانپ کر رہے گئی مگر وہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی ابتسام اس کی گردن پر جا بجا نشان چھوڑتا اسے بے بس کر گیا وہ مکمل ابتسام کی بانہوں کے سہارے کھڑی تھی

دروازے پر ھوتی دستک پر ابتسام ہوش میں آتے ہی اس سے دور ھوا اس کی گردن پر نظر آتے نشانوں پر بال اس کی پیٹھ پر بکھیر دیے

اجازت ملتے ہی زارا بے چینی سے اندر آتی زروا کے گلے لگ گئی

اس سے ملنے کے بعد ابتسام کو سلام کیا

ایک رات میں اتنی اداس ھو گئی تھی اپنی بہن

کے لئے کہ سامنے کھڑا اچھے فٹ کا بندہ تمہیں نظر نہیں آیا

اس کے سر پر ہاتھ کا دباؤ دیتے ھوئے ابتسام نے مسکرا کر کہا

سوری بھائی آپی کے بغیر واقعی ایک دن میں پورا گھر سونا ھو گیا ہے

زارا نے محبت پاش نظروں سے زروا کو دیکھا

زروا کے چہرے کا رنگ ابھی تک بحال نہیں ھوا ابتسام مسکراہٹ لبوں میں

دبائے اس کی حالت سے لطف اندوز ھو رہا تھا

آپی آپ جلدی سے چینج کر کے آجائیں میں اور فا کہہ مل کر ناشتہ لگاتی ہیں

جب تک

اسے گال پر پیار کرتے ھوئے زارا باہر چلی گئ

ابتسام کو دوبارہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ واشروم کا رخ کرتی تیزی سے

دروازہ بند کر گئ

ابتسام کو اس کے نارمل رویے کی امید نہیں تھی اس لئے حیران ھونے کے

ساتھ ساتھ خوش بھی تھا

ابھا چلو کینٹین چل کر کچھ کھاتے ہیں

تہمینہ اس کا بازو پکڑ کر اسے زبردستی اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جو اتنے دنوں کی غیر حاضری کا نقصان پورا کرنے کے لئے نوٹس کاپی کرنے میں مگن تھی

نہیں یار میرا بلکل موڈ نہیں ہے تم نوشین کے ساتھ چلی جاؤ

اس نے پیچھے بیٹھی نوشین کی طرف پین سے اشارہ کیا

صاف صاف کیوں نہیں کہتی ٹریٹ دینے کے ڈر سے نہیں جا رہی

نوشین نے آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے کہا

ارے نہیں ایسی کوئی بھی بات نہیں تم لوگ جو چاہے جا کر لے لو پیسے مجھ سے لے جاؤ

اس نے بیگ کی زپ سے سارے پیسے نکال کر تہمینہ کی ہتھیلی پر رکھے

پاگل ھو تم اتنے سارے پیسے نکال کر دے دیے یہ پاؤچ میں ڈالو اور تم بھی ساتھ چلو ایسی ٹریٹ ہمیں نہیں چاہیئے فقیر سمجھا ہے کیا

تہمینہ تو ہتھے سے اکھڑ گئی

سوری سوری پلیز ناراض نا ھو میں چلتی ھوں

بیا سب کچھ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ھوئی

تو چلو پھر

نوشین اور تہمینہ آرڈر دے کر اس کے ساتھ قدرے کونے والی ٹیبل کی طرف آ گئیں

اب بتاؤ محترمہ دلہا بھائی کیسے ہیں ہینڈ سم ہیں؟

اچھے ہیں بہت خیال رکھتے ہیں

نوشین کے پوچھنے پر اس نے سادگی سے جواب دیا

اور بھی کچھ بتاؤ

تہمینہ آگے ھوتی رازداری سے بولی

اور کیا بتاؤں؟

اسے حقیقتاً کچھ سمجھ نہیں آئی

بدھو دلہا بھائی کس انداز میں پیار جتاتے ہیں وہ سب

نوشین نے اس کے ماتھے کو دو انگلیوں سے ٹچ کرتے ھوئے کہا

اس کی بات سن کر بیا کے گال تمتما گئے اس کا لمس اپنی گردن اور گالوں پر محسوس ھوا

اوہو بلش کر رہی ہیں دلہن صاحبہ

ان کو اب تک کی ساری باتیں بتاتے ھوئے وہ بس شادی کن حالات میں ھوئی وہ بات گول کر گئی

کیا مطلب کچھ بھی نہیں ھوا وہ تجھ سے پیار نہیں کرتے کیا

نوشین تو شاک میں تھی

پیار کرتے تو ہیں

وہ ان کے انداز پر الجھ رہی تھی

پاگل پیار کرتے تو بیوی کا حق دیتے تمہیں تو لپ کس

بیانے جلدی سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا

چپ کرو کیا بولے جارہی ہو

ارے صیح تو بول رہی ہے تمہیں عقل ہی نہیں تم نے خود بتایا کتنی لڑکیاں

اس کے پیچھے پاگل ہیں اگر اسی طرح رہا تو تمہارا شوہر تمہارے ہاتھوں سے

نکل جائے گا

تہمینہ بڑی بوڑھیوں کی طرح سمجھا رہی تھی

ویٹر کے آنے پر تھوڑی دیر چپ ہوئی پھر دوبارہ شروع ہوگئی سموسے کھانے

کے ساتھ ساتھ وہ اسے ٹپس بھی دیتی رہی

چھٹی کے وقت تہمینہ نے زبردستی اس کے ہاتھ میں اپنی پنک لپ سٹک

تھمائی اس کے بیگ میں ہمیشہ تھوڑا بہت میک اپ کا سامان رہتا تھا

کان میں سرگوشی کرتی نوشین نے بھی ایک دو ٹپس اسے ازبر کرادیں

گیٹ سے باہر آکر اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے زوہان کو دیکھا

گیٹ سے کچھ دور گاڑی سے ٹیک لگائے وہ فون پر کسی سے بات کرتا نظر آیا

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ اس تک پہنچی جو اسے قریب آتا دیکھ کر فون بند کر گیا

♥♥♥♥

فاکہہ شادی کے بعد سب لڑکیاں ایسے چینج ہو جاتی ہیں

شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑی زارا نے چائے بناتی فاکہہ سے پوچھا

کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو؟

جب میں صبح زروا آپی سے ملنے گئی تو ان کے گال اتنے پیارے گلابی ہو رہے تھے میں نے تو پہلی بار ان کا یہ روپ دیکھا اتنی پیاری لگ رہی تھیں اور شادی سے پہلے کیسے ابتسام بھائی کے سامنے دوپٹہ بھی نہیں سر سے اتارتی تھیں اب بال کھول کر ان کے سامنے کھڑی تھیں

زارا مفکروں کے سے انداز سے اپنا موقف سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

کچن میں داخل ھوتے احتسام تک اس کے الفاظ پوری پوری رسائی پا چکے تھے

ایک لمبی ٹھنڈی سانس بھرتے ھوئے اس نے نفی میں سر ہلا یا

اس کی بے وقوفی پر عش عش کرتی فا کہہ نے احتسام کو دیکھ کر کچھ کہنے کا ارادہ

ملتوی کیا اور چائے کپوں میں ڈالنے لگی

پاس سے گزرتے ھوئے احتسام نے جان بوجھ کر زارا کے ہاتھ کو چھوا

مم میں باہر جا رہی ھوں تم چائے لے کر آ جانا

زارا اس کی حرکت پر گڑ بڑا کر باہر بھاگی

احتسام کے لبوں پر جان دار مسکراہٹ آئی تھی

یعنی محترمہ کی نسوانی حس کافی تیز ہے

اپنا چائے کا کپ اٹھا کر وہ بھی باہر نکل گیا

فا کہہ بسکٹس ڈبوں سے نکال کر پلیٹ میں سجانے میں مگن تھی

گھر لاتے ہوئے زوہان نے اسے کافی پلائی اس کا دل آئس کریم کھانے کا تھا

مگر زوہان سردی کی وجہ سے اس کی فرمائش ٹال گیا

وہ منہ بسورے تہمینہ اور نوشین کی باتوں کو سنجیدگی سے سوچ رہی تھی یعنی

زوہان مجھ سے پیار نہیں کرتے تو پھر زبردستی شادی کا کیا مقصد تھی الجھی ڈور

کا یہ سرا اس کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا

لپ سٹک کو ہونٹوں پر رگڑتے ہوئے اس نے گلابی لبوں کو مزید گلابی کیا

گیلے بالوں کو جھٹک کر برش کیا سائیڈ بریڈ بنا کر باقی بالوں کو کھلا چھوڑ دیا

دوپٹے کو سینے پر پھیلا کر اپنا مکمل جائزہ لیا

اس کے سامنے زیادہ تمبو لپیٹ کر گھومنے کی ضرورت نہیں

تہمینہ کی بات ذہن میں آتے ہی

اس نے دوپٹہ دوبارہ اتار کر ایک کندھے پر ڈالا

اب کمرے سے باہر جاتے ہوئے اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے

زوہان ہال میں ٹی وی لگائے میچ دیکھ رہا تھا

میسج ٹیون سن کر اس نے مڑ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا زوہان کا قیمتی موبائل فون دیکھا

نائلہ اور مصطفیٰ کا موبائل وہ اکثر لے کر استعمال کر لیتی تھی مگر یہ موبائل ان سے کافی مختلف اور خوبصورت تھا

دوبارہ میسج ٹیون ہونے پر اس نے موبائل زوہان کو دینے کا سوچتے ہوئے اٹھا لیا

موبائل پر کوئی سیکیورٹی کوڈ نہیں تھا اس نے تجسس سے واٹس ایپ کھول کر میسج چیک کیا

منزہ نام کی لڑکی کے نمبر سے تصویریں آئی تھیں

کانپتے ہاتھوں سے تصویریں کھولتے ہوئے اسے زوہان کے آجانے کا ڈر بھی تھا

تصویریں دیکھ کر پل میں اس کی رنگت سفید پڑ گئی

یہ تصویریں کسی کلب میں لی گئی تھیں مدھم روشنی کے باوجود تصویروں کا رزلٹ بلکل صاف تھا

زوہان کی گود میں بے تکلفی سے بیٹھی لڑکی کی مختلف زاویوں سے تصویریں لی گئیں تھیں

اس کے بالوں سے پکڑ کر کس کرتے زوہان کو دیکھ کر بیا کے ہاتھ سے موبائل گر گیا

موبائل وہیں چھوڑ کر منہ پر ہاتھ رکھے وہ بھاگتی ہوئی دوسرے کمرے میں جا کر بند ہو گئی زوردار دھماکے سے دروازہ بند کرتے ہوئی ہاتھوں میں منہ چھپائے وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی

♥♥♥♥

♥♥♥♥

بیاآر یواوکے ؟

ایہاکے زوردار طریقے سے دروازہ بند کرنے پر اسے کسی گڑبڑ کا احساس ھوا

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں یہاں سے

ایہانے بھیگے لہجے میں چلا کر کہا

لیکن ھوا کیا اس طرح سے ری ایکٹ کیوں کر رہی ھو

دروازے کے پار کھڑے زوہان کو اس کا بھیگا لہجہ بے چین کر گیا

آپ اگر ایک سیکنڈ میں یہاں سے نہیں ہٹے تو میں اپنی جان لے لوں گی سمجھے آپ

اس کی دھمکی سن کر زوہان کا دستک کے لئے اٹھا ہاتھ ہوا میں معلق ھو گیا

شکستہ قدموں سے چلتا ھوا وہ ہال میں پڑے صوفے پر ڈھے گیا

کتنی ہی دیر ایک پوزیشن میں بیٹھا رہا جب اسے موبائل فون کی رنگ ٹون سنائی دی

کمرے کے وسط میں اوندھا پڑا موبائل اٹھاتے ھوئے اسے شک گزرا کہ

موبائل فون ابیہا نے یوز کیا تھا

سب سے پہلے سکرین آن

ھونے پر جو تصویر اس کے سامنے آئی ساری بات اسے سمجھا گئی تھی ایک

ایک کر کے ساری تصویریں دیکھتے ھوئے اس کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا

کہاں ھو تم؟

کال بیک کر کے منزہ کے ہیلو کے جواب میں اس نے

بمشکل غصہ کنڑول کرتے ھوئے آواز کو دھیما رکھ کر پوچھا

تصویریں پسند آئیں تمہیں؟

منزہ نے بھی اس کا سوال نظر انداز کر دیا

یہ گھٹیا تصویریں فوراً ڈیلیٹ کرو اور دوبارہ ایسی گھٹیا حرکت کا سوچا بھی تو

تمہاری جان لے لوں گا

میں یہ تصویریں تمہارے باپ کو دیکھاؤں گی اگر تم نے مجھ سے بریک اپ کی کوشش کی تو

انہیں بتاؤں گی تم نے مجھے چیٹ کیا اب مجھ سے شادی نہیں کر رہے

میں شادی کر چکا ھوں تمہارا جو دل میں آئے کرو مگر کوشش کرنا آئندہ

تمہارا مجھ سے آمنا سامنا نہ ھو ورنہ میں خود نہیں جانتا میں کیا کر گزروں گا

زوہان نے بنا اس کی اگلی بات سنے کال کاٹ دی

اب بیا کی فکر اسے ستا رہی تھی نا جانے اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ھو گی

پہلے بھی اس کے سامنے کوئی اچھا میج نہیں بنا تھا اس کا

سوچتے سوچتے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا وہ تو دروازہ بند کر کے بیٹھ گئی تھی اس

کی کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی

♥♥♥♥

تم ہیل نہیں پہنو گی

صوفے پر بیٹھی جوتے پہنتی زروا کے ہاتھ سے ابتسام نے جوتے چھین لئے

یہ کیا کر رہے ھو؟

زروا نے حیرت سے اسے دیکھا

کھسہ پہن لو ہیل ٹھیک نہیں ہے تمہارے لئے

یہ گولڈن کھسہ ہے سی گرین کے ساتھ میچ نہیں کرے گا

جھک کر گولڈن کھسہ پہناتے ابتسام کے آگے سے اپنے پیر ہٹاتے ھوئے

زروا نے بے چارگی سے کہا

میں فاکہہ سے پوچھ لیتا ھوں میچنگ جوتا

اچھا وہ سلور کھسہ پہن لیتی ھوں ابھی پارلر والی لڑکی مجھے تیار کر کے اس کے

پاس گئی ہے وہ لیٹ ھو جائے گی

زروا نے شو ریک میں رکھے سلور کھسے کی طرف اشارہ کیا تو وہ اس کا بتایا گیا

کھسہ اٹھا کر ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے اس کے سامنے بیٹھا

میں پہن لوں گی

زروا کو شرمندگی ھوئی

کوئی ضرورت نہیں جھکنے کی سیدھی بیٹھی رہو

اس کا کئیر نگ انداز دیکھ کر زروا کی دھڑکن تیز ھو گئی

ہال میں بھی وہ اس کا مکمل دھیان رکھے ھوئے تھا سب کے سامنے کمر سے پکڑ کر اسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد کی اسے اپنی نگرانی میں کھانا کھلایا ندرت بیگم تو دیکھ دیکھ کر نہال ھو رہی تھیں جبکہ ہاجرہ بیگم ابتسام کو کڑی نگاہوں سے گھور رہی تھیں

♥♥♥♥

تمہیں کیا ھوا ہے یہاں منہ لٹکائے کیوں کھڑی ھو

زارا کو الگ تھلگ کھڑے دیکھ کر احتشام نے پوچھا

میں آپ سے ناراض ھوں تو اپنی پرابلم آپ کو کیوں بتاؤں

زارا نے اس کی طرف سے اپنا رخ موڑتے ھوئے منہ بسور کر کہا

احتسام اس کے کیوٹ انداز پر بے اختیار مسکرا دیا

چلو پھر جلدی سے بتاؤ یہ ناراضگی کیسے دور ھوگی

وہ اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف موڑتے ھوئے بولا

آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا میں بھی تھپڑ مار کر حساب برابر کروں گی

زارا نے آنکھیں چھوٹی کرتے ھوئے اس کے چہرے کو گھورا

لو گال حاضر ہے کر لو بدلہ پورا

احتسام نے جھک کر اپنا گال اس کے سامنے کیا

زارا تھوڑی دیر اسے دیکھنے کے بعد دو قدم پیچھے ھوگئ

مجھے نہیں مارنا آپ کو

تو پھر تمہاری ناراضگی دور کیسے ھوگی

احتسام پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنساتے ھوئے بولا

Zubi Novels Zone

بس ہو گئی دور ناراضگی

زارا نے جان چھڑائی

اب اپنا مسئلہ بتاؤ

احتسام دوبارہ اصل بات کی طرف آیا

آپ رہنے دیں اپنے بھائی کی سائیڈ لیں گے فائدہ بتانے کا

وہ کہہ کر آگے بڑھنے لگی تو احتسام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

تم بات بتاؤ آئی پرامس پوری ایمانداری سے فیصلہ کروں گا

آپ کے بھائی نے میری بہن کو مارا اب سے میں انہیں بھائی بھی نہیں بولوں گی

زارا کا گلا رندھ گیا

واٹ بھائی نے ایسا کیا

احتسام کو یقین نہیں آیا اس کا سلجھا ہوا بھائی ایسی حرکت کر سکتا ہے

ہاں تو میں جھوٹ بول رہی ھوں جا کر دیکھیں میری بہن کی گردن پر نیل پڑ گئے ہیں

زارا نے گردن کی پچھلی طرف اشارہ کر کے غصے سے کہا

احتسام نے ایک پل کو اس کے چہرے پر دیکھا آیا وہ اتنی معصوم ہے یا پوز کر رہی ہے لیکن اس کے چہرے پر سادگی دیکھ کر احتسام کا امڈنے والا قہقہہ بے ساختہ تھا

اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر زارا کو مزید غصہ آیا یعنی ہمدردی کرنے کے بجائے وہ ہنس رہا تھا

دیکھو پلیز یہ بات کسی اور سے مت کہنا

احتسام نے بمشکل ہنسی روکتے ھوئے کہا ہنسی روکنے کے چکر میں احتسام کا چہرہ سرخ ہو گیا

آپ نے پوچھا تو میں نے بتایا کسی اور کو کیوں بتاؤں گی

اس کے ہنسنے پر زارا کو احساس ھوا کہ وہ ضرور کچھ الٹا سیدھا بول چکی ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

او میری بھولی کوئین

شدت سے اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ھوئے وہ آگے بڑھ گیا

جنگلی جاہل

زارا نے گال سہلاتے ہوئے غصے سے اس کی پیٹھ کو گھورا

♥♥♥♥

رو رو کر اس کا گلا خشک ھو گیا بھوک بھی لگ رہی تھی ناچار بیڈ سے اٹھ کر وہ جوتے پہنے بغیر دروازہ کھول کر باہر نکلی تاکہ چاپ پیدا نا ھو اندھیرے کی وجہ سے ہال میں صوفے پر بیٹھا وجود اسے نظر نہیں آیا قریب پہنچنے پر احساس ھوا تو فوراً واپس قدم بڑھائے زوہان اسے دیکھ چکا تھا

رکو بیا

اس کی آواز سن کر اس نے دوڑ لگائی مگر دروازہ پورا بند نہیں کر سکی زوہان

ہاتھوں سے دروازے کا پٹ تھام کر اس کی کوشش ناکام بنا گیا

وہ دروازہ بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہی تھی

زوہان نے ایک پل کو سوچا اور نا چاہتے ہوئے بھی دروازے کو دھکا دیا

اپنا پورا زور لگائے دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتی بیا توازن قائم نا رکھ سکی

اور پیچھے جا گری

اس کی پیٹھ بیڈ کے کونے پر زور سے لگی تو درد کی لہر اس کے پورے جسم میں

دوڑ گئی

ایم سوری بیا میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا تم نے مجبور کر دیا

اس بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے زوہان نے اس کے چہرے پر تکلیف

کے آثار دیکھ کر کہا

اپنے گندے ہاتھ مجھ سے دور رکھیں

بیا نے روتے ہوئے اس کے ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکے

زوہان ضبط سے ہونٹ بھینچ کر رہے گیا

بیا میں نے تم سے شادی کے بعد کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کلب نہیں گیا دوستوں سے نہیں ملا میرا پورا دھیان تم پر ھوتا ہے اس کے باوجود تمہیں لگتا ہے میں تمہارے ساتھ مخلص نہیں ھوں

اس کے ہاتھ پکڑ کر زوہان نے نرمی سے سہلاتے ھوئے کہا

پھر وہ لڑکی آپ کو ایسی تصویریں کیوں بھیج رہی ہے جب آپ اس سے تعلق ختم کر چکے ہیں اور کتنی قریب تھی وہ آپ کے میں ہی پاگل تھی جو دوستوں کے کہنے پر آپ کے لئے تیار ہوئی آپ تو میرے قریب آنا ہی نہیں چاہتے کبھی اس لڑکی کی طرح مجھے کس نہیں کیا

وہ روتے ھوئے جزباتی ھو کر کیا کہہ گئی تھی اگلے ہی پل احساس ھونے پر سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا

وہ مسکراہٹ روکنے کو کوشش کرتا پورے دھیان سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کا انداز دیکھ کر بیا نے پیچھے کھسکنے کی کوشش کی

یہ لپ سٹک کہاں سے لائی تم

اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے چھوتے ہوئے پوچھا

وہ مم میری دوست نے دی تھی

اس کا جان لیوا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتی وہ بری طرح کانپ رہی تھی

زوہان نے اس کے ہونٹوں سے رگڑ کر بچی کھچی لپ سٹک اتار کر اس کے ہونٹوں کو بغور دیکھا

آئندہ کسی سے کوئی چیز لے کر استعمال مت کرنا

اس کا سخت لہجہ دیکھ کر بیا نے ڈر کر اثبات میں سر ہلاتے ھوئے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری

زوہان اس کے گیلے ہونٹوں کو دیکھتا بے تابی سے اس کی گردن سے پکڑ کر سر اونچا کرتے ھوئے شدت سے اس کے ہونٹوں پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیااس کے شدت بھرے انداز پر تڑپتی اس کے کندھے پر اپنے نازک ہاتھوں کا دباؤ ڈالتی اسے دور ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی

اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ پیتے وہ اس کی سانسوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتا مدہوش ہو گیا

اس کے ڈھیلے ہو کر مزاحمت ختم کرنے پر وہ اس سے دور ہوا تو نڈھال سی بیا اس کے سینے پر سر رکھ کر سانسیں بحال کرنے کی کوشش کرنے لگی

اب سمجھ آیا میں تمہیں کیوں وقت دے رہا تھا تم ابھی میری زرا سی قربت برداشت نہیں کر پائی

جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اسے کمر سے پکڑ کر مزید قریب کرنے لگا تو وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی اس کے ہاتھ کمر سے ہٹا کر اپنا ہاتھ کمر پر رکھا

کیا ہوا؟

زوہان نے حیرت سے پوچھا

چوٹ لگی ہے کمر پر آپ نے جو اتنی زور سے دھکا مارا تھا

وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی کمر سہلانے لگی

ادھر دیکھاؤ مجھے

وہ آگے ہوا تو بیا مزید پیچھے کھسک گئی اور نفی میں سر ہلانے لگی

زوہان سمجھ گیا وہ اس سے جھجھک رہی ہے

اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر بانہوں میں اٹھائے وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا

میں نے چوٹ دی ہے تو اصولاً مرہم بھی مجھے لگانا چاہیے

احتیاط سے اسے بیڈ پر لٹا کر اسکے کان میں جھک کر سرگوشی کی

بیا اس کا ارادہ جان کر شرم سے سرخ پڑ گئی

♥♥♥♥

ابتسام کے واشروم جانے کے بعد اس نے اٹھ کر دوپٹہ پنوں سے آزاد کیا اور شال اتار کر سائیڈ پر رکھی

اگر فاکہہ شال سے کور نا کرتی تو جالی دار دوپٹے سے اس کی بیک سائیڈ نمایاں ہوتی

شیشے میں ابھرتے اپنے عکس کو دیکھتے ھوئے سوچ رہی تھی

شیشے کے طرف پیٹھ کر کے اس نے بمشکل گردن پھیر کر دیکھنے کی کوشش کی تو گہرا گلا اور ڈوریوں سے نظر آتی شفاف کمر کو دیکھ کر شال اوڑھنے کا فیصلہ اسے بلکل درست لگا

تولیے سے بال رگڑتے ھوئے ابتسام اچانک واشروم سے باہر نکلا تو زروا نے جلدی سے مڑ کر پیٹھ الماری سے لگا کر چھپانے کی کوشش کی

ابتسام نے بغور اس کی حرکت ملاحظہ کی

پیٹھ چھپانے کے چکر میں وہ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے کھڑی تھی فٹنگ والی میکسی میں اس کا ہلکا بڑھا ہوا پیٹ واضح ھو رہا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ابتسام نے تولیہ بیڈ پر پھینکا اور قدم بڑھاتا اس کے قریب آ کھڑا ہوا

اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر اندر پلتی ننھی جان کا سوچ کر اس کا دل کیا زروا

کے پیٹ پر کان لگا کر بچے کی دھڑکن محسوس کرے

گھٹنے کے بل نیچے بیٹھ کر وہ اس کے پیٹ پر کان لگائے بچے کی دھڑکن سنتا

عجیب سا سرور محسوس کر رہا تھا

زروا اس کی بچے کے لئے دیوانگی دیکھ کر ساکت کھڑی تھی

ZNZ
Zubi Novels Zone

♥♥♥♥

♥♥♥♥

مجھے دیں میں خود لگا لوں گی

اس کے ہاتھ میں ٹیوب دیکھ کر وہ پیچھے ہٹتی اس سے فاصلہ بنا گئی

میں اپنی بات دہراتا نہیں ہوں چپ چاپ لیٹ جاؤ

اس کی سنجید گی دیکھ کر مزید مزاحمت کاارادہ ملتوی کر کے واپس لیٹ گئی

رخ پھیر کر کمر اس کی طرف کرتے ھوئے اس نے بیڈ شیٹ کو مٹھی میں سختی

سے بھینچ کر آنکھیں بند کر لیں

زوہان نے اس کی شرٹ کمر سے ہٹا کر زخم کا جائزہ لیا جلد چھل گئی تھی چھلی

ھوئی جلد کے آس پاس کی جگہ بھی سرخ ھورہی تھی

زوہان کو بے حد افسوس ھوا جس پر وہ ذراسی آنچ برداشت نہیں کر سکتا تھا

اسے خود ہی تکلیف دے چکا تھا

شرٹ کو مزید اوپر کرتے ہوئے زوہان نے اس کی ملائم کمر اپنے ہونٹ رکھ

دیے

بیا سسکی بھرتے ھوئے تکیے میں منہ چھپا گئی

اس نے بمشکل اپنے جزبات پر قابو پا کر زخم پر نرمی سے آئنٹمنٹ لگایا بیا کی

شرٹ نیچے کر کے اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کا شرم سے سرخ پڑتا چہرہ

ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

ایم رئیلی سوری میری وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف پہنچی

وہ اس کی بات کا کیا جواب دیتی اس کی

زبان تالو سے چپکی تھی وہ اس کے سامنے نظر تک نہیں اٹھا پا رہی تھی

زوہان نے ٹیوب سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر لائیٹس آف کر دیں احتیاط سے اس کا

سر اپنے بازو پر رکھتے اس پر کمبل پھیلا دی

وہ قدرے پرسکون ھوتی اس کے سینے میں منہ چھپا کر سونے کی کوشش

کرنے لگی

♥♥♥♥

ابتسام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو کانپتی ھوئی الماری کا سہارا لیے کھڑی تھی

کھڑے ھو کر ابتسام نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ کٹی ڈال کی

طرح اس کے سینے سے آ لگی

تھر تھر کانپتے ھوئے وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے اس کی ٹھنڈی انگلیوں کا لمس ڈوریوں سے الجھتے کمر پر محسوس کر رہی تھی

کمر سے گردن تک آتے وہ اس کے بیک گلے کی گہرائی کو اچھے سے محسوس کر گیا

ایک جھٹکے سے اس کی ڈوریاں کھولیں تو زروا کو میکسی ڈھیلی ھوتی محسوس ھوئی

وہ اسے کندھے سے پکڑ کر خود سے دور کرتی ہانپ گئی

تم کل بھی اپنے نفس کے غلام تھے آج بھی کچھ نہیں بدلا ہمیشہ مجھے میری مرضی کے بغیر چھوتے ھو گھن آتی ہے مجھے تمہارے وجود سے

زروا غصے سے کانپتے ھوئے بولتی ابتسام کو حیران کر گئی وہ اب تک سمجھ رہا تھا زروا نرم پڑ گئی تھی مگر اس کی ساری خوش فہمی ھوا ھو گئی

تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں تمہاری دل لگی کا سامان بن کر آئی ہوں میری خاموشی پر تمہیں شہہ مل گئی تھی

دونوں ہاتھوں سے میکسی کا ڈھلکتا گلا تھامے وہ ابتسام کو اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی

ادھر بیٹھو آرام سے جس طرح جزباتی ہو رہی ہو بلڈ پریشر شوٹ کر جائے گا تمہارا ابتسام نے

اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھا دیا

تمہاری غلط فہمی میں دور کر دوں یہ بچہ کسی صورت میں پیدا نہیں کروں گی

زرواس کا مفاہمت بھرا رویہ دیکھ کر سمجھ گئی بچے کا سوچ کر وہ اس کی باتوں کو نظر انداز کر رہا ہے

شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ!

میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں اس بچے کو کوئی نقصان پہنچا تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا

اس کی پھر وہی رٹ سن کر ابتسام کا دماغ گھوم گیا

کیا کر لو گے تم دوبارہ اپنی درندگی کا نشانہ بناؤ گے یا پھر جان سے مار دو گے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ بپھرے ہوئے انداز میں اس کا گریبان سے پکڑ کر چیخی

آواز آہستہ رکھو اگر گھر والوں کو پتا چلا تو اچھا نہیں ہوگا

اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ابتسام نے ٹھنڈے لہجے میں اسے وارن کیا

پتا چلا تو کیا ہوگا انہیں بھی تو پتا چلنا چاہئیے تم نے کون کون سے کارنامے کیے ہیں وہ آواز آہستہ کیے بغیر دوبارہ چیخی

میں نے کیا تھا سب کچھ میرا قصور تھا کبھی تم نے سوچا ہے تمہارا کیا قصور تھا اکیلے گھر میں غیر مرد کو آنے دیا اور حلیہ دیکھا تھا اپنا میں بھی بندہ بشر تھا کوئی فرشتہ نہیں جو تمہاری چھلکتی جوانی کو نظر انداز کرتا یا اپنے جزبات پر قابو رکھتا تم بھی برابر کی قصوروار ہو تمہارے ساتھ جتنی نرمی سے پیش آیا تم اس قابل ہی نہیں تھی

اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچے وہ اسے جس حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا اس نے زروا کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی

اسے سائیڈ پر ہٹا کر تولیہ بیڈ سے نیچے پھینک کر کمبل سیدھی کر کے خود پر تان کر لیٹ گیا

وہ بمشکل بھاری ھوتے قدموں کو گھسیٹتے ھوئے نائٹ سوٹ اٹھا کر واش روم میں بند ھو گئی

♥♥♥♥

اب تو شام بھی ھو گئی تمہاری خالہ پریشان ھو رہی ھوں گی اکیلی ٹیکسی بھی نہیں مل رہی

زارا اپنی دوست مومنہ کے ساتھ بازار آف سیزن سیل پہ گرمیوں کے سوٹ لینے آئی تھی شاپنگ کرتے ھوئے وقت کا احساس ہی نہیں ھوا اب شام کے پھیلتے سائے نے دونوں کو خوفزدہ کر دیا تھا

بھائی کا آفس پاس ہی ہے پانچ منٹ کا راستہ ہے اگر ابھی تک گھر کے لئے نا نکلے ھوں تو ان کے ساتھ چلتے ہیں

مومنہ نے حل پیش کیا تو وہ بنا پس و پیش کے مان گئی اس وقت یہی غنیمت تھا

مومنہ کے بھائی نے دونوں سے شاپنگ بیگ لے کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھے اور انہیں گاڑی میں بیٹھنے کا کہتا گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا

ایک ہی محلے میں رہنے کی وجہ سے اور مومنہ سے دوستی کی وجہ سے وہ زارا کو جانتا تھا دونوں پچھلی سیٹ پر بیٹھی شاپنگ پر تبصرے کر رہی تھیں جب مومنہ کے بھائی نے گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکی

لڑکیوں جلدی سے فلیور بتادو آئس کریم کے گاڑی میں بیٹھ کر کھالینا دیر ھو رہی ہے ورنہ اندر لے جاتا

اس کے پوچھنے پر دونوں نے جلدی سے اپنی اپنی پسند بتائی تو وہ باہر نکل گیا زارا کی طرف کا شیشہ بجا کر اس نے دونوں آئس کریم اسے پکڑائی

مومنہ کا بھائی گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا جب زارا کی نظر اپنی طرف بڑھتے احتسام پر پڑی اس کے تیور دیکھ کر زارا کا حلق خشک ھو گیا

جس جارحانہ انداز میں اس نے زارا کی طرف کی کھڑکی کا شیشہ بجایا اس نے فوراً لاک کھول دیا

زارا کو بازو سے پکڑ کر باہر کھینچتے ھوئے اس نے پوری قوت سے کار کا دروازہ بند کیا

مومنہ کا بھائی بھی باہر نکل کر ان کی طرف بڑھا

کیا بدتمیزی ہے یہ کیا طریقہ ہے

احتسام کو زارا پر غصہ کرتے دیکھ کر مومنہ کا بھائی اس کا بازو پکڑ کر رخ اپنی طرف کر گیا

کزن ہے میری شرافت سے یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ

ناجانے کس طرح غصے کو کنڑول کرتے ھوئے وہ دھیمی آواز میں غرایا ورنہ اب تک اس کا ہاتھ مومنہ کے بھائی پر اٹھ چکا ھوتا

مومنہ نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر زارا کے شاپنگ بیگ باہر نکالے

ہم شاپنگ پر آئے تھے تو دیر ھو جانے کی وجہ سے بھائی سے لفٹ لے لی

معاملہ بگڑتا دیکھ کر مومنہ نے شاپنگ بیگ سامنے کرتے ھوئے احتسام کو

اصل صورتحال سے آگاہ کیا

احتسام نے جھپٹنے کے سے انداز میں شاپنگ بیگ پکڑے اور ڈر سے کانپتی زارا

کا بازو تھامے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

مومنہ اور اس کے بھائی نے معاملہ نا بگڑنے پر شکر کا کلمہ پڑھا تھا

Zubi Novels Zone

اس سے اچھا تو یہ دس/پندرہ سردیوں کی چھٹیاں نا ہی ملا کریں اتنا ورک لوڈ

ڈال دیتے ہیں فائدہ چھٹیوں کا

مار کر سے سر کے بتائے گئے پوائنٹس انڈر لائن کرتی نوشین نے جل کر تہمینہ کے کان میں سرگوشی کی جو کہ بیا نے بھی سن لی

اچھا ہے نا پیپر آنے تک اچھی تیاری ہو جائے گی سلیبس بھی کور ہو جائے گا

تم تو معاف ہی رکھو ٹاپر صاحبہ ہم بے چاریاں پھنس کے رہ جاتی ہیں

نوشین نے باقائدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

سائلنس !

سر کی گرجدار آواز پر تینوں فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں

چھٹی کے وقت اسے لڑکی نے سر علوی کے آفس آنے کا کہا

وہ پہلے ہی ان کی مبہم باتوں سے خوفزدہ تھی اس کی چھٹی حس بار بار کسی خطرے کا سائرن دے رہی تھی مگر سکول میں ابھی سارا اسٹاف اور کچھ سٹوڈنٹس موجود تھے اس لئے اپنے خدشات جھٹکتی وہ ان کے آفس کی طرف بڑھ گئی

ابتسام کی باتوں کو سوچتے سوچتے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس کی باتیں ہتھوڑے کی طرح اس کے اعصاب پر برس رہی تھیں

جوں جوں سوچتی اسے ابتسام کی باتیں درست لگ رہی تھیں

کیا تھا اگر وہ اسے دروازے کے باہر ہی سے واپس بھیج دیتی وہ گھر میں اکیلی تھی لڑکیاں تو ہزار احتیاطی تدابیر کرتی ہیں غیر محرم سے دور رہتی ہیں اس کا حلیہ ابتسام کے لئے کیونکر دعوت بن گیا تھا

پیٹ میں اٹھتے مروڑ سے بے چین ھوتی وہ اٹھ کر ٹہلنے لگی مگر درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا گھٹنوں کے بل بیٹھتے ھوئے اس نے کمبل کھینچ کر ابتسام کو اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ گہری نیند میں تھا کسمسا کر دوبارہ سو گیا

کچھ درد کم ھوا تو اٹھ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ سے جا کر زور سے اس کا کندھا ہلایا

نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتے جیسے ہی ابتسام کی نظر پیٹ پر ہاتھ رکھے روتی ھوئی زرواپر پڑی تو بجلی کی سی تیزی سے کمبل ہٹاتا اٹھا تھا

♥♥♥♥

مے آئی کم ان سر؟

بیگ کندھے پر ڈالے اس نے آفس کے کھلے دروازے پر کھڑے ھوکر اجازت چاہی

ہمم آجاؤ

فائل الماری میں رکھتے ھوئے سر علوی نے مڑ کر اسے دیکھے بغیر کہا

Zubi Novels Zone

اسے بیٹھنے کا کہتے میز پر پڑی فائل اٹھا کر باہر نکل گئے وہ الجھن بھرے انداز میں بیگ سامنے میز پر رکھ کر بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے

یہ کیا کر رہے ہیں سر؟

گھبراہٹ میں اٹھ کر اس نے دروازہ لاک کرتے سر علوی سے پوچھا

کم آن اب اتنا معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے شادی شدہ ہو مردوں کے تقاضے تو اچھے سے سمجھتی ہو گی

آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم بڑھاتے سر علوی کی آنکھوں میں بھیڑیے کی سی چمک تھی

وہ بیگ اٹھا کر سینے سے لگاتی میز کے پیچھے جا کھڑی ہوئی

آپ میرے قریب بھی آئے تو میرے ہسبنڈ آپ کو چھوڑیں گے نہیں

انگلی اٹھا کر کمزور آواز میں کھوکھلی دھمکی دیتی ہوئی وہ رو دینے کو تھی

سر علوی بھی گھاگ کھلاڑی تھے زرا سے دروازے سے ہٹ کر اسے بھاگنے

کا راستہ دیتے مسلسل اس پر نظر رکھے ھوئے تھے

وہ بنا سوچے سمجھے دروازے کی طرف بھاگی

تاک میں کھڑے سر علوی نے فوراً اسے کمر سے پکڑ کر پیچھے کھینچا

زوردار چیخ مارتے ھوئے اس نے بیگ گھما کر ان کے منہ پر مارا

ان کا ہاتھ ڈھیلا پڑنے پر تیزی سے دروازے کا لاک کانپتے ہاتھوں سے

کھولنے کی کوشش کرنے لگی

دروازہ کھلنے سے پہلے سر علوی نے اسے دوبارہ دبوچ لیا اس بار اس کے منہ پر

ہاتھ رکھتے ھوئے چیخنے کا بھی موقعہ نہیں دیا

اس کی کمر میز سے لگاتے وہ اس کا دوپٹہ کھینچ کر نیچے پھینکتے ھوئے اس کی

گردن پر جھکے اپنا سر پیچھے کرتے ھوئے وہ ان سے فاصلہ بنانے کی بھرپور

کوشش کر رہی تھی ہاتھ میز پر مارتے ھوئے اس نے کوئی بھاری چیز

ڈھونڈھنے کی کوشش کی پیپر ویٹ ہاتھ آنے پر اس نے اپنی گردن پر جھکے درندگی دکھاتے سر علوی کے سر پر پورے زور سے مارا

وہ پل میں اس کو چھوڑ کر سر پر ہاتھ رکھے ابلتے خون کی کو روکنے کی کوشش کرنے لگے

وہ موقع دیکھ کر دروازے کی طرف بھاگی

دروازے میں گرا بیگ اٹھا کر کپکپاتے ہاتھوں سے لاک کھولا دروازہ کھلتے ہی جیسے اسے نئ زندگی مل گئ تھی بغیر دوپٹے کے بیگ سینے سے لگائے وہ باہر بھاگی

اس کا رخ مین گیٹ کی طرف تھا بنا کسی کی پکار کی پرواہ کیا وہ گولی کی رفتار سے باہر نکلی

زوہان اس کے لیٹ ہونے پر پریشانی سے گیٹ کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوا تھا

سامنے زوہان کو دیکھتے اس کا بیگ ہاتھ سے چھوٹ گیا

وہ بنا لوگوں کی پرواہ کیے اس کے سینے سے لگی

زور زور سے روتی زوہان کے اوسان خطا کر گئی

کیا ھوا لٹل گرل اس طرح کیوں رو رہی ھو اور دوپٹہ کہاں ہے تمہارا؟

وہ جو کچھ سمجھا تھا اس پر یقین نہیں کرنا چاہ رہا تھا

کافی دیر بعد بیا کو اپنی سچویشن کا احساس ھوا تو ارد گرد اکھٹے ھوتے ہجوم کی کو دیکھ کر سمٹ گئی

زوہان نے اپنی جیکٹ اتار کر اس پر ڈالی اور بیگ اٹھا کر اس کا ہاتھ پکڑ تا سکول میں لے گیا

اب بتاؤ کیا ھوا ہے

اسے سنگی بینچ پر بٹھاتے وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا

مم میرے ساتھ سر نے بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تو میں انہیں پیپر ویٹ مار کر بھاگ آئی

سسکیوں کے درمیان جو اس نے بات بتائی تھی زوہان اسے سن کر آپے سے باہر ھو گیا

اس کی نشاندھی پر سامنے نظر آتے آفس اور سر کا نام پوچھ کر وہ اسے وہیں بٹھاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا

♥♥♥♥

پیٹ میں اور سر میں بہت درد ہے پلیز مجھے کسی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ

زروا نے روتے ھوئے اسے اپنی طبیعت کا بتایا تو ابتسام نے اسے پکڑ کر بیڈ بٹھایا اس کی چادر نکال کر اڑھائی بٹوا اور گاڑی کی چابی اٹھاتے ھوئے اس کی طرف آیا جو مسلسل روتے ھوئے پیٹ پکڑے بیٹھی تھی

تم چل لو گی؟

اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ھوئے پوچھا تو زروا نے فوراً نفی میں سر ہلایا اس سے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ھوا جا رہا تھا

گاڑی کی چابی اور بٹوا جیب میں رکھتا وہ دروازہ کھول کر دوبارہ س کی طرف آیا آرام سے اس کو بانہوں میں بھرے باہر کی طرف بڑھ گیا

گاڑی چلاتے ھوئے وہ بار باراس کی طرف دیکھ رہا تھا جو وقفے وقفے سے رو رہی تھی شاید کچھ دیر کو اس کا درد تھم جاتا تھا

کوئی اور پرابلم نہیں ہے بس پیٹ میں درد ہے ؟

ابتسام اس سے کیا پوچھنا چاہتا تھا وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی خفت سے سر نفی میں ہلاتی وہ پہلو بدل کر رہے گئی

ہسپتال ایمرجنسی میں وہیل چیئر پر اسے لے جاتے ھوئے ابتسام بار بار اس کے سر سے ڈھلکتی چادر درست کر دیتا

زروا کو بچے کے کچھ ھو جانے کے ڈر سے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا بے شک وہ ابتسام کو ٹارچر کرنے کے لئے ابارشن کروانے کا کہہ دیتی مگر اب تک اس کی ہمت نہیں ھوئی بڑھتے پیٹ کو دیکھ کر اس نے ابتسام سے شادی کی بات کی تھی اگر وہ نا مانتا تو مجبوراً اسے خالہ امی کو سب بتا کر ابارشن کرانا پڑتا مگر ابتسام کو بچے کے لئے پوزیسو دیکھ کر وہ بے حد مطمئین تھی پیٹ میں پلتی ننھی جان اسے بھی عزیز ھو چکی تھی مگر وہ ابتسام کو ذہنی اذیت سے دوچار

کرنے کے لئے بار بار ابارشن کا ذکر کرتی اور وہ اس کی توقع کے عین مطابق

بھڑک جاتا

شادی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

اس کا الٹرا ساؤنڈ کرنے کے بعد ڈاکٹر فائل میں کچھ لکھتے ہوئے اس سے

چھوٹے موٹے سوال بھی کر رہی تھی

ایک سال ہو گیا ہے

جھوٹ بولتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر ڈاکٹر کو نہیں دیکھا

یہ پہلا بچہ ہے مطلب اس سے پہلے مس کیرج ہسٹری تو نہیں؟

نہیں یہ پہلا بچہ ہے

درد سے بے حال ہوتے ہوئے وہ بمشکل لیڈی ڈاکٹر کے سوالات کے جواب

دے رہی تھی

آپ کیوں ہر جگہ موت کے فرشتے کی طرح نازل ھو جاتے ہیں

ہاتھوں سے پگھلتی آئس کریم اس کی کہنیوں تک جا پہنچی تھی اسے شدید الجھن ھو رہی تھی

میں نے تمہیں پہلے بھی وارن کیا تھا مجھے تم دوبارہ ایسی بے وقوفی کرتی نظر نا آؤ تم نے پھر وہی حرکت کی

اسے ایک نظر دیکھ کر پھر سے نگاہیں ونڈ سکرین پر ٹکا دیں

انہوں نے صرف ہمیں لفٹ دی اور یہ آئس کریم لے دی اس میں ایسی کون سی بڑی بات ہے

وہ بیک وقت دونوں آئسکریم کھاتے ھوئے بولی دوسری آئس کریم کون اسے مومنہ کو دینے کا موقع ہی نہیں ملا اب وہ دونوں کون مزے لے کر کھا رہی تھی

ایک جھٹکے سے گاڑی رکنے پر زارا کا سر ڈیش بورڈ پر جا لگا آئس کریم بھی اس کے ناک اور منہ پر لگ گئی

آپ نے قسم کھائی ہے مجھے کسی صورت چین نہیں دینا

اس نے بھنا کر اس کی طرف دیکھا

احتشام نے بنا اس کی بات کا کوئی جواب دیے اس کے ہاتھوں سے دونوں کون لے کر باہر اچھال دیں

وہ ہکا بکا اپنے خالی رہے جانے والے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

احتشام نے ٹشو کے لیف نکال کر اس کا ناک اور منہ پونچھ کر صاف کیا

ہاتھ اور بازو صاف کرنے کے لئے مزید ٹشو نکالے اور مگن سا اس کے ہاتھ اور بازو صاف کر رہا تھا

زارا روہانسی ہو کر سڑک پر پڑی لمحہ لمحہ پگھلتی آئسکریم کو دیکھ رہی تھی

اس کو خود پر جھکتا محسوس کر کے وہ فوراً اپنا سر سیٹ کی بیک پر ٹکا گئی

آخری وارننگ دے رہا ہوں مجھے دوبارہ کوئی لڑکا تمہارے آس پاس نظر نا آئے ورنہ ایک سیکنڈ لگائے بغیر تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا پھر ساری زندگی قید کاٹنا میرے علاوہ کوئی چہرہ دیکھنے کو نہیں ملے گا

اس کی سانسوں کی تپش زارا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی آنکھیں بند کیے وہ چپ چاپ اس کی بات سنتی رہی

احتشام نے اس کی سیٹ بیلٹ باندھی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اسکی گلال چھلکاتے چہرے کو دیکھا تھا

اب اس کا موڈ فریش ہو چکا تھا گنگناتے ہوئے گا ہے بگاہے اس پر بھی نظر ڈال لیتا

نیلے نیلے امبر پر چاند جب آئے

ہم کو ترسائے پیار برسائے

ایسا کوئی پریمی ہو

ایسا کوئی ساتھی ھو

پیاس دل کی بجھا جائے

وہ اس کو سنانے کے لئے بلند آواز میں گاتے ھوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیرنگ پر اپنے ہاتھ کے نیچے دبا گیا

زارا نے بھرپور جدوجہد کی مگر اس کی پکڑ مضبوط تھی تھک ہار کر اس نے رخ موڑ کر اپنی بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا مگر سامنے پرواہ کسے

وہ کشور کمار بننے کی کوشش کرتا اسے زہر لگ رہا تھا

اس کی گنگناہٹ اب بھی جاری تھی زارا منہ پھیرے بیٹھی رہی جب تک گھر نہیں آگیا

گاڑی روک کر احتشام نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا

نیچے اترتے ھوئے پچھلی سیٹ سے شاپنگ بیگ اٹھا کر اس سے بات کیے بغیر اندر چلی گئی

احتشام اس کے روٹھنے کے دلربا انداز پر ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے گاڑی آگے بڑھا گیا

♥♥♥♥

آفس میں داخل ھوتے ہی اسے رومال سے سر پر بہتے خون کو صاف کرتا شخص نظر آیا زمین پر پڑا ابیا کا دوپٹہ دیکھ کر اس شخص کی شناخت پر مہر لگ گئ وہ اسے پیروں سے پکڑ کر گھسیٹتا ھوا باہر لایا

باہر انٹرنس کی سیڑھیوں پر پھینکتے وہ ٹانگوں سے اس کی تواضع کر رہا تھا سر علوی اپنے بھاری جسم کو گھسیٹ کر اس کی پہنچ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ارد گرد اکھٹے ھوتے سٹوڈنٹس بھی بس تماشا دیکھ رہے تھے سٹاف میں سے کچھ لوگوں نے اسے پکڑ کر پیچھے کیا مگر وہ ان سے زور لگا کر اپنا آپ چھڑاتا دوبارہ اس پر پل پڑا

اب وہ نیچا بیٹھا مکوں سے اس کے چہرے کے نقوش بگاڑ رہا تھا

بیا کو ہجوم کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس میں ہمت بھی نہیں تھی اٹھ کر جانے کی

تھوڑی دیر بعد جب سر علوی بے ہوش ہو کر ایک طرف لڑھک گیا تو زوہان نے آخری زوردار لات اس کے پہلو پر رسید کی اور آفس سے بیا کا دوپٹہ اٹھا کر باہر کی طرف بڑھ گیا

ہجوم ایک طرف ہٹتا اس کو راستہ دے رہا تھا کسی نے اس کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

بیا کو دوپٹہ دے کر اس کا ہاتھ پکڑتا باہر کی طرف بڑھ گیا

بیا اس کے تیز قدموں کا ساتھ دیتے ہانپ گئی

گاڑی میں بھی وہ چپ تھا بیا رونا بھول کر اس کے غصے سے خوفزدہ تھی

گھر آ کر اس نے فریج سے پانی کی ٹھنڈی بوتل نکال کر پانی پیا آدھے پانی سے منہ دھویا اس کی شرٹ بھی پانی میں بھیگ گئی مگر اسے پرواہ نہیں تھی

اس کے اندر جلتی آگ کسی طور نہیں بجھ رہی تھی

بیا خوف سے کانپتی اس کو سردی میں ٹھنڈے پانی

سے منہ دھوتے دیکھ رہی تھی

صوفے پر اس کے پاس بیٹھتے وہ صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند

گیا

کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ اس کے قریب ھوتی اس کے سینے سے لگ گئی

ٹھنڈی شرٹ سے اس کا گال ٹکرایا تو سردی کا احساس بڑھ گیا

زوہان حیران ھوتا کچھ پل کو ہل بھی نہیں پایا پھر اسے بانہوں کا تحفظ دیتا مزید

خود سے قریب کر گیا

وہ پہلی بار خود سے اس کے قریب آئی تھی کچھ دیر پہلے اس کے جسم میں جلتی

آگ پر ٹھنڈی پھوار پڑ گئی تھی

اس کے سینے سے لگی بیا کو کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آیا تو اس کی آنکھیں پھر سے

جل تھل ھو گئیں

آپ کی وائف سٹریس لیتی رہی ہیں یا پھر پراپر ڈائیٹ نا ھونے کی وجہ سے بے بی کی گروتھ نارمل سے کچھ کم ہے کوشش کریں انہیں سٹریس سے دور رکھیں پراپر ڈائیٹ فروٹس اور دودھ وغیرہ ڈیلی دیں ابھی ان کو جو پیٹ میں درد ہے وہ کسی مصالحے دار چیز کے کھانے کی وجہ سے ہے انجیکشن لگوا کر یہ ٹیبلیٹ جو لکھ کر دی ہیں اس سے ان کا پیٹ کا درد ٹھیک ھو جائے گا

پیشہ ورانہ انداز میں ابتسام کو ضروری ہدایات دے کر فائل اس کی طرف بڑھائی

بچہ ٹھیک تو ہے نا کوئی مسئلے والی بات تو نہیں

ابتسام نے تسلی کے لئے دوبارہ پوچھا تو ڈاکٹر نے مسکراتے ھوئے اثبات میں سر ہلا دیا

گھر پہنچنے تک فجر کا وقت ھو چکا تھا شاید گھر والے بھی اب تک اٹھ چکے تھے تب ہی گیراج کی لائیٹ آن تھی جو کہ وہ بند کر کے گیا تھا

♥♥♥♥

کہاں گئے تھے اتنی رات کو پھر فون بھی نہیں لے گئے ساتھ پتا بھی ہے کتنی پریشان ھو گئی تھی میں

زروا کو سہارا دے کر اندر لاتے ابتسام پر ہاجرہ بیگم برس پڑیں

امی زروا کی طبیعت خراب ھو گئی تھی ولیمے میں شاید مصالحے دار کوئی چیز کھا لی تھی معدے میں درد ھو رہا تھا تو لے گیا تھا ڈاکٹر کے پاس

زروا کو لاؤنج میں صوفے پر بٹھا کر اس نے رسان سے سمجھایا

ہم نے بھی وہی سب کھایا تھا ہمیں تو کچھ نہیں ھوا

ہاجرہ بیگم نے منہ بگاڑا

میں نے گاڑی کی آواز سنی تو ڈر گئی تھی کہ اتنی رات کو کیا مسئلہ ھو گیا ہے پھر فون بھی کرتی رہی بیل کی آواز روم سے آرہی تھی تو پتا چلا موبائل بھی گھر رکھ گئے ہیں

فاکہہ بھی پریشان بیٹھی تھی

کچھ نہیں ھوا گڑیا سب ٹھیک ہے جاؤ نماز پڑھو ریلیکس کرو

اس کا سر تھپتھپا کر وہ زروا کو سہارا دے کر اندر لے گیا

ہاجرہ بیگم ان سے پہلے ہی نماز کے لئے جا چکی تھیں

ٹیبلیٹ کھا کر پھر سو جانا اسے لیٹتے دیکھ کر ابتسام نے کہا تو وہ دوبارہ اٹھ کر بیٹھ گئی

اسے ٹیبلیٹ کھلا کر ابتسام وضو کر کے نماز کے لئے مسجد چلا گیا

جب واپس آیا تو اسے گہری نیند میں دیکھ کر جھکتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

ناجانے کب وہ اس کو اتنی عزیز ہوگئی تھی اس کی زرا سی تکلیف ابتسام کے دل کو بے چین کر دیتی تھی

آہستگی سے اس کے پاس سوتے ہوئے اس کا سر اپنے بازو پر رکھ دیا اس کا بانہوں میں ہونا ابتسام کے لئے سکون کا باعث تھی

رات کی بھاگ دوڑ سے وہ بھی تھک چکا تھا کچھ دیر میں ہی نیند کے آغوش میں چلا گیا

Zubi Novels Zone

♥♥♥♥

کیا وہ پہلے بھی کوئی بدتمیزی کرتا رہا تھا تمہارے ساتھ؟

زوہان نے اپنے سینے پر سر رکھے روتی ہوئی بیا سے پوچھا

نہیں پہلے ایک دو بار باتیں کی جو میری سمجھ میں نہیں آئیں

دوپٹے سے آنسوں پونچھ کر وہ سیدھی ھو کر بیٹھ گئی

چلو اب تم ٹینشن نالو دوبارہ تمہیں سکول نظر نہیں آئے گا وہ خبیث شخص

زوہان نے اس کا سر تھپتھپا کر تسلی دی

میں چائے بنا کر لاتی ھوں آپ چینج کر لیں ساری شرٹ گیلی ھو گئی ہے

زوہان نے اٹھ کر جاتی بیا کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچ لیا

وہ توازن برقرار نا رکھ سی اور سیدھی اس کی گود میں آ گری

میرے اندر عجیب سی آگ جل رہی ہے تمہاری قربت اس آگ پر پانی کا کام

کرتی ہے مجھے ابھی کچھ بھی نہیں چاہیے سوائے تمہاری قربت کے

بیا شرم سے سرخ ھوتی اس کی گود سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی

میری بات سنی نہیں ہے یا ماننا نہیں چاہتی

اسے اٹھنے کی کوشش کرتا دیکھ کر زوہان نے گردن سے پکڑ کر اس کا چہرہ

اپنے چہرے پر جھکایا

نن نہیں میں پاس بیٹھ جاتی ھوں لیکن اس طرح نہیں صوفے پر بیٹھ جاتی ھوں

ممناتے ھوئے وہ اس کا چہرہ اتنے قریب ھونے پر بمشکل بول پا رہی تھی

یہاں بیٹھنے میں کیا پرابلم ہے؟

اپنی گود کی طرف اشارہ کیا

اس کے نفی میں سر ہلانے پر زوہان نے اس کی گردن میں منہ چھپا کر اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا

گردن پر اپنی محبت کے نشان بنا کر زوہان نے اس پر سے اپنی جیکٹ اتار کر دور پھینک دی

اس کی بڑھتی جسارتوں پر سانس روکے وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے بیٹھی تھی گردن سے نیچے کی طرف حرکت کرتے اس کے ہونٹوں پر اس نے جلدی سے پیچھے ھو کر اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا

وہ اس کے ہاتھ کو چوم کر اپنے ہاتھ میں لیتا اس کو کمر سے پکڑ کر مزید خود سے قریب کر گیا

بیا خود کو عجیب مشکل میں پھنسا محسوس کر رہی تھی زوہان کسی صورت اسے آزاد کرنے پر تیار نہیں تھا

اسے آہستگی سے صوفے پر لٹا کر اس پر دوبارہ جھک گیا اس کے ہاتھوں کو جکڑے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکتا اس کی سانسوں پر قابض ہو گیا

ہونٹوں کو آزاد کرتے ہوئے اس کے ایک ایک نقش کو چوم کر دوبارہ اس کی شفاف سراحی دار گردن کو نشانہ بنا گیا جو پہلے اس کی محبت کی نشانیوں سے سرخ ہو گئی تھی اس کی یونیفارم کے گلے پر لگے بٹن کھولنے کے لئے زرا سا پیچھے ہٹا تو بیا جلدی سے اس کا ہاتھ ہٹا کر سمٹ گئی اوپری دو کھلے بٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اس نے کھلتے گلے پر بند باندھا

سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھتے زوہان کو اس کا دور ہونا پسند نہیں آیا تھا مگر وہ اس کی مرضی کے بغیر یہ رشتہ شروع نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ سر جھکائے اس سے فاصلے پر بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی چہرہ انگارے کی طرح تپ رہا تھا

زوہان وہاں سے اٹھ کر شاور لینے چلا گیا ٹھنڈے پانی نے اس کے جلتے اعصاب کو ٹھنڈک بخشی تو کچھ پر سکون ھو گیا

♥♥♥♥

خالہ امی مجھے بھی موبائل لے دیں آج کل تو ہر لڑکی کے پاس موبائل ہے ابو کی بیماری اور گھر کے کاموں کی وجہ سے میٹرک سے آگے ہم دونوں بہنیں پڑھ بھی نہیں پائی اب تو فارغ وقت میں بور ھوتی رہتی ھوں کام بھی زیادہ نہیں ھوتا

زارا نے ندرت بیگم کے بازو پر سر رکھ کر لاڈ سے کہا

ان موئے موبائلوں نے ہی آج کل کی نسل کو برباد کر رکھا ہے تم دونوں بہنوں کو اس لئے میں نے ان خرافات سے دور رکھا ہے

اچھا ٹی وی ہی لے دیں کچھ تو ہو گھر میں

زارا نے جھنجھلا کر کہا

کوئی ضرورت نہیں بس اچھا رشتہ ملے تو تمہارے بھی ہاتھ پیلے کر دوں گی

جوان جہان بچی کو مجھ بوڑھی کا کیا سہارا اپنا سر کا سائیں ہی تحفظ دے تو اچھا

ہے

ندرت بیگم نے اس کی ٹانگ کو پیچھے کیا جو عادتاً وہ ان کی ٹانگوں پر رکھ کر لیٹ

کر سوئی تھی

لڑکا پھر میری پسند کا ہونا چاہیئے کوئی اڑنگ بڑنگ نا ڈھونڈ کر لے آیئے گا

زارا نے دوبارہ ٹانگ ان پر رکھ دی

بری بات اپنی شادی کی بات لڑکیاں اپنے منہ سے نہیں کرتیں اٹھو اور

ٹانگیں دباؤ بڑا درد ہے آج ٹانگوں میں

انہوں نے اس کی ٹانگ ہٹا کر بازو اس کے سر کے نیچے سے نکالا

اٹھا کر لے جائیں گے موصوف اب دیکھنا کیسے نظروں سے غائب ھوتی ھوں مفت کا مال سمجھا ھوا ہے

دل ہی دل میں احتشام کو نیچا دکھانے کے منصوبے بناتی وہ ندرت بیگم کی ٹانگیں دبانے لگی

♥♥♥♥

تم نے سکول نہیں جانا آج؟

اسے سکول ٹائم پر بستر میں گھسے دیکھ کر زوہان نے پوچھا

نہیں ہمیں چھٹیاں ھو گئیں کہیں گھومنے جاتے تو ہیں نہیں چھٹیوں میں سو کر نیند ہی پوری کر لوں

اس نے منہ بناتے ھوئے دوبارہ کمبل سر تک تان لی

کہاں جانا ہے میری لٹل گرل نے؟

اس کے سر سے کمبل کھینچ کر اس نے بیا پر جھک کر اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتے ھوئے پوچھا

آپ لے جائیں گے گھمانے؟

وہ پر جوش ہو کر اٹھ بیٹھی

ہاں جہاں تم کہو گی لے جاؤں گا مگر ایک شرط پر

زوہان نے اس کا جوش سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر کہا

مجھے منظور ہے

بیا نے زور و شور سے گردن اثبات میں ہلائی

سوچ لو

زوہان نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا مگر وہ خوشی میں غور کیے بغیر اس کا ہاتھ تھام کر وعدہ کر کے اسے اپنی بات کا یقین دلانے لگی

زوہان کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آئی تھی

قریب سے اس کا خوشی سے تمتماتا چہرہ دیکھ کر اس نے بیا کے گلابی لبوں کو نرمی سے چوما

چلو پھر تیاری پکڑو فریش ہو جاؤ جب تک کام والی آئے گی تم ناشتہ کر لو وہ باقی کاموں سے فارغ ہو کر تمہاری پیکنگ میں ہیلپ کر دے گی

کام والی آتی ہے لیکن مجھے تو نہیں پتا

بیا نے حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھا

ڈارلنگ تمہیں کیا لگتا ہے میں جھاڑو لگا تا رہا ہوں اتنے دن یا پھر کپڑے اور برتن دھوتا رہا ہوں

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنساتے ہوئے زوہان نے طنزیہ انداز میں کہا

نن نہیں میرا مطلب ہے میں نے ان کو آتے جاتے دیکھا نہیں اس لئے

وہ خفت زدہ ہو کر تاویلیں دینے لگی

تمہارے سکول جانے کے بعد آتی تھی اس لئے ملاقات نہیں ہو سکی تمہاری

نرمی اس کے گال تھپتھپا کر باہر چلا گیا تو وہ بھی بستر سے اتر گئی کم از کم آج تو وہ زوہان کو ناشتہ بنا کر دے سکتی تھی سکول کی جلدی میں وہ کوئی کام نہیں کر پاتی تھی

بالوں کا گول مول جوڑا بنا کر واش روم چلی گئی

❤❤❤❤

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟

زروا کو بانہوں میں کسمسا کر جاگتا دیکھ کر اس نے پوچھا

اب ٹھیک ھوں

وہ اس کے بازو سے سر ہٹا کر دور ھو گئی

میں نے اپنے دوست سے بات کی ہے فیصل آباد میں ہمارا پولٹری فارم ہے کچھ کام کرانا ہے تو وہیں پہ فلیٹ لے کر تمہیں لے جاؤں گا بچے کی پیدائش

تک وہاں رہنا ٹھیک ھو گا یہاں لوگ ہزار طرح کی باتیں کریں گے اپنی ذات پر میں برداشت کر لوں گا مگر تمہاری ذات پر کوئی انگلی اٹھائے مجھ سے برداشت نہیں ھو گا

وہ اس کا ہاتھ تھام کر ٹھہر ٹھہر کر بولتا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا یا پھر شاید اس رشتے نے زروا کے دل پر اثر کیا تھا

تمہارے ساتھ جو زیادتی میں نے جانے انجانے میں کی اس کے ازالے کے لئے مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی تو دے دوں گا مگر تم پر آنچ نہیں آنے دوں گا

مطلب صرف احساس ندامت ہے اور کچھ بھی نہیں

زروا نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچ لیا

یہی ٹھیک رہے گا میں بھی متفق ھوں

وہ بنا اس کو دیکھے سائیڈ پر رکھا دوپٹہ اٹھا کر اوڑھتے ھوئے بیڈ سے اتر گئی

♥♥♥♥

ہم جا کہاں رہے ہیں آپ نے ایک دم سے پروگرام بنالیا پہلے تو کہا تھا جہاں میں کہوں گی لے جائیں گے؟

بیا دو گھنٹوں کے مسلسل سفر سے تھک چکی تھی

فلحال میں تمہیں اپنی موسٹ فیورٹ جگہ پر لے کر جارہا ھوں اس کے بعد جہاں تم کہو گی لے جاؤں گا

زوہان نے مسکراتے ھوئے کہا

چلیں ایک ہنٹ دے دیں

زوہان کے پراسرار انداز پر بیا کو تجسس ھوا

اگر تم تھک گئی ھو تو پیچھے جا کر لیٹ جاؤ ابھی کافی سفر باقی ہے

زوہان نے بات گھمادی تو وہ منہ ناکر پچھلی سیٹ پر پڑے شاپر میں سے چپس نکال کر کترنے لگی

سفر تو شیطان کی آنت کی طرح لمبا ہی ھوتا جارہا تھا اسے شدید نیند آرہی تھی زوہان کو دیکھا تو وہ مگن سا ڈرائیونگ کررہا تھا

مجھے نیند آئی ہے سونا ہے میں نے

سیٹ کے بیک سے ٹیک لگائے اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار دیکھ کر زوہان نے گاڑی روک دی

پیچھے جاکر سو جاؤ جب پہنچ جائیں گے تو اٹھادوں گا

بیا کشن سر کے نیچے رکھے پچھلی سیٹ پر لیٹی تو کچھ دیر بعد ہی گہری نیند میں چلی گئی

ہچکولے کھاتی گاڑی میں کچھ دیر بعد ہی اس کی آنکھ کھل گئی گاڑی شاید کسی نا ہموار جگہ پر دوڑ رہی تھی

اس نے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا شام ہونے کو تھی سرسبز زمین میں ساگ کے پیلے پھول سر اٹھائے

سرشاری سے جھوم رہے تھے

وہ آنکھوں میں اشتیاق لئے پوری دلجمعی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی

رنگ برنگے آنچلوں میں سردی سے بے نیاز دیہاتی عورتیں آپس میں باتیں کرتی ساگ توڑ رہی تھیں

اٹھ گئی تم بس پہنچنے والے ہیں

زوہان نے بیک ویو مرر میں اسے دیکھ کر کہا

یہ کون سا گاؤں ہے میں تو پہلی بار کسی گاؤں میں آئی ہوں

بیا کی خوشی دیدنی تھی

میرا آبائی گاؤں ہے میں سب سے پہلے تمہیں اپنے گاؤں لانا چاہتا تھا کیسا لگ رہا ہے یہاں آکر

زوہان نے اس کے صبیح چہرے پر خوشی کے رنگ دیکھنے کے باوجود اپنی تسلی کے لئے پوچھا

بہت بہت اچھا میں پورا گاؤں گھوموں گی ساگ بھی کھاؤں گی

بیانے فوراً اپنا فرمائشی پروگرام جاری کیا

زوہان اسے پرجوش دیکھ کر مسکرادیا

گاڑی ایک آہنی گیٹ کے سامنے رکی تو بیانے آگے ھو کر بلند و بالا حویلی کو دیکھا جو گاڑی سے پوری طرح نظر نہیں آرہی تھی

جب زوہان نے اندر لے جا کر گاڑی روکی تو بیا دیر کیے بغیر فوراً نیچے اتری سر اٹھا کر حویلی کی عمارت کو تکتے ھوئے گھوم گھوم کر چاروں طرف نظر دوڑا رہی تھی

یہ حویلی کس کی ہے؟

زوہان گاڑی سے سامان نکال کر ملازم کو ہدایت دے کر اس کے پاس آ کھڑا ھوا تو بیانے اس شاندار حویلی کے بابت استفسار کیا

یہ حویلی میرے دادا کی تھی انہوں نے میرے نام کر دی اور میں اپنے بچوں کے نام کر دوں گا

اس کے گرد بازو پھیلاتے ھوئے زوہان نے جھک کر اس کے سرخ گالوں کو چوما

اس کی حرکت کا نوٹس لئے بغیر وہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

جب آپ کی اتنی بڑی حویلی ہے آپ شہر میں چھوٹے سے فلیٹ میں کیوں رہتے ہیں؟

میری اماں جان اور دادا جان جب تک زندہ تھے میں حویلی میں آ کر چھٹیاں گزارتا تھا پڑھائی کی وجہ سے شہر رہنا پڑ رہا تھا ورنہ میرے بس میں ھوتا تو اپنی اماں اور دادا جان

کو چھوڑ کر کبھی نا جاتا

اس کے چہرے پر اداسی دیکھ کر بیا بھی اداس ھو گئ

دماغ خراب ھو گیا ہے تمہارا جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ھوئے اس لڑکی کو آئے

تم الگ رہنے کی بات کر رہے ھو

ہاجرہ بیگم تو سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئیں

امی میں صرف کچھ عرصے کی بات کر رہا ھوں جب کام ختم ھو جائے گا ہم

واپس آجائیں گے اب میں ابو کی بنائی حق حلال کی جائیداد کوڑیوں کے مول

تو نہیں بیچ سکتا

ابتسام جھنجھلا کر بولا

تو ٹھیک ہے تم جاؤ اس لڑکی کو لے جانے کی کیا ضرورت ہے

امی بھائی کی نئی شادی ھوئی کچھ ٹائم انہیں ساتھ سپینڈ کرنے دیں وہ کون سا

ہمیشہ کے لئے الگ ھونے کی بات کر رہے ہیں

فاکہہ کے بیچ میں بولنے پر ہاجرہ بیگم نے اسے گھور کر دیکھا

امی مان جائیں نا دیکھیں بھائی کتنے اداس ھو گئے ہیں

احتشام کے کہنے پر ہاجرہ بیگم بادل ناخواستہ اثبات میں سر ہلا کر اندر چلی گئیں

ویسے بھائی بڑے ہی چھپے رستم نکلے لڑکی پسند کی امی کو بھی منا لیا لڑکی کو بھی منا لیا اب ہنی مون کی تیاریاں ہمم

فاکہہ کی موجودگی کی وجہ سے احتشام اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلائے آہستہ آواز میں بولا

تم بھی لڑکی پسند کر کے بتا دینا امی کو میں منا لوں گا

ابتسام کہنی اس کے پہلو میں مارتے ھوئے بولا

ہک ہا! بھائی ہماری ایسی قسمت کہاں یہاں تو ایک بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آ رہی ہم کیا خاک امید رکھیں

احتشام کی دہائی پر فاکہہ کے کان کھڑے ھو گئے

احتشام بھائی آپ نے بھی چپکے سے لڑکی پسند کر لی؟

ارے آہستہ بولو لڑکی کیوں مروانے پر تلی ھو

احتسام جانتا تھا جس طرح زروا کو ہاجرہ بیگم قبول نہیں کر پارہیں زارا کے لئے ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ھوتا لیکن اس کا زارا سے دست بردار ھونے کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا وہ اپنی پلاننگ کر چکا تھا

اس کے ڈرنے پر ابتسام اور فاکہہ کا قہقہہ نکل گیا احتسام شرمندگی سے ماتھا کھجانے لگا

❤❤❤❤

خالہ امی زروا آپی کو نہیں بلائیں گی؟

شامی کبابوں کا مصالحہ تیار کرتے ھوئے زارا نے کچن سے باہر سر نکال کر پوچھا

پہلے ہم لڑکا دیکھ لیں مناسب ھوا تو ابتسام اور احتسام کے ساتھ زروا کو بھی بلا لوں گی ندرت بیگم نے

سموسوں میں مصالحہ بھرتے ہوئے کہا

احتسام بھائی کو بلانے کی کیا ضرورت ہے

اسے سارا خطرہ ہی اس شخص سے تھا

وہ چمچ اٹھائے وہیں ان کے پاس صوفے پر آ بیٹھی

اچھا وقت تو آئے دیکھا جائے گا

ندرت بیگم نے اسے ٹالا

اف خالہ امی ہاتھ توڑ دیا

اسے سموسوں کا مصالحہ اچکتے دیکھ کر ندرت بیگم نے اس کے ہاتھ کی پشت پر کھینچ کر تھپڑ رسید کیا

جاؤ جا کر کام نمٹاؤ یہاں بیٹھ کر میرا سر کھانے کی ضرورت نہیں ہے

اچھا نا جا رہی ہوں وہ ہاتھ مسلتے ھوئے بغل میں چمچ پھنسا کر کچن میں چلی گئی

مہمانوں کے آنے سے پہلے وہ تمام کام نمٹا کر تیار ھوئی

سفید سادہ سوٹ پر سرخ کامدار دوپٹہ پہنا بالوں کی سیدھی مانگ نکال کر سادہ چوٹی بنا کر پشت پر ڈالی ہلکی سی نیچرل لپ سٹک اور کاجل کی لکیریں آنکھوں میں سجائے مکمل تیار تھی

چائے تیار کرتے ہوئے وہ مہمانوں کی گفتگو پر بھی

کان لگائے کھڑی تھی مگر چند ایک باتوں کے سوا کچھ سمجھ نہیں آیا

جب چائے لے کر ڈرائنگ روم میں گئی تو اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے ہاتھوں میں آتے ٹھنڈے پسینے سے ٹرے اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی جلدی سے ٹرے ٹیبل پر رکھ کر سیدھی ہوئی تو نظریں تھری پیس سوٹ پہنے شخص سے ٹکرائیں جو اس کا تفصیلی جائزہ لینے میں مصروف تھا

وہ گھبرا کر ندرت بیگم کے پہلو میں جا بیٹھی

لڑکے کے ساتھ آئی خاتون کی نظروں میں بھی اس کے لئے پسندیدگی جھلک رہی تھی

بہن اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرا بیٹا لڑکی سے اکیلے میں کچھ بات کر سکتا ہے؟

خاتون نے خاصی عاجزی سے اجازت مانگی تو ندرت بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا جہاں دیدہ عورت تھیں لڑکے کو دیکھ کر اس کی شرافت کا اندازہ انہیں ھو گیا تھا

ندرت بیگم کے اشارے پر لڑکے کے اٹھنے سے پہلے زارا باہر نکل گئی

ون سٹر صوفے پر اس کے سامنے بیٹھے ھوئے وہ ہاتھ مروڑتی کنفیوز سی لڑکی کو بغور دیکھ رہا تھا

زارا آپ کی تعلیم کتنی ہے؟

آخر کار لڑکے کو سوال سوجھ ہی گیا

اس کی چھوٹی موٹی باتوں کا جواب دیتے ھوئے زارا کا اعتماد بحال ھو گیا تھا

ڈرائنگ روم میں آکر لڑکے نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تو لڑکے کی ماں مطمئین ھوتے ھوئے مزید پھیل کر بیٹھ گئی

تم فریش ھو جاؤ میں جب تک کھانے کا کہہ کر آتا ھوں

بیا کو کمرے کا جائزہ لیتے دیکھ کر زوہان نے کہا

یہاں کتنے ملازم کام کرتے ہیں؟ آپ تو یہاں آتے نہیں ہیں تو ان ملازموں کی نگرانی کون کرتا ہے

بیا کے سوالوں پر زوہان نے گہری سانس لی

میری لٹل گرل اپنی چھوٹی سی جان کو اتنا مت تھکاؤ فریش ہو جاؤ کھانا کھالو پھر تفصیل سے ہر بات بتاؤں گا

زوہان کے کہنے پر وہ فوراً واشروم میں گھس گئی نہا کر سفر کی ساری تھکان اتر گئی تھی باتھ گاؤن لپیٹ کر باہر آئی تو زوہان کو بیٹھا دیکھ کر جھجھک کر رک گئی

اسے لگا زوہان کچھ دیر سے آئے گا اس لئے بیگ سے اپنے کپڑے بھی نہیں نکالے تھے

آجاؤ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا میں نے شاہدہ بی بی کو پہلے ہی فون کر کے اپنے آنے کا بتا دیا تھا شکر ہے انہوں نے کھانا تیار کروا رکھا تھا

زوہان اس کی جھجک سمجھ گیا تھا اس لئے زیادہ دھیان اس کے حلیے کی طرف دیے بغیر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا

میں چینج کر کے آتی ہوں

وہ بیگ کی اٹھانے کے لئے مڑی تو زوہان نے روک دیا

پہلے کھانا کھالو ٹھنڈا ہو جائے گا

باتھ گاؤن میں گیلے بالوں کے ساتھ بغیر دوپٹے کے وہ اس کے سامنے بیٹھنا نہیں چاہتی تھی مگر زوہان کے کہنے پر آکر بیٹھ گئی

کھانا کافی لذیز بنا تھا زوہان کا پیٹ بھر گیا تو اس نے کھانے سے ہاتھ روک لیا ہاتھ دھو کر واپس آکر اس کے سامنے تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

چھوٹے چھوٹے نوالے آہستہ آہستہ چبانے کی وجہ سے وہ کھانا کھانے میں اتنا وقت لگا رہی تھی

باتھ گاؤن کے گہرے گلے سے نظر آتے نشیب و فراز پر گیلے بالوں کے قطروں نے زوہان کے حلق میں کانٹے اگا دیے تھوک نگلتے ہوئے اس نے نظروں کا زاویہ بدلا تو گوری سڈول پنڈلیوں کو دیکھ کر مزید بے چین ہو گیا

بیا کھانا کھا کر برتن اٹھائے میز پر رکھ آئی

جھک کر بیگ کی زپ کھولتے ہوئے اس کے گیلے بال دائیں بائیں گرتے ہوئے اس کا چہرہ ڈھانپ گئے اس لئے زوہان کو بیڈ سے اٹھ کر اپنی طرف آتے دیکھ ہی نہیں پائی

کپڑے اٹھا کر جیسے ہی مڑی زوہان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کے ہاتھ سے کپڑے چھوٹ کر نیچے جا گرے

زوہان نے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی پشت دیوار سے لگا دی

ہاتھ گاؤن کی ڈوریاں ڈھیلی کر کے وہ اس کے کندھے سے سرکاتے ھوئے

اپنی پیاس بجھاتا بیا کو بے دم کر گیا

اس کی بانہوں کے سہارے کھڑی بیا نے بیک سے زوہان کی شرٹ کو

مٹھیوں میں جکڑ لیا

♥♥♥♥

♥♥♥♥

زروا آپی کو بھی ابھی جانا تھا کچھ دن ٹھہر کے چلی جاتیں

زارا شدید جھنجھلاہٹ کا شکار تھی

اب وہ اور ابتسام تو چلے گئے ایسا کرتی ھوں احتسام اور فاکہہ کو بلا لیتی ھوں

فاکہہ تمہارے ساتھ گھر رہے گی اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتی تمھیں

ندرت بیگم کے پروگرام پر اس کا رنگ فق ھو گیا

خالہ امی آپ اور میں چلے جاتے ہیں ان کی کیا ضرورت ہے خوامخواہ پریشان ھوں گے

اے لڑکی باولی ھو گئی ھو کیسے جوان جہان لڑکی کو انجان گھر میں لے جاؤں ابھی شادی پکی نہیں ھوئی رشتہ دیکھیں گے گھر دیکھیں گے کہ ایسے ہی منہ اٹھا کر لڑکی کو لے کر چل پڑوں خاندانی لوگوں کے یہ لچھن نہیں ھوتے

ندرت بیگم تو ہتھے سے اکھڑ گئیں

زارا کان دباتی وہاں سے کھسک گئی

خالہ امی دوپہر میں کیا بناؤں؟

زارا نے فریج میں جھانکتے ھوئے ندرت بیگم سے پوچھا مگر جواب ندارد

وہ فریج بند کر کے باہر آئی تو برآمدے میں موجود ہستی دیکھ کر واپس کچن میں بھاگی

آہستہ آواز میں بات کرتی ندرت بیگم کی اس کی طرف پیٹھ تھی جبکہ احتشام نے جن کاٹ دار نظروں سے سر سے پیر تک اسے دیکھا تھا اس کی روح فنا ھو گئی

کانپتے ہاتھوں سے گلاس میں پانی بھر کے اپنا خشک گلا تر کیا

پانی بیٹھ کر پینا سنت ہے

اپنی پشت پر ابھرتی آواز پر پانی پیتی زارا کو پھندا لگ گیا کھانستے ھوئے منہ پر دوپٹہ رکھ لیا

اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے ھوئے احتشام نے اس کے چہرے کو جبڑے سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا

میں نے منع کیا تھا کہ کوئی بے وقوفی مت کرنا میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تھی؟

پھندا لگنے کی وجہ سے زارا کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے

دھندلی آنکھوں سے اپنے نزدیک احتشام کا شعلہ بار چہرہ دیکھتے ھوئے اس کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے

♥♥♥♥

زوہان نے اسے دیوار کی طرف گھماتے ھوئے گیلے بالوں کو ہٹا کر پیچھے سے اس کی گردن کو نشانہ بنایا

گردن سے کندھے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے ھوئے وہ اسے مزید بے بس کر گیا

زوہان پلیز چھوڑیں مجھے

بیا نے لرزتی آواز میں التجا کی مگر آج وہ سننے کے موڈ میں نہیں تھا اسے گھما کر اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ھوئے اس کے گلابی لرزتے ھونٹوں کو اپنے لبوں کا لمس بخشا

شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے ھوئے زوہان نے ہلکے سے اس کے نچلے

ہونٹ کو اپنے دانتوں میں دبایا

بیا کی سسکی پر اس سے دور ھوتے ھوئے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا

تم نے وعدہ کیا تھا تم میری ہر شرط ماننے کو تیار ھو

زوہان نے اسے یاد دلایا

مم مگر آپ نے یہ شرط نہیں بتائی تھی

بیا نے اپنے ہونٹ سے نکلتی خون کی ننھی بوند پر انگلی کا دباؤ دیتے ھوئے ہکلا

کر کہا

تم نے پوچھا ہی نہیں ورنہ میں بتا دیتا

زوہان نے اس کی کمر کے گرد گھیرا تنگ کرتے ھوئے اسے دوبارہ نزدیک کیا

میں نے کہا تھا آپ مجھے جب میری مرضی کی جگہ لے جائیں گے تب مانوں

گی یہاں تو آپ بنا بتائے لے آئے ہیں

اس کی انگلیوں کی حرکت اپنے برہنہ کندھے پر محسوس کرتی وہ بمشکل بول پا رہی تھی

اس کا مطلب یہ جگہ تمہیں پسند نہیں آئی چلو پھر ابھی چلتے ہیں جہاں تم کہو

اس نے بیا کے کندھے سے ہاتھ ہٹا کر دوسرے ہاتھ میں جکڑی اس کی کمر پر بھی گرفت ڈھیلی کی

وہ تڑپ کر اس کی گرفت سے نکلی گہرے سانس بھرتے ھوئے وہ خود پر قابو پاتے ھوئے نفی میں سر ہلا گئی

ابھی کوئی وقت ہے کچھ دنوں تک بتا دوں گی اب یہاں آ گئے ہیں تو کچھ دن گزار کر یہاں سے جائیں گے

بیا کا لمبا پروگرام سن کر زوہان سخت بدمزہ ھوا

اس کا مطلب ہے کچھ دن مزید دوری برداشت کرنی پڑی گے

ماتھے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ھوئے زوہان نے بے بسی سے اسے دیکھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ بنا اس سے نظریں ملائے کپڑے اٹھاتی واشروم میں بند ھو گئی

زوہان گہری سانس بھرتا دوبارہ بیڈ پر نیم دراز ھو گیا

♥♥♥♥

فلیٹ صاف ستھرا اور فرنشڈ تھا

شاید ان کے آنے کا سن کر صاف صفائی کر دی گئی تھی

کھانا وہ راستے میں کھا کر آئے تھے اس وقت زروا کو شدید تھکاوٹ ھو رہی تھی

فریش ھو کر بستر میں گھستے ھوئے اس نے بیگ سے کپڑے نکال الماری میں سیٹ کرتے ابتسام کو دیکھا مگر اس وقت اٹھ کر ہیلپ کرانے کی بلکل ہمت نہیں تھی

نیند سے بوجھل آنکھوں سے اس نے ابتسام کو اپنے قریب لیٹتے اور اسے بانہوں میں بھرتے دیکھا تھا

کچھ ہی دیر میں پر سکون سی اس کی بانہوں میں سو چکی تھی

جب آنکھ کھلی تو ابتسام اس کی طرف رخ کر کے اسے بازو پہ سلائے گہری نیند میں تھا

اس نے نجانے کب اس کی بانہوں میں سونے کی اتنی پختہ عادت بنالی تھی

ابتسام کی مہکتی سانسوں کی دھمک اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کے وہ بے اختیار مسکرادی

اس کی گھنی مونچھوں تلے بھرے بھرے سرخ ہونٹوں کو غور سے دیکھتے ھوئے اس نے شہادت کی انگلی سے ہلکا سا چھوا اس کے کسمسانے پر زروا نے فوراً اپنا ہاتھ واپس کھینچا مگر دوبارہ اسے نیند میں جاتا دیکھ کر زروا نے ہاتھوں کے بجائے چہرہ اوپر کرتے ھوئے آہستگی سے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھے عجیب سا سرور اسے اپنے اندر اترتا محسوس ھوا

اس کی تیکھی مغرور ناک پر پھر آنکھوں پر کشادہ پیشانی پر اس کے گالوں پر اپنے لبوں کا لمس بخش رہی تھی گالوں پر لب رکھتے ہی اسے داڑھی کی چبھن محسوس ھوئی تو جھٹکے سے پیچھے ھوئی جیسے گہری نیند سے اچانک آنکھ کھل گئی ھو

خفت زدہ ھو کر اس نے ابتسام کا چہرہ دیکھا مگر اسے نیند میں ڈوبے دیکھ کر زروا کی سانسیں بحال ھوئیں

ابتسام کے بیڈ کی پائنتی سے نکلتے پاؤں کمبل سے باہر تھے اٹھ کر اس کے پاؤں پر کمبل برابر کرتے ھوئے وہ دوبارہ لیٹ گئی رات ابھی باقی تھی مگر اس کی بانہوں کے گھیرے سے نکل کر نینداس سے کوسوں دور تھی

نرم فروالے کشن کو بانہوں میں بھینچتے سونے کی کوشش کرنے لگی مگر مسلسل کروٹیں بدلنے کے باوجود نینداس پر مہربان نہیں ہوئی ناچار اٹھ کر اس نے ابتسام کا بازو پکڑ کر سیدھا کرتے ھوئے اپنا سر اس کے بازو پر رکھ دیا

ابتسام اس کی حرکت پر نیند سے جاگ گیا جب سمجھ آیا تو اسے کھینچ کر خود سے قریب کرتے ھوئے خود میں چھپایا

رخ پھیرے وہ اپنا آپ اس کے مضبوط گھیرے میں گم ھوتا محسوس کرتی آنکھیں موند گئی

وہ اپنے احساسات کو سمجھ نہیں پا رہی تھی ابتسام کی ذات اس کی عادت بن گئی تھی یا پھر کوئی اور وجہ تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی عادت محبت کی آخری سیڑھی اور عشق کی وادی میں پہلا قدم ھوتی ہے

♥♥♥♥

وہ چینج کر کے باہر آئی تو زوہان سر کے پیچھے ہاتھوں کا تکیہ بنائے لیٹا کسی گہری سوچ میں گم تھا

اس نے دوسری طرف سے جا کر تکیہ سیدھا کیا اور لیمپ آف کر کے کمبل کھینچ کر لیٹ گئی

زوہان نے جھٹکے سے کمبل اپنے اوپر سے ہٹا کر اس کی طرف سے رخ موڑ لیا

سائیڈ ٹیبل کی دراز سے سگریٹ کی ڈبیہ اور ماچس نکال کر بالکونی کی طرف بڑھ گیا

اس کے ہر انداز سے شدید ناراضگی جھلک رہی تھی

بیا پریشان ھو کر اٹھ بیٹھی نا چاہتے ھوئے بھی وہ اسے ناراض کر چکی تھی

اسے سگریٹ پھونکتا دیکھ کر بیا کو برا محسوس ھوا اس نے کبھی اپنے سامنے اسے سگریٹ پیتا نہیں دیکھا اب وہ ہلکی پھلکی پرپل ٹی شرٹ اور بلیک جینز میں سردی سے بے نیاز بالکونی میں ٹھنڈی ہوا میں کھڑا سگریٹ پی رہا تھا

بالکونی کی شیشے میں نظر آتے اس کے عکس پر نظریں جمائے وہ معزرت کے الفاظ تلاش کر رہی تھی

زوہان کا نیم رخ اسے نظر آ رہا تھا

تکیے سے اپنی شال اٹھا کر اپنے گرد لپیٹتی وہ سلائیڈ گلاس کھسکا کر اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے وہ کشمکش میں گھری ہوئی تھی کہ کس طرح اسے مخاطب کرے

زوہان اس کی موجودگی محسوس کرنے کے باوجود اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہا تھا

بات سنیں!

وہ آہستہ سے اسے پکارتی دو قدم مزید آگے بڑھی

ہممم کہو

وہ مڑے بغیر بولا

آپ ناراض ہیں؟

اس کے پوچھنے پر سگریٹ نیچے پھینکتے ہوئے جوتے سے مسل کر اس کی طرف مڑا

میرا دماغ اس وقت گھوما ہوا ہے چپ چاپ جا کر سو جاؤ

سرخ آنکھوں سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ نئ سگریٹ سلگانے لگا

بیا کی آنکھوں میں جمع ہوتے پانی نے سامنے کا منظر دھندلا دیا

وہ منہ پر ہاتھ رکھے سسکی دباتے ہوئے تیزی سے کمرے میں واپس آئی

سلائیڈ گلاس کھسکا کر بند کرتے ہوئے اس نے پردے بھی برابر کر دیے

اب بالکونی سے اندر آتی روشنی کا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا

ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے بمشکل سائیڈ لیمپ تک پہنچی روشنی ہوتے ہی اس کا

ڈر دور ہوا تو بستر میں گھس کر تکیے میں منہ چھپاتے ہوئے شدت سے رو دی

جسے ہمیشہ نرم لہجے میں نرمیاں لٹاتے دیکھا ہو اس کا بیگانا رویہ اس کی

برداشت سے باہر ہو رہا تھا اسے تو منانا بھی نہیں آتا تھا کس طرح وہ اس کی

ناراضگی دور کرتی

تم اس لڑکے سے اکیلے میں ملاقاتیں کرتی پھر رہی تھی ایک بار بھی میری وارننگ یاد نہیں آئی

اس کا چہرہ آزاد کر کے وہ اس کی گردن پر ہاتھ جمائے اس کی سانسیں روک گیا

سانسیں بند ھوتی محسوس کر کے زارا کی آنکھوں سے آنسوں بہتے اس کا چہرہ بھگونے لگے

ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑے وہ خود کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی

اس کا نیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر احتسام نے اسے آزاد کیا تو کھانستی ھوئی نیچے بیٹھ کر سانس ہموار کرنے لگی

میری آخری وارننگ کو تم نے مذاق سمجھ کر ٹال دیا اب دیکھو میں کرتا کیا ھوں تمہارے ساتھ

ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے وہ اس کے سامنے بیٹھا سرد لہجے میں بولا

ہاتھوں میں منہ چھپائے بیٹھی زارا نے شدت سے ندرت بیگم کے آجانے کی
دعا کی مگر احتشام خود انہیں کمرے میں دوائی دے کر لٹا کر آیا تھا
اس کے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اوپر کرتے ہوئے لبوں سے اس کے نمکین
آنسوں چنتا اسے ساکت کر گیا
گرتے آنسوں اس کی آنکھوں میں ٹھٹھر کر رک گئے

♥♥♥♥

صبح اٹھتے ہی اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا مگر زوہان وہاں نہیں تھا شاید وہ
کچھ دیر سے بیدار ہوئی تھی یا پھر زوہان جلدی اٹھ گیا تھا
بال سمیٹ کر جوڑا بنایا شال پہن کر واشروم میں فریش ہونے چلی گئی
واپس آئی تو شاہدہ بی بی ناشتے کی ٹرے میز پر رکھے اس کی منتظر تھیں

اس کے آتے ہی وہ واپس جانے کے لئے اٹھ گئیں

شاہدہ بی بی زوہان کہاں ہے؟

شاہدہ بی بی کو واپس جاتا دیکھ کر بیا نے پوچھا

وہ تو سویرے سے ہی زمینوں پہ نکل گیا

ناشتہ نہیں کر کے گئے؟

نہیں جی کہہ کر گیا ہے زمینوں پر منگوا کر کھا لے گا

شاہدہ بی بی دروازے کے پاس ہی کھڑی تھیں

بیٹا اور کسی چیز کی ضرورت ھو تو بتا دیجیے گا میں نیچے ہی ملازموں کے ساتھ موجود ھوں

اسے سوچ میں گم دیکھ کر شاہدہ بی بی نے کہا

نہیں بس موڈ نہیں ہے یہ ناشتہ واپس لے جائیں

اس نے ٹرے پیچھے دھکیل دی

لیکن بی بی زوہان بیٹا تو کہہ کر گیا تھا آپ ساگ اور مکھن کا ناشتہ کریں گی میں ضرور آپ کو ناشتہ کرا دوں

شاہدہ بی بی کی بات سن کر اس کو مزید افسوس ہوا زوہان کو اس کا کتنا خیال تھا مگر وہ اس کی خواہشوں پر ہمیشہ بند باندھ دیتی تھی

آپ یہ ناشتہ لے جائیں مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے بس چائے بجھوا دیجیئے گا

آپ خود بار بار سیڑھیاں چڑھ کر مت آئیں تھک جائیں گی

بیا کی ذرا سی توجہ پر شاہدہ بی بی کھل اٹھیں

میری پیاری بچی میں تو اپنی خوشی سے آتی ہوں تم لوگ کون سا روز روز آتے ہو

ان کی آنکھیں جھلملا گئیں

بیا نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر اپنے قریب صوفے پر بٹھا لیا

باتوں باتوں میں شاہدہ بی بی نے اسے بتایا زوہان کی منگنی اس کی خالہ زاد سے طے تھی مگر اس کی ماں اور دادا کی یکے بعد دیگرے وفات کے بعد زوہان نے

مڑ کر پوچھا ہی نہیں تو زوہان کے خالو نے اس کا رشتہ اپنے بھائی کے گھر طے کر دیا

شاہدہ بی بی کی بات سن کر اس کا دل بیٹھ گیا

بیٹا کچھ بن سنور کے رہا کرو مرد تو اتھرا گھوڑا ہوتا ہے عورت کی محبت اور توجہ اسے باندھ کر رکھتی ہے ورنہ مرد کے بدلنے میں کیا دیر لگتی ہے

اسے سادہ سے حلیے میں دیکھ کر شاہدہ بی بی نے اس کے بال سنوارتے ھوئے پیار سے کہا

پر شاہدہ بی بی میرے پاس تو کوئی اچھے کپڑے ہی نہیں ہیں نہ چوڑیاں نہ میک اپ کہا تھا بازار لے جاؤں گا مگر لے کر ہی نہیں گئے

بیا نے منہ بنا کر کہا

نا میرا پتر تو تیاری کر میں تجھے پنڈ کے بزار (بازار) لے جاؤں گی جو دل کرے لے لینا یہاں کی لڑکیاں بڑی ہنر مند ہیں بڑے اچھے کڑھائی والے سوٹ بناتی ہیں

پر شاہدہ بی بی میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں

اس نے بے چارگی سے نیا مسئلہ بتایا

یہ کیسی گل کی تو نے کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ تو زوہان پتر کا اپنا گاؤں ہے جو دل کرے لینا پیسے کی فکر نا کر

بیا تذبذب میں تھی مگر بادل ناخواستہ مان گئی

♥♥♥♥

احتشام نے اس کے بالوں پر گرفت ڈھیلی کی تو زارا فوراً پیچھے کھسک کر اس سے دور ھو گئی

اس کے لبوں کا لمس زارا کو ابھی تک اپنے گالوں پر محسوس ھو رہا تھا

میری بات نہیں مانو گی تو ایسے چھوٹے موٹے پیار کے مظاہرے ھوتے رہیں گے

کیوں مانوں آپ کی بات آپ میرے کچھ نہیں لگتے آئندہ میرے قریب آنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا کرلو گی

زارا کی وارننگ کے لیے اٹھی شہادت کی انگلی کو اس نے دانتوں میں ہلکا سا دباؤ دے کر چھوڑ دیا

آپ انتہائی گھٹیا انسان ہیں مجھے ہراس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں میں خالہ امی کو بتاؤں گی یتیم ھوں تو آپ کے لیے تر نوالہ ھوں جیسا مرضی سلوک کریں اپنی ہوس کا نشانہ بنائیں

میں خاموش رہوں گی

زارا سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے ھوئے چلا کر بولی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے اتنے سچے جذبوں کو ہوس کا نام دینے کی یہ لفظ دوبارہ تمہاری زبان پر آیا تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری

آخری بار کہہ رہا ھوں تمہاری شادی صرف مجھ سے ھو گی آئندہ کوئی اوٹ پٹانگ رشتہ آئے تو صاف منع کر دینا

احتسام نے شعلہ بار نظروں سے اسے گھور کر کہا

میں آپ سے کبھی شادی نہیں کروں گی نفرت ہے مجھے آپ سے سنا آپ نے

زارا اس کے دھونس بھرے انداز پر چیخ گئی

تم نے اگر کسی اور شخص کا نام بھی لیا تو تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا

احتسام کا سرد بے لچک لہجہ اس کے دل میں تراز و ھو گیا زبان کو فوراً بریک لگی سامنے آتی ہر چیز کو ٹھوکر مارتا وہ وہاں سے چلا گیا تو زارا نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی

صبح سے وہ ابتسام سے نظریں چرائے پھر رہی تھی

شکر کا مقام تھا وہ پہلے والی حرکتوں پر نیند میں تھا ورنہ شاید اس کے سامنے آنے سے بھی کترانے لگتی

کچھ ڈل لگ رہی ہو طبیعت ٹھیک ہے نا؟

اسے ایک ہی زاویے پر بیٹھا دیکھ کر ابتسام نے تشویش سے اس کے ماتھے کو چھو کر پوچھا

ہاں مجھے کیا ہونا ہے ٹھیک ہوں بلکل

زروا نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے لمس کو مٹانے کی کوشش کی

کل رات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں آپ کو دیر ہو رہی ہو گی

اس کی بات کاٹ کر تیزی سے اٹھی تھی مگر اس کی کلائی ابتسام کی گرفت میں آ گئی

پریشان کیوں ھو رہی ھو میں تمہارا شوہر ھوں تمہارا پورا حق ہے مجھ پر اس طرح کیوں ری ایکٹ کر رہی ھو جیسے کوئی جرم ھو گیا ھو

اسے سامنے کھڑا کر کے ابتسام نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیا

زروا سے نظریں پھر بھی نہیں اٹھائی گئیں

اس کی جنبش کرتی پلکوں اور لرزتے ہونٹوں کو دیکھ کر ابتسام نے اپنی دراز قامت کی وجہ سے جھک کر اس کی پیشانی چومی

اگر مجھ پر پیار آئے تو سوتا سمجھ کر چوری چھپے کرنے کے بجائے ڈنکے کی چوٹ پر کیا کرو تمہاری گھبراہٹ کی وجہ سے کم از کم میں پیش رفت کرنے سے محروم نا رہے جاؤں اور سونے کا ڈرامہ بھی نا کرنا پڑے

ابتسام کی متبسم آواز پر زروا نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں چہرے کا رنگ پل میں سرخ ھو گیا

ابتسام نے اس کی ٹھوڑی کو شدت سے چوم کر لرزتے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا

زرواس کی سخت گرفت پر مچلی مگر ابتسام نے اسے کمر سے جکڑ کر مزید قریب کر لیا اس کے سینے سے لگی وہ تھر تھر کانپ رہی تھی

ابتسام پیچھے ہٹا تو اس کے سرخ ہوتے گالوں پر جھکتے ہوئے نرم بوسے دیے

میں نے سوچا سمجھا دوں کہ نرمی سے چھو کر دور ہو جانا پیاس بڑھا دیتا ہے

ابتسام کی مسکراتی آواز زروا کو مزید خفت زدہ کر رہی تھی

ایک کمزور لمحے نے اسے کتنا شرمندہ کرایا تھا

خود کو کوستی وہ بیڈ پر بیٹھی ہاتھ مسل رہی تھی ابتسام ناشتہ لینے جا چکا تھا اب کچن میں جانے کا زروا کا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا اس لیے

ابتسام کو باہر جانے سے روکا بھی نہیں

بازار کیا تھا چھوٹی موٹی دکانیں تھیں جن میں رکھے شوکیس رنگ برنگے
سامان سے سجے تھے
گھنگرو لگے ست رنگی پراندے پر اس کی نظر پڑی تو اس کا جی مچل گیا مگر اپنے
پتلے سلکی بالوں کا سوچ کر لینے کا ارادہ ترک کر دیا
سندھی اور بلوچی کڑھائی کے خوبصورت دیدہ زیب سوٹ ایک سے بڑھ کر
ایک اپنی مثال آپ تھے
شاہدہ بی بی میں یہ سارا سامان مفت میں نہیں لے سکتی پہلے ہی آپ نے تحفے کا
نام دے کر چوڑیاں میک اپ کا سامان اور کھسہ لے دیا ہے اب پلیز جو سامان
لوں اس کا بل بنوا دیجیے گا زوہان خود دے جائیں گے
مروت میں بیا کتنی ہی چیزوں کو نظر انداز کر گئی مگر اس سوچ کے آتے ہی
اس نے ساری پسند کی چیزیں خریدنے کا فیصلہ کر لیا
بیا کی نظر بھٹک کر دوبارہ ست رنگی پراندے پر اٹک گئی اس نے شاہدہ بی بی
سے اپنی پریشانی شیئر کی تو وہ ہنس پڑیں

جھلی پراندہ میں خود پہنا دوں گی کوئی مسئلے والی بات ہی نہیں ہے

اس کے بعد زروا نے کافی چیزیں خریدیں

راستے میں اس کی ملاقات زوہان کی سابقہ منگیتر سے ہو گئی چست لباس پر

باریک چنی پہنے پراندہ جھلاتی اسے زہر لگ رہی تھی

چنی اس کے فٹنگ والے لباس سے ابھرتے سراپے کو چھپانے میں ناکام ہو

رہی تھی

سنا ہے زوہان میاں نے باپ کے نقشے قدم پر چلنے کا فیصلہ کر لیا ہے آج کل

اپنے سے آدھی عمر کی شہری بیوی کو لے آیا ہے

اس کی چبھتی ہوئی نظر بیا کے جسم کے آر پار ہو رہی تھی

بیا نے مزید اپنی چادر کو مضبوطی سے اپنے ارد گرد لپیٹا

راستے سے ہٹ نگی پہلے ہی سردی سے ابیہا بیٹی کی طبیعت خراب ہو رہی ہی

شاہدہ بی بی کو آخر کار مداخلت کرنی پڑی

بڑی نازک ھوتی ہیں یہ شہری لڑکیاں بی بی لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ایسے مردوں کے پاس پھنس کیسے جاتی ہیں باپ نے تین شادیاں کیں پتا نہیں بیٹا کتنی کرے گا خیر مجھے کیا

نگی نے اس کا راستہ چھوڑا تو بیا تیر کی تیزی سے وہاں سے نکلی

حویلی پہنچ کر چادر اتار کر لاؤنج میں پڑے صوفے پر پٹخی

شاہدہ بی بی بھی سامان کے شاپر اٹھائے ہانپتی کانپتی آن پہنچیں

بیٹا اس کی باتوں کو دل سے نا لگا ناز وہاں پتر کی تربیت اس کی ماں نے کی ہے وہ ایسا نہیں ہے رنگین مزاج

تو بس اپنے سر کے سائیں کا دھیان خود سے ہٹنے مت دینا باقی اللہ مالک ہے

شاہدہ بی بی کے سمجھانے پر وہ شاپر سمیٹ کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

بیٹا میں پہلے ہی ابتسام کا رشتہ کر کے مشکل میں ہوں تمہاری ماں کا رویہ دیکھ کر دوسرا رشتہ دینے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں

ندرت بیگم کے گھٹنے سے لگ کر بیٹھے احتسام کے چہرے پر چند پل کے لئے گمبھیر سنجیدگی آگئی

میں صرف آپ سے اتنی گارنٹی لینے آیا ہوں کہ جب تک میں امی کو منا نہیں لیتا آپ زارا کا رشتہ کہیں اور نہیں دیکھیں گی باقی سب میں سنبھال لوں گا امی بھی آہستہ آہستہ مان جائیں گی

احتسام کے کہنے پر ندرت بیگم نے نفی میں سر ہلایا

تمہاری ماں کبھی نہیں مانے گی میں جانتی ہوں

مگر آپ شاید مجھے نہیں جانتی ہیں میں منا لوں گا

احتسام کو بضد دیکھ کر ندرت بیگم خاموش ہو گئیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دروازے کی اوٹ سے جھانکتی زارا کو ندرت بیگم کا خاموش ھو جانا اچھا نہیں لگا وہ چاہتی تھی ندرت بیگم دو ٹوک انداز میں منع کر دیں

میں چلتا ہوں آپ اپنا خیال رکھیں

احتسام اٹھ کھڑا ھوا تو ندرت بیگم بھی اٹھنے لگیں

لیٹی رہیں آپ کیوں اٹھ رہی ہیں

بیٹا دروازے تک تو چھوڑ آؤں

ندرت بیگم کے کہنے پر احتسام نے سر جھٹکا

کم آن امی فارمیلٹی کی ضرورت نہیں ہے میں چلا جاؤں گا

اس کے جانے کے بعد ندرت بیگم گہری سوچ میں ڈوب گئیں

روز روز کسی کے گھر منہ اٹھا کے نہیں آجاتے بندے میں کچھ مروت تو ھونی چاہیے

صحن میں لگی ٹونٹی سے پاؤں دھوتے ھوئے زارا نے جان بوجھ کر بلند آواز میں کہا

احتسام کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

اب اگر تم لوگ بلاؤ ہی نا میں تو مروت میں مارا جاؤں گا

احتسام اس کے پاس آ کر دیوار سے ٹیک لگائے محویت سے اسے تکتے ہوئے بولا

ہم کیوں بلانے لگے آپ کو جب آپ خود بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہو جاتے ہیں

زارا نے ناک چڑھائی

بلائے ناگہانی تو نازل ہو گی بہت جلد تم پر تیار رہنا

اس کی ناک دباتے ہوئے احتسام نے پیار سے اس کا غصے سے تمتماتا چہرہ دیکھا

آپ دور رہ کر بات نہیں کر سکتے

اپنی ناک پر ہاتھ رکھے زارا گیلے پاؤں کھرے سے باہر نکال کر اس سے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی

اب کسی کو تو پاس آنا ہے تم تو آتی نہیں ھو میں نے سوچا میں کمی پوری کر دیا کروں

احتشام نے اسے کمر سے پکڑ کر نزدیک کیا

چھوڑیں مجھے ورنہ میں چیخوں گی

زارا اس کی بانہوں میں مچلتی ھوئی دھیمی آواز میں غرائی

احتشام تیزی سے اس کے گالوں کو چومتا دروازے کی طرف بڑھ گیا

زارا ہکا بکا اس کی بے باکی پر گالوں پر ہاتھ رکھے اسے دروازے سے باہر نکلتے دیکھ رہی تھی

احتشام نے مڑ کر چڑانے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور دروازہ بند کر دیا

زارا پاؤں پٹخ کر رہ گئی

چھن چھن کی آواز پر زوہان نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا

بیا نیلا دھاگے کی کڑھائی والا کرتا پہنے گھنگرو والے پراندے کو آگے ڈالے

سرخ لپ سٹک سے ہونٹ سجا کر اس کے سامنے کھانے کی ٹرے پکڑے

کھڑی تھی

مجھے بھوک نہیں واپس لے جاؤ

زوہان ایک پل کے لیے اس کا روپ دیکھ کر مبہوت ہو گیا مگر اپنے آپ کو

سنبھال کر بے رخی سے کہتا دوبارہ آنکھوں پر بازو رکھ دیا

آپ نے تو کھیتوں میں منگوا کر کھا لیا میں صبح سے بھوکی ہو ناشتہ بھی نہیں کیا

بیا نے ہمت کر کے اسے دوبارہ مخاطب کیا

تو تم کھا لو مجھے ویسے بھی بھوک نہیں ہے

زوہان نے کروٹ بدل لی

بیا کی آنکھوں میں اس کی بے رخی پر آنسو آ گئے

ٹرے میز پر پٹخ کر بالکونی کی سلائیڈ ہٹا کر ٹھنڈے فرش پر بیٹھ گئی

گھٹنوں میں منہ چھپائے روتے ہوئے اس نے دو تین بار سر اٹھا کر اس سنگ

دل کو دیکھا مگر وہ اسی طرح کروٹ

کے بل لیٹا رہا

ٹھنڈی ہوا اس کے جسم کے آر پار ہو رہی تھی وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی

کچھ دیر بعد زوہان اس کے سر پر کھڑا تھا

یہ تماشا بند کرو اور اندر چلو

زوہان کی کرخت آواز پر اس نے مزید گھٹنوں میں سر گھسایا

سنائی نہیں دے رہا؟

زوہان کے دوبارہ کہنے پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا

زوہان آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں بھرتا اندر لے آیا اس کے تڑپنے مچلنے کا

نوٹس نہیں لیا

بیٹھ کر کھانا کھاؤ

اسے صوفے پر بٹھا کر کھانے کی ٹرے سے کپڑا ہٹایا

بیا نے دونوں ہاتھ سختی سے ہونٹوں پر جما لیے

کیوں تنگ کر رہی ہو؟

زوہان نے بے بسی سے پوچھا

میں تنگ کر رہی ہوں اور آپ کا خود کے بارے میں کیا خیال ہے مان کیوں نہیں رہے

بیا روہانسی ہو گئی

تم نے کب منایا

زوہان نے دوبدو کہا

کتنی کوشش تو کر رہی ہوں آپ مان ہی نہیں رہے

ادھر آؤ!

زوہان نے اپنے قریب صوفے پر ہاتھ رکھ کر کہا

بیا بنا پس و پیش کے اس کے قریب جا کر بیٹھ گئی

بڑا قرض چڑھا کر آئی ھو دکانوں پہ

اس کے پراندے کے گھنگرو چھیڑتے ھوئے زوہان نے اس کا گلابی چہرہ دیکھا

ہاں تو آپ شاپنگ کا کہہ کر بھول گئے تھے

بیا نے سردی سے سرخ پڑتی ناک سکوڑ کر کہا

زوہان نے اس کا ہاتھ پکڑا تو احساس ھوا وہ کس قدر ٹھنڈی پڑ رہی تھی

کیا ضرورت تھی سردی میں جا کر بیٹھنے کی

اسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے ھوئے زوہان نے اپنی بانہوں کے

گھیرے میں اس کے کانپتے وجود کو چھپایا

آپ مان جو نہیں رہے تھے

بیا شرم سے بمشکل بول پا رہی تھی

ایک شرط پر مان جاؤں گا

مجھے منظور ہے

بیا نے اس کی پوری بات سنے بغیر کہا

زوہان نے اپنا چہرہ اس پر جھکایا

کس کرو مجھے

زوہان نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا

بیا نے فوراً اپنا ہاتھ ہونٹوں پر جمایا

دیکھا اس طرح کرتی ہو پھر

زوہان نے بانہوں کا گھیرا ہٹا لیا

بیا چند لمحے سوچتی رہی پھر آگے ہو کر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے

کر اپنی طرف موڑا

آنکھیں بند کیے وہ اپنے لرزتے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ گئی

وہ اس کے لبوں کے لمس پر مدھوش ہو گیا

زوہان نے اسے پیچھے ہوتا دیکھ کر اس کی گردن سے پکڑ کر اس کا چہرہ دوبارہ

اپنے قریب کیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شدت سے اس کی سانسوں کو قید کیے وہ اسے پھڑ پھڑانے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا

♥♥♥♥

بیا اس کی سخت گرفت سے آزاد ہوئی تو صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر گہری سانسیں بھرنے لگی

کھانا کھالو اتنی دیر بھوکا رہنا ٹھیک نہیں پہلے ہی تم اتنی کمزور ہو

وہ فکر مندی سے اس کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا

میں یہ ٹھنڈا کھانا کیسے کھاؤں

اس کی نئی شکایت پر زوہان نے ٹھنڈی سانس بھری یعنی اس میں بھی وہی قصوروار تھا

چلو کچن میں کچھ دیکھتے ہیں

اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے ھوئے زوہان نے کہا

مجھے پاستا کھانا ہے

بیانے کچن سے پیکٹ دریافت کر کے پاستا پیکٹ اس کے سامنے لہرایا

تم ہیلپ کراؤ میں نے کبھی بنایا نہیں ہے

پیکٹ الٹ پلٹ کرتے ھوئے زوہان نے اس پر لکھی ریسیپی دیکھی

میں کچھ نہیں کروں گی میرے جسم میں ویسے بھی جان نہیں ہے بھوک سے

بیانے ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک گھسیٹ کر بیٹھتے ھوئے میز پر سر ٹکایا

اچھا یہ لو جوس پی لو پتا نہیں کب تک تمہارا یہ پاستہ تیار ھو گا

زوہان نے فریج میں سے جوس کی بوتل اور گلاس نکال کر اس کے سامنے رکھا

دن میں کتنی ہلچل ھوتی ہے ملازموں کی رات میں تو بلکل سناٹا ہے سب کہاں چلے گئے

بیانے جوس کا گھونٹ بھرتے ھوئے پوچھا

یہ سیڑھیوں کے پاس جو روم ہے شاہدہ بی بی کا ہے وہ سوچکی ھوں گی باقی کمرے بھی ملازم لڑکیوں نے لے رکھے ہیں مرد ملازم کواٹر میں ھوتے ہیں

زوہان نے مہارت سے سبزیاں کاٹتے ھوئے اسے جواب دیا

یہ سارا کچن کا سامان کون لاتا ہے ہر چیز موجود ہے ہمارے لیے منگوا کے رکھا ہے یا ہمیشہ ایسے ہی رہتا ہے؟

بیانے بھرے ھوئے فریج اور کچن کے باقی سامان کا پوچھا

جب امی اور دادا ھوتے تھے تو شہر سے سارا راشن منگواتے تھے ان کی وفات کے بعد بھی میں نے شاہدہ بی بی سے کہہ دیا تھا یہ سلسلہ رکنا نہیں چاہیے ملازم بھی انسان ھوتے ہیں باقی نگرانی کا کام تو شاہدہ بی بی کا ہے ان کے شوہر

زمینوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں جو آمدن ھوتی ہے اس سے ملازموں کی تنخواہیں اور اپنی تنخواہ رکھ کر باقی میرے اکاؤنٹ میں بھجوا دیتے ہیں

سبزیاں کٹ چکی تھیں وہ اس کے سوالوں کے جواب دیتے ھوئے کام بھی ساتھ ساتھ کر رہا تھا

چیز زیادہ ڈالنی ہے

بیا نے اسے تھوڑی چیز ڈالتے دیکھ کر کہا

زوہان نے مڑ کر اسے گھورا

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کندھے اچکا دیے

اس کی ادا پر زوہان نے بے اختیار آگے ھو کر اس کے گلابی ہونٹوں کا بوسہ لیا

بیا نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے غصے سے دیکھا

ہر وقت رومینس سوجھتا رہتا ہے آپ کو

بیا کے منہ بسورنے پر زوہان کا قہقہہ بلند ہوا

ٹیسٹ کر کے بتاؤ کیسا بنا ہے

اس کے سامنے پلیٹ رکھ کر زوہان بھی اس کے ساتھ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

اچھا بنایا ہے ٹیسٹی ہے بس تھوڑا اسپائسی ھو گیا ہے لیکن مجھے سپائسی چیزیں پسند ہیں

بیا نے چٹخارہ لے کر کھاتے ھوئے کہا

زوہان مسکراتے ھوئے اسے کھاتا دیکھتا رہا

چلو چھت پہ واک کرتے ہیں

پلیٹ بیسن میں رکھ کر زوہان اس کی طرف پلٹا

کچن سمیٹ کر برتن دھولوں پھر چلتی ہوں

بیا کو کھانا کھانے کے بعد اچھی خاصی انرجی آ گئی

کوئی ضرورت نہیں اتنی ملازمائیں ہیں صبح کر لیں گی سب تم چلو

اسے ہاتھ پکڑ کر زوہان نے باہر گھسیٹا

واک کرتے ھوئے زوہان اور بیا ایک دوسرے کو

ماضی کی باتیں بتاتے رہے زوہان کے موبائل کی رنگ ٹون پر دونوں رک گئے

تم روم میں چلو میں آتا ھوں

سکرین پر ابھرتے نام پر زوہان سنجیدہ ھو گیا

شادی کے بعد پہلی دفعہ انہوں نے اتنی باتیں کی تھیں

بیا بستر پر لیٹی تو خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کر لیا

Zubi Novels Zone

زروا فرش دھو کر وائپر لگا رہی تھی جب کال بیل کی آواز آئی

پائنچے چڑھائے وہ پانی بھرے فرش سے احتیاط سے گزر کر دروازہ کھولنے گئی

پانی نکالنے کی لیے دروازے کے پاس جالی تھی دروازہ تھوڑا اونچا کر کے لگایا گیا تھا تا کہ فلیٹ سے باہر پانی نا جا سکے

دروازہ کھلنے پر ابتسام اندر کا منظر دیکھ کر بھونچکارہ گیا

یہ کیا کر رہی ہو تم؟

ابتسام کے دونوں ہاتھوں میں شاپر تھے اس نے پانی پانی ہوتے فرش کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا

فرش دھو رہی تھی کافی گندہ ہو رہا تھا

ابتسام کو جواب دے کر وہ واپس جانے کے لیے مڑ گئی

خبردار تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو

ابتسام کی غصیلی آواز پر وہ ٹھٹھک کر رک گئی

ابتسام اس کے پاس سے تیزی سے گزرا

شاپر لاؤنج میں صوفے کے سامنے رکھی میز پر رکھے واپس آکر اس نے احتیاط سے زروا کو بانہوں میں بھرا

اسے صوفے پر بٹھا کر وائپر اٹھا کر فرش صاف کرنے لگا

عقل گھٹنوں میں ہے تمہاری اگر گر جاتی تو پتا ہے کتنا نقصان ھوتا مردوں کو ذلیل کرنے کے نئے نئے طریقے ڈھونڈتی ھو تم عورتیں

وہ پائینچے فولڈ کیے شڑاپ شڑاپ کر کے فرش بھی صاف کرتا جارہا تھا اور اسے صلواتیں بھی سنا رہا تھا

زروا مسکراہٹ دبائے اسے کام کرتا دیکھتی رہی

ابتسام نے فل سپیڈ میں پنکھا چلایا تو زروا سکڑ کر اس پر چلائی

کیا ہے سردی میں پنکھا چلا دیا

ابتسام دوبارہ اسے بانہوں میں بھر کر کمرے میں بستر پر سلا کر باہر آ گیا

کچن میں جا کر فریج میں کھانے پینے کا سامان رکھا فروٹ کاٹ کر جب کمرے میں داخل ھوا تو زروا اٹھ بیٹھی

میں لیٹ لیٹ کر بور ھو جاتی ھوں تھوڑا کام تو کرنے دیا کریں

وہ پلیٹ اس کے سامنے رکھ کر اس کے پہلو میں لیٹ گیا

کچھ منتھ صبر کر لو پھر جتنا دل کرے کام کر لینا لیکن فلحال ریسٹ کرو سنا نہیں تھا ڈاکٹر نے کیا کہا تھا بے بی ویک ہے

وہ آگے ہو کر اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ھوئے بولا

زروا کا سیب کی قاش منہ کی طرف لے جاتا ہاتھ ہوا میں معلق ھو گیا

کھاؤ رک کیوں گئ

ابتسام نے سر اٹھا کر اسے کہا

زروا نے سیب کی قاش جیسے ہی منہ میں رکھی ابتسام بجلی کی تیزی سے اس کے لبوں پر جھکتا آدھی قاش اپنے دانتوں سے توڑ کر اپنے منہ میں لے گیا

قسم سے اتنا ذائقے دار رس بھرا سیب میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کھایا

ابتسام کی حرکت پر سرخ پڑتی وہ پلیٹ پیچھے کھسکا گئی

آپ نے یہی حرکتیں کرنی ہیں تو میں نہیں کھا رہی کچھ بھی

اس کے نروٹھے انداز ابتسام نے پلیٹ سائیڈ پر رکھ کر اسے آرام سے تکیے پر لٹایا

فروٹ کھاتی رہنا بعد میں پہلے جو مجھ سے کام کرایا ہے اس کا معاوضہ تو وصول کرنے دو

اسے لٹا کر کمبل اس پر سے ہٹاتے ہوئے اس کے نازک بدن کو دیکھا جواب کچھ بھرا ابھرا سڈول ہو چکا تھا

اس کے پیٹ پر اپنے ہونٹ رکھتے ھوئے ابتسام مدہوش ہوتا جا بجا اسے چومتا اس کے چہرے تک آیا

زروا آنکھیں بند کیے اس کے لمس کو محسوس کرتی سرخ پڑ رہی رہی

ابتسام نے اس کی نرم گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تو زروا نے مچل کر اس کے گھنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا

اس کی گردن پر نشان ثبت کرتا وہ اس کے چہرے پر جھک گیا

بند آنکھوں کو چوم کر ابتسام نے اس کے لرزتے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے

اس کے شدت بھرے لمس پر زروا کی سسکی اس کے ہونٹوں میں دب کر رہ گئی

وہ اس پر اپنی محبت کی بارش کرتا اسے سنبھال سنبھال کر نازک کلی کی طرح پیار کرتا اس کے پورے وجود پر چھا گیا اس کے انداز میں پہلے کی طرح جارحانہ پن نہیں تھا محبت کی نرمی تھی

زروا پور پور بھیگتی اس کے پیار کے نشے میں کھو کر اپنا وجود اس کے حوالے کر گئی

♥♥♥♥

ZNZ
Zubi Novels Zone

کس کو ساتھ لیے گھوم رہے ہو؟

کال ریسیو کرتے ہی متہم صاحب کی غصیلی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

میں آپ کے معملات میں ٹانگ نہیں اڑاتا اس لیے بہتر ہے آپ بھی میرے معملات سے دور رہیں

متہم صاحب کے برعکس اس کا لہجہ ٹھنڈا اور پر سکون تھا

مجھے تمہارے معملات میں کوئی دلچسپی نہیں میں نے صرف تمہیں یہ باور
کرانے کے لیے فون کیا ہے کہ تم جس سے مرضی
شادی کرو ایک کے بجائے دس شادیاں کرو مگر ایک شادی تمہیں خاندان
میں کرنی ھوگی تمہارا بچہ صرف خاندانی عورت کی کوکھ سے پیدا ھوگا جس
طرح میں نے کسی باہر کی عورت سے بچے پیدا نہیں کیے
ان کی باتیں سن کر زوہان کا فشار خون بلند ہوتا جا رہا تھا
آپ نے میری ماں کو خاندانی ھونے کا جو تمغہ پہنایا تھا وہ مجھے اچھے طریقے
سے یاد ہے خاندانی عورتوں کو بچے پیدا کرنے کے لیے استعمال کرو اور باہر کی
عورتوں سے عیاشی کے لیے شادیاں کرو یہ آپ کا وتیرہ ہے میرا نہیں میں
نے جس سے شادی کی ہے ساری عمر اس کے علاوہ کوئی عورت میری زندگی
میں نہیں آئے گی اور میرے بچے بھی اسی عورت کی کوکھ سے پیدا ھوں گے
سمجھے آپ

زوہان کے چلانے پر ایک پل کو متہم بیگ کو چپ لگ گئی دوسرے ہی پل وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں چلائے تھے

میں تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کر دوں گا بے غیرت باپ کو طعنے مارتا ہے دو ٹکے کی آوارہ لڑکی کے لیے

بس خاموش ہو جائیں ایہا کے خلاف میں ایک اور لفظ نہیں سنوں گا

آپ نے عاق کرنا ہے تو شوق سے کریں آپ کی جائیداد سے پھوٹی کوڑی بھی نہیں لینے والا میں مجھے میرے دادا اور میری ماں کی طرف سے وراثت میں جتنی جائیداد ملی ہے میرے لیے کافی ہے

ان کی مزید کوئی بھی بات سنے بغیر زوہان نے کال کاٹ دی

کمرے میں آکر اس نے کمبل میں دبکی بیا کے پاس لیٹتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا

غنودگی میں جاتی بیا اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر جاگی

اسے سیدھا لٹاتے ہوئے زوہان مکمل اس پر چھا گیا

یہ کیا کر رہے ہیں زوہان پلیز پیچھے ہو جائیں

بیا اس کے جارحانہ انداز پر سہم گئی

ایک لفظ مت نکالنا اپنی زبان سے اگر میرے ساتھ گھر بسانا چاہتی ھو تو

خاموشی سے بنا احتجاج کے رشتہ شروع کر وورنہ جو فیصلہ ھوا ابھی بتاؤ

زوہان کے اچانک بدلے ھوئے رویے پر اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

بولو کیا فیصلہ ہے میرے ساتھ رہنا ہے یا نہیں

اس کی خاموشی پر زوہان نے دوبارہ پوچھا تو بیا سر دوبارہ تکیے پر ٹکاتی آنکھیں موند گئی

اس کا اشارہ سمجھ کر زوہان نے اپنی شرٹ کو جھٹکے سے خود سے دور کیا شرٹ کے سارے بٹن ٹوٹ کر بکھر گئے

بیا بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑے بے بسی سے آنکھیں میچے پڑی تھی

زوہان نے اسے کمر سے پکڑ کر اونچا کرتے ھوئے اپنے سینے سے لگا گیا

اس کے سینے سے لگی بیا تھر تھر کانپ رہی تھی

زوہان نے اس کی شرٹ کی زپ کھولتے ھوئے اس کے کندھے سے شرٹ کھسکائی

زوہان کے دھکتے ہونٹ اس کے کندھے سے سفر کرتے اس کی گردن پر اپنے نشان چھوڑ رہے تھے

وہ آنکھیں بند کیے اس کے جارحانہ لمس کو برداشت کرتی بے بس ھو رہی تھی

اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے چہرے کا ایک ایک نقش چومتے ھوئے اس کے ہونٹوں کو جکڑ گیا

اس پر سائے کی طرح چھائے زوہان نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا روتی سسکتی بیا کے آنسوں اپنے لبوں پر چنتے وہ فاتح بنا اس کے وجود کو فتح کر کے پیچھے ہٹا

تو روتی ھوئی بیا کو بانہوں میں سمیٹ گیا

پلیز رونا بند کرد ولٹل گرل یہ ہمارے رشتے کو مضبوط کرنے کی کڑی تھی میں تمہارے علاوہ کسی اور عورت کو اپنی زندگی میں نہیں لانا چاہتا میرے سارے تقاضے صرف تم سے وابستہ ہیں اور رہیں گے میں اپنی نسل تم سے آگے بڑھانا چاہتا ھو

پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتے ھوئے زوہان اسے سمجھا رہا تھا

آہستہ آہستہ بیا کی سسکیاں مدھم ھوتے ختم ھو گئیں

زوہان نے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا تو اسے گہری نیند میں دیکھ کر پر سکون ھو گیا

بیا نے کمبل سے باہر بازو نکال کر زوردار انگڑائی لی

برہنہ بازو محسوس کر کے چونک کر دوبارہ کمبل کو گردن تک کھینچا

پاس ہی زوہان نیم دراز اس کی حرکت دیکھ کر مسکرایا

کمبل سمیت اسے اپنی طرف کھینچ کر مضبوطی سے بازوؤں میں جکڑا

اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اس کے بکھرے بال سمیٹتے ھوئے اس کا شرم سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری

اسے خود سے دور ھوتا محسوس کر کے اپنا چہرہ اس پر جھکاتے ھوئے زوہان نے فکرمندی سے پوچھا

جج جی میں ٹھیک ھوں مجھے فریش ھونا ہے

وہ دوبارہ ہاتھوں کا زور لگا کر اپنا آپ اس سے الگ کرنے لگی

اس کی جھجھک سمجھ کر زوہان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نے گھیراؤ کیا

میری جان تم پوری رات میرے ساتھ اسی طرح سوتی رہی ھواب تو اصولاً تمہیں شرمانا بند کر دینا چاہیے

میرے کپڑے دیں میں نے واشروم جانا ہے

بیا روہانسی ھو کر بولی

لو جی صبح ھوتے ہی بیوی نے آنکھیں پھیر لیں

زوہان نے مصنوعی طور پر ٹھنڈی آہیں بھرتے ھوئے اس کے کپڑے سمیٹ کر اسے پکڑائے

زوہان بلیک ٹراؤزر اور بنیان میں سردی سے بے نیاز بالکونی میں جا کر سگریٹ سلگانے لگا

بیا جھرجھری لے کر کپڑے پہنتی وارڈروب سے استری شدہ سوٹ ہینگر سمیت اٹھا کر واشروم میں گھس گئی

نہا کر نکلی تو زوہان کو بیڈ پر نیم دراز موبائل چلاتے دیکھا

نظریں ملنے پر بیانے جلدی سے رخ پھیر کر ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھایا اور بال سلجھانے لگی

بال سلجھاتے ھوئے اس کی نظر اپنی گردن پر ثبت سیاہ پڑتے نشانات پر پڑی حیرانی سے ان پر ہاتھ پھیرتی وہ مڑ کر زوہان کو دیکھنے لگی

زوہان نے آنکھ مارتے ھوئے فلائنگ کس کی تو بیانے سٹپٹا کر دوبارہ رخ پھیر لیا

اب بتاؤ کہاں جانا ہے گھومنے پھرنے یہ مت سمجھنا اپنا وعدہ بھول جاؤں گا

اسے پیچھے سے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر زوہان نے اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکاتے ھوئے کہا

مم مجھے کیا پتا میں تو کبھی کہیں گئی ہی نہیں بس دوستوں سے مری ناران کاغان کا سنا تھا

وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی مگر زوہان مسلسل اسے ڈریسنگ مرر میں دیکھ رہا تھا

چلو پھر وہیں لے جاؤں گا کچھ دنوں تک پھر وہیں سے شاپنگ بھی کرادوں گا

اس کا شکوہ یاد کر کے زوہان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی

رہنے دیں آپ اور آپ کی باتیں یاد تو کچھ رہتا نہیں باتیں کر کے بھول جاتے ہیں

بیا نے اس کے بازوؤں کا حصار توڑتے ہوئے نروٹھے پن سے کہا

اف! میری جان کو اتنے شکوے ہیں میری ذات سے

زوہان نے اس کا رخ اپنی طرف پھیر کر اس کی چھوٹی سی ناک دبائی

بیا نے اس کا ہاتھ جھٹکا

انداز ہنوز ناراضگی بھرا تھا غصہ کسی اور بات کا تھا لیکن ناراضگی اس سے الگ بات پر نکال رہی تھی

اچھا آخری بار معاف کر دو آئندہ بلکل نہیں بھولوں گا پکا پرامس

زوہان نے ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا

بیا نے جھٹ اس کا ہاتھ تھاما

اور کل رات کی طرح دوبارہ میرے قریب نہیں آئیں گے

بیا کی بات سن کر زوہان نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت سے نکالا

ایسا کوئی پرامس نہیں کیا میں نے

تمہیں کل رات سے لے کر ہر آنے والی رات میں اسی طرح میری شدت

برداشت کرنی پڑے گی باقی اس کے علاوہ جو دل چاہے بات منوالینا

زوہان کا لہجہ یکسر بدل گیا

بیا منہ بناتے ہوئے دوبارہ برش اٹھا کر بال سنوارنے لگی

زوہان نے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا اور اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گیا

بیا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ پھیل گئی کتنا والہانہ پن تھا زوہان کے ہر انداز میں

وہ تمام اذیت بھول کر صرف زوہان کے پیار کرنے کا انداز یاد کر رہی تھی

ابتسام کی محبت میں دن بدن نکھرتی زروا کی صحت بھی قابل رشک ھوتی جا رہی تھی

گالوں کی سرخی بھرا بھرا سراپا اور آنکھوں کی چمک اس کے ہر انداز میں آسودگی کی جھلک تھی

زروا ایک بات تو بتاؤ

ابتسام موبائل رکھ کر پوری طرح اس کی طرف رخ پھیر کر بولا

زروا سیدھی لیٹی جانے کن خیالوں میں گم تھی اس کے پکارنے پر چونک گئ

ہمم پوچھیں

تمہارے بارے میں جو باتیں مشہور ھو رہی تھیں تمہیں دورے پڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ وہ سب سچ تھا کہ جھوٹ شادی کے بعد تو تم بلکل نارمل ھو ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی

ابتسام کی بات سن کر زروا کے اندر اذیت کی لہر دوڑ گئی اس نے آنکھیں موند لیں دو آنسوں اس کی بند آنکھوں سے نکل کر کنپٹیوں میں گم ھو گئے

ابتسام نے تڑپ کر اسے بانہوں میں بھرا

ایم سوری مجھے نہیں پتا تھا میرا سوال تمہارے لیے تکلیف کا باعث ھو گا ورنہ خدا کی قسم قیامت تک یہ سوال میری زبان پر نہیں آتا

ابتسام سسکتی ھوئی زروا کو اپنے ساتھ لپٹائے بولا تھا

روتی ھوئی زروا نے دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کو جکڑتے ھوئے مزید اس کے سینے میں اپنا منہ چھپایا

شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ھونے کی وجہ سے ابتسام اس کے آنسوں اپنے کشادہ سینے پر گرتے محسوس کر رہا تھا

بہت مشکل وقت تھا میرے لیے جب مجھے اپنے اندر تبدیلی کا احساس ھوا پریشانی اور اذیت کی وجہ سے نیند بھوک پیاس تک اڑ گئی تھی ہر وقت ایک ہی بات سوچ سوچ کر میرا ذہن کام کرنا بند کر دیتا تھا

اسی دباؤ اور پریشانی کے نتیجے میں ایسا ہوتا تھا مجھے لگتا تھا کسی بھی وقت سب کو پتا چل جائے گا پھر پیچ چورا ہے پر میری عزت تار تار ہو گی لوگ تھو کیں گے مجھ پر آپ کو اندازہ نہیں ہو گا مجھ پر کیا گزرتی تھی

سسکیاں لیتے ہوئے زروا اس کے سینے سے لگی اپنا تمام درد اس درد دینے والے کو بتا رہی تھی

ابتسام اس کی تکلیف دل کی گہرائیوں سے محسوس کر رہا تھا

اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے دیوانہ وار چومتا ہوا مسلسل اس سے معافی مانگ رہا تھا اس کے آنسوں اپنے لبوں سے چنتے ہوئے وہ اس کے بھیگے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا بے قرار ہو گیا

زروا میں وعدہ کرتا ہوں تم تک آنے والی ہر تکلیف کو اپنے سینے پر لے لوں گا تم تک آنچ بھی نہیں پہنچنے دوں گا کسی تکلیف کی بھروسہ ہے نا مجھ پر

اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے ابتسام نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا

زروا نے اثبات میں سر ہلا دیا

ابتسام نے اس کے ہر درد کا مداوا کر دیا تھا وہ اب اس کے مضبوط حصار میں چھپ کر سب کچھ بھول جانا چاہتی تھی

اس کی بانہوں میں چھپی وہ آہستہ آہستہ پر سکون ہوتی جا رہی تھی

ابتسام اس کے بکھرے بال سمیٹتے ہوئے دوبارہ اس کے چہرے پر جھک گیا

اس کے تشنہ لب زروا کے چہرے پر پھسل رہے تھے

گھنی مونچھوں کی ہلکی سی چبھن پر وہ کسمسا کر رہ گئی

اس کے ہونٹوں پر جھکا ابتسام نرمی کے ہر انداز سے واقف تھا زروا نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید خود سے قریب کیا نا جانے کیوں یہ شخص اسے عزیز سے عزیز تر ہو گیا تھا

تم جانتے بھی ھو کیا کہے جا رہے ہو ایک کے بعد دوسری بہن نے بھی پر پرزے نکال لیے ہیں ان دونوں بہنوں کو پھنسانے کے لیے میرے ہی بیٹے ملے تھے

ہاجرہ بیگم کا واویلا سن کر فاکہہ بھی اپنے کمرے سے نکل آئی

احتشام سر جھکائے ان کے سامنے بیٹھا تھا

کیا ھو گیا ہے امی کیوں اس طرح سے چلا رہی ہیں

تم جانتی ھو اس زروا چڑیل نے کس طرح میرا ایک بیٹا مجھ سے دور کر دیا اب یہ دوسری نجانے کیا کرے گی میں کیا ساری زندگی اکیلی رہوں گی کیا فائدہ اولاد پیدا کرنے کا

ہاجرہ بیگم کی بات سن کر فاکہہ نے دوبارہ سر جھکائے بیٹھے احتشام کی طرف نگاہ پھیری

امی میری شادی تو ویسے بھی آپ نے کرنی ہی ہے زارا میں کیا برائی ہے میں وعدہ کرتا ھوں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا

احتشام لجاجت سے انہیں اپنا موقف سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

جب کرنی اپنی مرضی ہے تو مجھ سے پوچھنے کا ڈھونگ کیوں رچا رہے ھو؟

ہاجرہ بیگم نے منہ پھیرتے ھوئے بے رخی سے کہا

امی پلیز میں آپ کی مرضی سے اس سے شادی کرنا چاہتا ھوں میں نے پوری زندگی جس کے ساتھ گزارنی ہے کم از کم اس میں میری پسند بھی تو ھونی چاہیے

ان کے ہاتھ تھامے وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گیا

میری ایک شرط ہے اگر منظور ہے ٹھیک ورنہ لے آؤ اسے اپنی مرضی سے

میرا کیا ہے کہیں کونے میں پڑ جاؤں گی

ان کو ڈھیلا پڑتا دیکھ کر احتشام کھل اٹھا

آپ شرط بتائیں میں ضرور مانوں گا

ہاجرہ بیگم کی عجیب و غریب شرط سن کر چند لمحے وہ خاموش ھوا مگر پھر ان کے مان جانا ہی غنیمت تھا اس لیے ناچار ان کی شرط پر سر جھکانا پڑا

دس دن حویلی میں گزار کر زوہان اسے مری لے گیا وہاں کی سردی تو بیا کی ہڈیوں میں گھس رہی تھی اونی سویٹر اور اونی ٹوپی کے ساتھ

گرم کپڑے پہنے وہ انگیٹھی کے سامنے سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی

بیا ڈارلنگ تم نے اگر برف باری نہیں دیکھنی تھی تو یہاں آنے کا کیا فائدہ

زوہان کے کہنے پر اس نے سرخ ھوتی ناک چڑھا کر اسے گھورا

آپ کو لگتا ہے میں اس سردی میں باہر نکلوں گی

بیا کے نفی میں سر ہلانے پر زوہان اسے بانہوں میں بھر تا زبردستی باہر لے آیا

گھر کے سامنے جمی برف پر اسے گراتے ھوئے اس پر جھک گیا

بیا اس کے نیچے برف میں دبی ہاتھ پاؤں چلاتے ھوئے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی

بیا کی گردن میں منہ چھپائے زوہان دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر کو جکڑ کر خود سے قریب کر گیا

کیا کر رہے ہیں کسی نے دیکھ لیا تو گھر کے باہر ایسی حرکتیں کون کرتا ہے

بیا روہانسی ہو کر بولی

تو چلو پھر گھر کے اندر چلتے ہیں

زوہان اس پر سے ہٹتے ہوئے بولا

بیا ایک جست میں کھڑی ہوتی اس سے دور بھاگی

برف میں بمشکل قدم اٹھاتے ہوئے وہ اس سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر برف کے گولے بنا کر اس پر پھینکنے لگی

زوہان بھی اس کی شرارتوں پر بھرپور انجوائے کرتا جوابی کارروائی کے طور پر اسے گولے بنا کر مارتا اس کے پیچھے بھاگا

پورا مہینہ انہوں نے مختلف شہروں میں گھومتے پھرتے شاپنگ کرتے گزارا

ایک دوسرے کی سنگت میں دونوں بے حد خوش اور مسرور تھے

واپسی پر بیا کا دل اداس ہو گیا اس کا پڑھائی کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا وہ اس کی باہوں میں دوپہر تک سونے کی عادی ہو چکی تھی صبح صبح اٹھنا اسے سوہان روح لگ رہا تھا

تھکن سے چور وہ رات کو دیر سے فلیٹ پر پہنچے تھے کھانا راستے میں کھا چکے تھے بیا آتے ہی بغیر کپڑے چینج کیے بستر پر گر گئی

زوہان بیگز اور اٹیچی رکھ کر اس کے پاس آ کر آڑا تر چھا لیٹ گیا

بیا سونے لگی ہو

سر اٹھا کر اس کی نیند بھری آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

ہمم بہت نیند آ رہی ہے

اس کی آواز بھی بھاری لگ رہی تھی

زوہان اٹھ کر اس پر سے کمبل کھینچ کر اسے اپنے اوپر لٹاتے ہوئے اس پر کمبل ڈال دی

کیا ہے زوہان آج تو سکون سے سونے دیں ایک رات بھی آپ نے جان نہیں
بخشی میں بہت تھک گئی ھوں

بیا نڈھال سی اس کے سینے پر سر رکھے اس کی جسارتوں پر بگڑ کر بولی

میری جان میں کون سا منع کر رہا ھوں مجھے تھوڑا سا پیار کرنے دو پھر سو جانا

کروٹ بدل کر زوہان اسے بیڈ پر لٹاتا اس پر جھک گیا

بیا کی خوابیدہ آنکھوں کو چومتے ھوئے دیوانہ وار اسے خود سے لپٹا تا ھوا اسے
بے بس کر گیا

بیا کے ایک ایک نقش کو چوم کر اس کی گردن میں منہ چھپائے اس کی خوشبو
کی اپنی سانسوں میں بسا رہا تھا تبھی موبائل کی تیز بیل پر ہوش میں آیا

ہاتھ بڑھا کر اس نے نمبر دیکھا بیا پر سے اُٹھتے ھوئے اس کا چہرہ سنجیدہ ھو چکا تھا

اس سے کچھ فاصلے پر جا کر اس نے موبائل فون کو کان سے لگایا

میرا اس گھر سے اور شخص سے جڑی ہر چیز سے کوئی واسطہ نہیں مجھے فون
کرنے کا کیا مقصد ہے پھر

زوہان نسوانی آواز پر دبے دبے غصے سے بولا

میں جانتی ھوں تم دونوں کی آپس میں نہیں بنتی پر اس وقت اس کے ساتھ

اس کی اولاد کا ھونا لازمی ہے

نسوانی آواز اب سرگوشی میں ڈھل گئ

صاف صاف بات کرو کیا کہنا چاہتی اتنا تو میں جانتا ھوں تم ان کی خیر خواہ

نہیں ھو سکتی اپنی سے آدھی عمر بڑے مرد سے شادی کرنے والی عورت کو

صرف اس کے پیسوں سے لگاؤ ھو سکتا ہے

زوہان کی بات پر دوسری طرف سسکی ابھری

خدا گواہ ہے میری زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد صرف تمہارا باپ

ہے میری ماں نے پیسوں کے لیے میری زبردستی ان سے شادی کی تھی مگر

میں اب پورے دل سے یہ رشتہ نباہ رہی ھوں

وہ عورت اب سسکیاں لینے لگی

بات کیا ہے مجھے فون کیوں کیا تمہاری کہانی میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے

زوہان کے لہجے میں بے زاری تھی

متہم صاحب کو میدے کا کینسر ڈائیگنوز ہوا ہے مگر وہ بضد ہیں علاج نہیں کروائیں گے پلیز تم انہیں سمجھاؤ

شاید وہ متہم بیگ کے پاس ہی بیٹھی تھی ان کی بھاری آواز کی بڑبڑاہٹ بھی زوہان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی

زوہان ان کی بیماری کا سن کر مضطرب ہو گیا

ان کو فون دو

زوہان کے کہنے پر اس کی جوان سوتیلی ماں نے فوراً فون متہم بیگ کو پکڑایا

یہ کیا بچپنا ہے علاج کیوں نہیں کرا رہے

زوہان کے لہجے میں فکرمندی اور جھنجھلاہٹ تھی

تمہیں اس سے کیا غرض تم اپنی بیوی کے ساتھ عیاشی کرو

ان کی بات پر زوہان نے گہری سانس بھری

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میری بیوی سے آپ کے علاج کا کیا تعلق؟

زوہان کا لہجہ نرم تھا

تم اگر اپنی بیوی کو چھوڑ کر میرے پاس آتے ھو تو تمہاری ہر بات مانوں گا

ورنہ اسی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے دو مجھے

وہ صاف اسے بلیک میل کر رہے تھے

زوہان نے بے بسی سے بالوں کو مٹھی میں جکڑا

ٹھیک ہے میں آرہا ھوں

کچھ دیر بعد اس کی شکستہ آواز سپیکر سے ابھری

متہم بیگ نے فتح مندی سے اپنی بیوی کو دیکھا جو اپنے آنسوؤں پر بند باندھ رہی تھی

اپنے سامان والا بیگ اٹھاؤ جلدی سے

بیا کے پاس آکر اس نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ھوئے عجلت میں کہا

کیا ھوا کہاں جا رہے ہیں ہم؟

بیا پریشانی سے اٹھ بیٹھی

ہم نہیں صرف میں جا رہا ہوں تمہیں تمہارے مائیکے میں چھوڑ دیتا ھوں

نن نہیں میں وہاں نہیں جاؤں گی

بیا بدک کر پیچھے ہٹی

بیا میری مجبوری ہے پلیز مجھے معاف کر دو اور چلو

زوہان اس کی طرف ہاتھ بڑھائے کھڑا تھا

نا چاہتے ھوئے بھی وہ اس کے ساتھ چل پڑی

اتنے عرصے بعد اس دروازے پر کھڑی وہ شدید نروس تھی نجانے کیا

سلوک ھوگا اس کے گھر والوں کا اس کے ساتھ

بیل بجانے کے بعد زوہان اس کا سامان اٹھا کر دروازے میں رکھنے لگا

لینے کب آئیں گے مجھے

اپنے فلیٹ کے دروازے سے سامنے کے فلیٹ میں سامان ڈھیر کرتے ھوئے

زوہان نے پل بھر کے لیے اس سے نظریں ملائیں

میں نہیں جانتا کب تک اور شاید کبھی نہیں

زوہان کے الفاظ اس کے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح لگے

وہ گم سم سی اسے فلیٹ لاک کر کے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہی

تھی زوہان کے ہر انداز میں عجلت نمایاں تھی

اتنی جلدی اتنا بڑا فیصلہ کوئی کیسے کر سکتا ہے وہ بھی محبت کا دعوے دار شخص

بیا کی آنکھوں سے گرتے قیمتی موتی زمین پر گرتے اپنی قیمت کھو رہے تھے

ابھی تو اس نے ٹیسٹ کے بعد کنفرم ہونے پر خوشخبری سنانی تھی اور وہ اس کا

رشتہ مضبوط ہونے سے پہلے ہاتھ چھڑا کر جا رہا تھا

بھئی پیچھے ہٹو کیا دیوار بن کر کھڑے ہو سامنے

ہانپتی ھوئی ہاجرہ بیگم نے دروازے میں استادہ ابتسام کو ہاتھ سے دھکیل کر پیچھے ہٹایا

ان کے پیچھے احتسام بیگ اٹھائے کھڑا تھا فا کہہ کو وہ لوگ ندرت بیگم کے پاس چھوڑ آئے تھے

گرمیوں کی آمد تھی دن میں خاصی گرمی ھو جاتی البتہ رات ٹھنڈی ھو جاتی تھی

اے زروا باہر نکلو بھئی کہاں اندر گھس کے بیٹھی ھو پانی پلاؤ

انہوں نے زور سے آواز لگائی

ابتسام گم سم سا ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا

تین مہینے ھونے کو آئے ہیں کبھی تم دونوں میاں بیوی کو تو خیال نہیں آیا کہ ایک چکر لگا جاؤ مگر مجھے تمہاری محبت کھینچ لائی کیا کریں بچوں کے سامنے ماں ہی گھٹنے ٹیکتی ہے

یہ بھی شکر ہے تم نے اپنا اتا پتہ احتسام کو دیکھ رکھا تھا بس رہا نہیں گیا تو آ گئی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ مسلسل بولتے ھوئے نگاہیں پھیرتی زروا کو ڈھونڈ رہی تھیں

زروا کمرے کے وسط میں کھڑی پریشانی سے انگلیاں مروڑ رہی تھی اس کا

سراپا چیخ چیخ کر اس کے حاملہ ھونے کی تصدیق کر رہا تھا دوپٹے میں چھپانے کی

ناکام کوشش کرتی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس آ کھڑی ھوئی

اس کو دیکھتے ہی ہاجرہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا مگر اگلے ہی پل کرنٹ کھا

کر پیچھے ہٹیں

یہ کیا ہے؟

انھوں نے دوپٹہ اس کے پیٹ سے ہٹایا

ساڑھے تین مہینے ھوئے شادی کو مگر پیٹ دیکھ کر سات یا آٹھ ماہ کا حمل لگ

رہا تھا

زروا کانپتی ھوئی سر جھکائے کھڑی تھی احتسام حیرانی سے کبھی زروا اور کبھی

ابتسام کو دیکھ رہا تھا

ابتسام کا سر بھی جھکا ھوا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

♥♥♥♥

خود کو سنبھالنے کے لیے زروا نے صوفے کی بیک کو تھام لیا

ابتسام ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے سر جھکا کر بیٹھا الفاظ ڈھونڈ رہا تھا

تم لوگوں کے ناجائز تعلقات تھے؟

ہاجرہ بیگم کی سرسراتی آواز پر ابتسام نے جھٹکے سے جھکا سر اٹھایا

زروا کے آنسوں جھڑی کی صورت اس کے چہرے پر پھسل رہے تھے

نہیں امی خدا کی قسم ایسا کچھ نہیں تھا زروا بلکل معصوم اور بے قصور تھی میں

شیطان کے بہکاوے میں آکر اس سے زیادتی کر بیٹھا

ابتسام گھٹنوں کے بل ان کے سامنے آبیٹھا

ہاجرہ بیگم کا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

احتسام نے جلدی سے آگے بڑھ کر زروا کو سہارا دیا جو گرنے کے قریب تھی

اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

تمہیں حیا نہیں آئی یتیم بچی کے ساتھ اس طرح کی زیادتی کرتے ھوئے

تمہاری اپنی جوان بہن گھر میں تھی دوسروں کی بیٹیوں پر گندی نظر رکھتے تھے

ہاجرہ بیگم غصے کی زیادتی سے کانپ رہی تھیں

ابتسام خاموش بیٹھا رہا

ہاجرہ بیگم نے آگے بڑھ کر زروا کو اپنے ساتھ لپٹا لیا

تم پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے اگر تمہیں اس کا ساتھ قبول نہیں ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے

ہاجرہ بیگم کے کہنے پر زروا نے نفی میں سر ہلایا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ بہت اچھے ہیں آنٹی انہوں نے مجھ سے معافی مانگی اور میں نے معاف کر دیا

یہ میرے شوہر بھی ہیں اور میرے بچے کے باپ بھی میں انہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی

زروا کی باتیں سن کر ہاجرہ بیگم نہال ھو گئیں

بس اب میں آگئی ھوں تمہارا خیال میں خود رکھوں گی اس حالت میں تمہارا یوں اکیلے گھر میں رہنا ٹھیک نہیں یہ باہر جاتا ھو گا تو تم اکیلی پڑ جاتی ھو گی

ہاجرہ بیگم اسے پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ھوئے بولیں

ابتسام بھی اٹھ کر سامنے صوفے پر جا بیٹھا

اس کے لیے ہاجرہ بیگم کی ناراضگی ہنوز برقرار تھی

میں آپ کے لیے پانی لاتی ھوں

زروا اٹھنے لگی تو احتسام نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈال کر دوبارہ بٹھا دیا

آپ بیٹھیں میں لے آتا ہوں

ابتسام زروا کے ساتھ ان کا اچھا رویہ دیکھ کر مطمئین ھو گیا تھا

ٹیسٹ رپوٹ دیکھ کر بیا کتنی ہی دیر گم سم بیٹھی رہی آنسوؤں نے منظر دھندلا دیا تو پلکیں جھپکا کر اس نے آنسوؤں کو گالوں پر بہہ جانے دیا

آپ ٹھیک ہیں؟

پاس بیٹھی پھول دار چادر میں ملبوس لڑکی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

بیانے اس کا چہرہ دیکھا ملیح اور سادہ لڑکی فکر مندی سے اسے دیکھ رہی تھی

بیانے اثبات میں سر ہلا دیا

آپ برا نا مانیں تو ایک بات پوچھوں؟

اس لڑکی نے جھجک کر پوچھا

بیا اس بار خاموش بیٹھی رہی اس لڑکی نے خود ہی دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا

میرا نام زروا ہے یہاں ریگولر چیک اپ کے لیے آتی ہوں آپ کی عمر دیکھ کر تجسس ھوا کہ یہاں کیسے آنا ھوا؟

بیا کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا تھا بولنے کے بجائے وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی

زروا گڑ بڑا کر آس پاس دیکھنے لگی جہاں ارد گرد کے لوگ انہیں عجیب نظروں سے گھور رہے تھے

آپ پلیز یہ پانی پیئیں رونا بند کریں لوگ دیکھ رہے ہیں

زروا کی بات سن کر بیا کو بھی سچویشن کا احساس ھوا اس کے ہاتھ سے منرل واٹر کی بوتل لے کر سیل کھولی اور خشک ہوتے گلے کو تر کیا

زروا کی اپنایت پر وہ اسے اپنے سارے حالات بتاتی چلی گئی

زوہان کے جانے کے بعد گیٹ کھلا تو صوفیہ اسے دیکھ کر کچھ لمحے خاموش کھڑی رہی پھر اسے گلے لگا کر رو پڑی

ہم نے تم سے رابطہ کرنے کی اتنی کوشش کی تمہارے فلیٹ کی چکر لگائے مگر تم لوگ شاید کہیں گئے ھوئے تھے امی سخت بیمار تھیں تمہیں بلانے کا کہتے کہتے دنیا سے چلی گئیں مگر تم ملی ہی نہیں

نائلہ آپا کی شادی کے بعد سے ان کی طبیعت میں سدھار نہیں آیا اور کچھ ہی دنوں میں بستر سے لگ گئیں تمہیں بہت یاد کرتی تھیں

صوفیہ اسے اندر لے آئی تھی مصطفی اور زولفقار صاحب کمرے سے نہیں نکلے تھے اس کے ارد گرد صوفیہ اور عاتکہ بیٹھی تھیں اس کا سامان عاتکہ گھسیٹ کر اندر لے آئی تھی

شمسہ بیگم کا سن کر اسے بے حد دکھ ھوا روتے ھوئے اس نے عاتکہ اور صوفیہ کے ہاتھوں پر بوسے دیے

مجھے معاف کر دو میں نہیں جانتی تھی میرے پیچھے اتنا کچھ ھو جائے گا

انہی کی زبانی اسے نائلہ آپا کا پتا چلا جسے اس کے بدلے جنید کے ساتھ
رخصت کیا گیا پہلے پہل اس کے سسرال والے اکھڑے اکھڑے رہے مگر
اب سب کچھ ٹھیک تھا

اگلی صبح ذولفقار صاحب اور مصطفیٰ سے اس کا سامنا ہوا انہوں نے بھی اسے
پچھلی کسی بات کا حوالہ دے کر پریشان نہیں کیا

دن گزرتے جا رہے تھے مگر زوہان نے مڑ کر اس کی خبر نہیں لی

سب گھر والوں نے باری باری زوہان کے بارے میں جاننے کی کوشش کی
مگر وہ خود نہیں جانتی تھی کہ کیوں زوہان اس طرح اچانک اسے چھوڑ کر چلا
گیا انہیں کیا جواب دیتی

جب متلی اور کمزوری نے اس کا برا حال کر دیا تو ذولفقار صاحب کو چیک اپ
کے لیے اپنے ساتھ لے آئی ٹیسٹ رپوٹ لے کر وہ ڈاکٹر سے چیک اپ کے
لیے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی جب زروا نے اسے روتا دیکھ کر تجسس اور
ہمدردی سے مجبور ہو کر اس سے وجہ پوچھی تھی

پوری بات بتا کر وہ دوبارہ رو پڑی

زرواسے تسلیاں دیتی رہی اپنا ایڈریس بھی نوٹ کروایا زروا کو نازک سی

چھوٹی لڑکی بہت اچھی لگی تھی اپنی باری آنے پر زرواس کا ہاتھ تھپتھپا کر اٹھ

گئی

بیا بے زار ہو کر وہاں سے بنا چیک اپ کرائے اٹھ آئی زولفقار صاحب موٹر

سائیکل کے پاس کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے

دوائی نہیں لی؟

ان کے پوچھنے پر اس نے ٹیسٹ رپوٹ ان کی طرف بڑھا دی

وہ رپوٹ دیکھ کر خاموش ہو گئے

ڈاکٹر کو دکھائی رپورٹ؟

بیا نے نفی میں سر ہلایا

تو بیٹا اس سے چیک اپ کروا لیتی کمزور ہو گئی ہو کوئی دوائی وغیرہ لکھ دیتی

ابو میں اس وقت بہت تھک گئی ھوں وہاں بہت رش تھا طبیعت پھر کبھی دکھا دوں گی

اس کی بے زاری دیکھ کر زوالفقار صاحب مزید کوئی بات کیے بنا موٹر سائیکل سٹارٹ کرنے لگے

سسرال والے کیا مل گئے ہمیں تو کوئی لفٹ ہی نہیں کرا رہی محترمہ ابتسام کے شکوے پر زروا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی

تمہیں پتا ہے تم پر ممتا کا کتنا نکھار آ گیا ہے؟

زروا کے ریشمی بالوں کو کندھے سے ہٹا کر ابتسام نے اس کے گالوں کو پیار سے سہلایا

آپ ہر روز بتا تو دیتے ہیں پتا چل جاتا ہے

زروا نے اس کے حرکت کرتے ہاتھ کو پکڑ کر کہا

چلو آج نئے طریقے سے بتاتا ھوں

ابتسام نے آہستگی سے اسے کندھوں سے پکڑ کر لٹادیا

زروا اس کی آنکھوں میں مدہوشی دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر گئی

ابتسام اس کی بند آنکھوں کو چوم کر اس کے گالوں اور ہونٹوں پر پیار

برسانے لگا اس کی گردن سے نیچے تک چومتے ھوئے اس کے پیٹ سے

قمیض کھسکا کر اس کے پھولے ہوئے پیٹ پر اپنے ہونٹ رکھے

شیو کی چبھن پر زروا کسمسا پیچھے ھو گئی

کیا ھوا؟

ابتسام نے سر اٹھا کر پوچھا تو زروا نے اس کی شیو کی طرف اشارہ کیا

چبھتی ہے یہ

ابتسام نے اوپر ھو کر اس کے گالوں سے اپنے گال رگڑے

زروا اس کی شرارت پر کھلکھلا کر ہنسی

ابتسام اسے ہنستا دیکھ کر نہال ھو گیا

میری جان اسی طرح ہنستی رہا کرو

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ھوئے ابتسام نے شدت سے اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے

♥♥♥♥

متہم صاحب کی کیمو تھراپی ھو رہی تھی ان کی فائلز لے کر مختلف ہسپتالوں کے چکر کاٹتے ھوئے زوہان گھن چکر بنا ھوا تھا دو مہینے ھو چکے تھے بیا کی یاد دن بادن اس کے دل میں شدت پکڑتی جا رہی تھی

اس کی آنکھوں میں آخری بار آنسوں دے کر آیا تھا یہی سوچ اسے بے چین کیے رکھتی تھی

متہم صاحب کا کینسر ابھی پہلے سٹیج پر تھا اس لیے ڈاکٹر پر امید تھے کہ وہ کچھ عرصے بعد اس بیماری سے مکمل طور پر صحت یاب ھو جائیں گے

فٹ پاتھ پر کھڑی لڑکی پر اسے بیا کا گمان ھوا تو فوراً گاڑی کو بریک لگائی

کالی چادر میں وہ بیا ہی تھی کسی کا انتظار کرتی وہ پیپل کے درخت کے نیچے فٹ پاتھ پر کھڑی تھی

زوہان گاڑی سے نکل کر اس کی طرف بھاگا

بیا کی نظر اس پر پڑی تو اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر فوراً رخ موڑ کر چلنا شروع کر دیا

اپنی حالت کے پیش نظر وہ تیز نہیں چل پا رہی تھی چند قدموں پر ہی زوہان اس کے سر پر پہنچ گیا

اسے بازو سے پکڑ کر رخ اپنی طرف موڑا

بیا کی آنکھوں میں لرزتے آنسوں اس کے رخسار پر ڈھلک گئے

Zubi Novels Zone

زوہان اس کی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا پیلا پڑتا چہرہ آنکھوں کے گرد ہلکے اور آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی؟

زوہان کے کہنے پر بیا نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا

آپ تو مجھے چھوڑ چکے ہیں میں جیوں یا مروں آپ کو اس سے کیا

اس کی گرفت سے بازو چھڑا کر بیا نے آنسوں صاف کرتے ہوئے درشت لہجے میں کہا

تمہیں کس نے کہا میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے

زوہان اس کی بات سن کر حیران ہوا

آپ خود کہہ کر گئے تھے اب کیا لینے آئے ہیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

بیا نے رخ موڑ لیا

ذولفقار صاحب دواؤں کا شاپر موٹر سائیکل پر لٹکائے ان کے پاس آ کے

زوہان کو دیکھ کر ان کے چہرے پر چمک آ گئی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیا کے بارے میں سوچ سوچ کر وہ بھی بے حد پریشان تھے

زوہان آگے بڑھ کر ان سے بغلگیر ہو گیا

حال احوال پوچھ کر بیا کو کچھ دیر اپنے ساتھ لے جانے کا پوچھا

وہ کیا کہہ سکتے تھے باخوشی ہاں کر دی

وہ بیا کو ریسٹورنٹ لے آیا

بیا سر جھکائے بیٹھی تھی زوہان کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی

زوہان جانتا تھا وہ اس سے سخت ناراض ہے

اس نے ویٹر کو سپائسی پاستا آرڈر کیا تو بیا نے فوراً نفی میں سر ہلایا

میں نہیں کھا سکتی یہ چیزیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے

بیا کی بات سن کر زوہان نے ویٹر کو کچھ دیر بعد آنے کا کہا

کیا ہوا ہے تمہیں؟

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر فکر مندی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا

بیا تذبذب سے ہونٹ کاٹنے لگی

بتاؤ بیا میں پریشان ھو رہا ھوں تم اتنی کمزور کیوں ھو گئی ھو؟

بیا نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر خود کو بولنے پر آمادہ کیا

میں پریگننٹ ھوں

آس پاس دیکھ کر اس نے آگے جھکتے ھوئے آہستگی سے اسے بتایا

زوہان چند لمحے کچھ بول ہی نہیں پایا مگر پھر اس کے چہرے پر تیزی سے

خوشگوار تاثرات بکھرے

اس کے ہاتھوں کو دیوانہ وار چوم کر دوبارہ اس سے پوچھا

بیا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا

چلو پھر باہر کی کوئی چیز نہیں کھانی تم نے تمہیں فروٹ لے دیتا ھوں تمہیں

اس قدر کمزور ھو گئی ھو میں کل تمہیں کسی اچھی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا

زوہان نے چند نوٹ ٹپ کے طور پر نکال کر میز پر رکھے اور اسے ہاتھ سے پکڑ

کر باہر لے آیا

بیا اس کی فکر مندی پر آہستگی سے مسکرا دی

زروا بے چینی سے لاؤنج میں ٹہل رہی تھی رات کے پہر وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسے لگا ہلکا پھلکا پیٹ درد ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا مگر درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا

درد سے بے حال ہو کر اس نے ابتسام کو جگایا

وہ کچی نیند میں تھا فوراً اٹھ گیا

ہاجرہ بیگم اور احتسام کو جگا کر وہ زروا کو سہارا دے کر گاڑی میں لے آیا

ہاجرہ بیگم ساتھ لے جانے والا ضرورت کا سامان سمیٹ رہی تھیں

ہسپتال ایمرجنسی وارڈ میں زروا کو منتقل کر کے وہ سب بے چینی سے ویٹنگ ایریا میں انتظار کر رہے تھے

ابتسام کبھی ٹہلنا شروع کر دیتا کبھی آکر ہاجرہ بیگم کے ساتھ بیٹھ جاتا احتسام ان کے لیے چائے لے آیا تو شل ہوتے ذہن کو کچھ تقویت ملی

دو گھنٹوں کے جان لیوا انتظار کے بعد نرس نے کمبل میں لپٹے گلابی بچے کو ان کے حوالے کیا

بیٹی کا سن ابتسام خوشی سے نہال ہو گیا

احتسام نے نرس کے ہاتھ میں پیسے تھمائے

میری وائف کیسی ہیں؟

ابتسام نے بے چینی سے زرواکا پوچھا

آپ کی وائف بلکل ٹھیک ہیں کچھ دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں

نرس خوش اخلاقی سے اسے بتا کر واپس مڑ گئی

تینوں نے باری باری روتی ہوئی گلابی گڑیا کو اٹھا کر خوشی سے دمکتے چہرے سے پیار کیا

پریشان کیوں ھو؟

متہم صاحب نے زوہان کو سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں آپ آرام کریں

انہیں رکھائی سے جواب دے کر وہ اٹھ کھڑا ھوا

زوہان واپس بیٹھو اور مسئلہ بتاؤ

آپ کو بتا کر فائدہ کیا ہے جو مسئلہ بنا ہی آپ کی وجہ سے ہے

زوہان نے اکھڑے لہجے میں کہا

تمہاری بیوی کی بات ہے؟

متہم صاحب نے بلکل ٹھیک اندازہ لگایا تھا

جی آپ کے کہنے پر میں اسے اس کے مائیکے میں چھوڑ آیا تھا کل راستے میں ملی تھی وہ پریگننٹ

ہے اور بے حد کمزور بھی مگر آپ کی ضد کی وجہ سے میں اتنا عرصہ اس سے بے خبر رہا

زوہان کو کچھ دیر خاموشی سے دیکھنے کے بعد متہم صاحب نے اسے اپنے قریب بلایا

تم اسے واپس لے آؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جب تمہیں اس لڑکی سے کوئی مسئلہ نہیں تم اس سے پیار کرتے ھو رشتہ نبھانا چاہتے ھو تو میں کون ھوتا ھوں روکنے والا تم جا کر لے آؤ

متہم صاحب کی بات سن کر زوہان پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ھو گئ

خوشی سے ان سے لپٹ کر ان کے ہاتھوں کو چوم لیا

تھینک یو سو مچ

زوہان کی خوشی دیکھ کر متہم صاحب نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں

زوہان انہیں آرام کرنے کا کہتا کمرے سے باہر نکل آیا

♥♥♥♥

اف! توبہ آپی ایک منٹ مجال ہے جو اس چھوٹی آفت نے آپ کو میرے ساتھ ٹک کر بیٹھنے دیا ھو

زارا دلہن بنی کب سے زروا کو گھن چکر بنا دیکھ رہی تھی

تو کیا کروں دیکھا نہیں باپ نے کس قدر بگاڑ کر رکھ دیا ہے زرا جو گود سے اتر کر بیٹھ جائے

زروا روہانسی ھو گئی

ابتسام کو دروازے سے جھانکتا دیکھ کر چیل کی طرح اس پر جھپٹی

پکڑیں اپنی لاڈلی کو بازو شل کر دیا میرا

زروا نے ابتسام کی گود میں زبردستی آئش کو تھمایا

اس کی گود میں جاتے ہی آئش فوراً چپ ھو گئی

تم باہر نکلو گی تو دلہا بے چارہ اندر آئے گا

ابتسام کی بات سن کر زرواجلدی سے زارا کا دوپٹہ اور لہنگا سیٹ کر کے باہر نکل گئی

احتسام کو یقین نہیں تھا کہ اسے حجلہ عروسی میں جانے دیا جائے گا کیونکہ ہاجرہ بیگم کی شرط کے مطابق زارا کو کچھ عرصہ ہاجرہ بیگم کے کمرے میں شادی کے بعد رکھا جائے گا

مگر جب ہاجرہ بیگم نے اسے کمرے میں جانے کا کہا تو حیرت سے گنگ ھو کر صوفے سے اٹھ کھڑا ھوا

بھائی حیران ھونے کی ضرورت نہیں آپ کی شکل دیکھ کر تو خواہ مخواہ ترس آنے لگا تھا

فاکہہ کے مزاق اڑانے پر وہ اس کے بالوں کی لٹ کھینچتا ھوا ہاجرہ بیگم کے گلے لگ گیا

زوہان مصطفیٰ اور زولفقار صاحب کی اجازت سے اسے واپس لے آیا تھا وہ جی جان سے متہم صاحب کی خدمت کر رہی تھی مگر اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی

اس کی شدید ناراضگی زوہان کو بے چین کر رہی تھی

زوہان متہم صاحب کے روم سے واپس آیا تو وہ منہ تک چادر تانے سو رہی تھی

زوہان نے اس کے اوپر سے چادر کھینچ لی

کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے؟

زوہان نے اس کا رخ اپنی طرف پھیرا

بیانے اسے کوئی جواب دیے بغیر تکیے میں منہ چھپا لیا

پلیز جان معاف کر دو سارا قصور تمہارے سسر کا ہے ان کی خدمتیں کر رہی ہو اور مجھ غریب سے بدلے لیے جا رہی ھو

زوہان کے کہنے پر اس نے تکیے سے منہ نکال کر اسے گھورا

مجھے ساری بات سمجھا کر بھی تو جا سکتے تھے لیکن نہیں سامان اٹھا کر مائیکے کے در پر پٹخ کر چلے گئے

اب ایسا کبھی بھی نہیں ھو گا اب سے تمہیں مائیکے جانے ہی نہیں دوں گا

زوہان نے فیصلہ کن انداز میں کہا

کیوں نہیں جانے دیں؟

بیا اٹھ کر بیٹھتے ھوئے کمر پر ہاتھ ٹکا کر لڑاکا عورتوں کی طرح بولی

زوہان نے اسے باہوں میں جکڑ کر اپنے ساتھ لگایا

جو تم حکم کرو گی سب ویسا ہی ہو گا

اب مزید مت ترساؤ

وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ھوئے لجاجت سے بولا

بیا کی بولتی تو اس کی بانہوں میں آتے ہی بند ھو گئی

زوہان اسے گود میں بٹھائے اس کے لبوں کو قید کیے اپنی پیاس بجھا رہا تھا

اس کو لبوں کو آزادی بخشی تو بیا کے چہرے پر اس کے ہونٹ پھسلنے لگے اس

کو بیڈ پر لٹا کر وہ مکمل اس پر حاوی ھو گیا

اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتا وہ اس کے بال کھول کر مدہوش سا اس

کی زلفوں میں اپنا منہ چھپائے گہری سانسیں بھرنے لگا

بیا اتنے عرصے بعد دوبارہ اس کا لمس محسوس کرتی شرم سے دہری ھو رہی

تھی

زوہان نے سر سے پاؤں تک اس پر بوسوں کی برسات کر دی جب جزبات کا

طوفان تھما تو پیچھے ہٹ کر اس پر بھرپور نظر ڈالی بیا نے فوراً چادر سے اپنے

وجود کو چھپایا

زوہان اس کے ساتھ چادر میں گھس کر اسے اپنے ساتھ لگا کر لیٹ گیا

اس کے سینے سے لگی بیا شرم سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مختصر سی جدائی نے ان کی محبت میں بے شمار اضافہ کر دیا تھا

دونوں ایک دوسرے میں گم ہو کر اپنے ماضی کی تلخ یادوں کو بھلا چکے تھے

♥♥♥♥

احتشام کمرے میں داخل ہوا تو زارا کو دوپٹہ کے گھونگھٹ میں چھپا دیکھ کر

دروازہ لاک کرتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھا

اس کے مہندی اور چوڑیوں سے سجے ہاتھوں کو باری باری چوم کر اس کا

گھونگھٹ ہٹایا

ایک پل کو مبہوت ہو کر اس نے پور پور سجی زارا کو دیکھا تھا مگر خراج بھی تو

پیش کرنا تھا اس کے ماتھے سے بندیا ہٹا کر اپنے لبوں سے چھوا

زارا اپنے آپ میں سمٹ گئی

احتشام اس کی جھجھک دور کرنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑ کر چھوٹی موٹی باتیں کرنے لگا

میں چینج کر لوں نیکلس چبھ رہا ہے

اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آزاد کراتے ھوئے زارا نے گردن پر ہاتھ پھیرتے ھوئے کہا

ہاتھ ہٹاؤ

احتشام نے اس کا ہاتھ گردن سے ہٹا کر اپنے ہاتھ گردن سے پیچھے لے جاتے ھوئے نیکلس کا ہک کھولا

نیکلس ڈھیلا ھو کر اس کی گردن میں جھول گیا

احتشام نے سرخ ھوتی گردن پر انگلیاں پھیرتے ھوئے آگے ہو کر اپنے لبوں سے چھوا

زارا سر سے پاؤں تک کانپ کر رہ گئی

اس کا دوپٹہ ہٹا کر آہستہ آہستہ تمام زیورات اتار کر ایک طرف رکھے اس کے نفاست سے بنے جوڑے سے پنیں نکال کر اس کی ریشمی زلفوں کو بکھیر دیا کھلے بالوں میں بغیر دوپٹے کے اس کے سامنے حسین مورت کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی

احتشام نے اسے کمر سے پکڑ اپنے سینے سے لگا کر اس کی زلفوں میں چہرہ چھپایا اس کے سینے سے لگی زارا شرم اور گھبراہٹ سے کپکپا رہی تھی

احتشام اسے تکیے پر لٹا کر اس پر چھا گیا

بلاؤز کی زپ کھول کر اس کے کندھے سے کھسکا کر اپنے لبوں سے چھوتے ھوئے اس کندھے سے گردن تک اپنے لبوں سے چومتے ھوئے اس کی ٹھوڑی پر ہلکے سے دانت گاڑے

زارا نے سسک کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑا

احتشام نے اس کے سرخ کپکپاتے ہونٹوں کو چومتے ھوئے برسوں کی پیاس بجھائی

اس کی بڑھتی جسارتوں پر زارا بار بار اپنے ہاتھوں سے بند باندھنے کی کوشش کرتی تو احتشام اس کے ہاتھوں کو چوم کر پیچھے ہٹا دیتا وہ اس کے معصوم گریز کو کسی کھاتے میں نہیں لا رہا تھا

احتشام اس سے الگ ھوا تو نڈھال سی زارا اس کی بانہوں میں منہ چھپا کر آنکھیں موند گئی

کچھ دیر بعد احتشام نے اسے اپنی شرٹ پہنا کر بانہوں میں اٹھا کر ڈریسنگ مرر کے سامنے بٹھا دیا

دیکھو یہ نشان مارنے سے نہیں پیار کرنے سے بنتے ہیں

اس کی گردن کی طرف اشارہ کرتے ھوئے احتشام نے کہا تو زارا نے نظریں اٹھا کر دیکھا نشان دیکھ کر مجوب ہو گئی

احتشام اسے دوبارہ بانہوں میں اٹھائے بستر پر لے آیا

لائٹ آف کرنے کے بعد وہ

اسے بازوؤں کے گھیرے میں چھپائے کسی قیمتی متاع کی طرح سنبھالے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگا

ختم شد

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

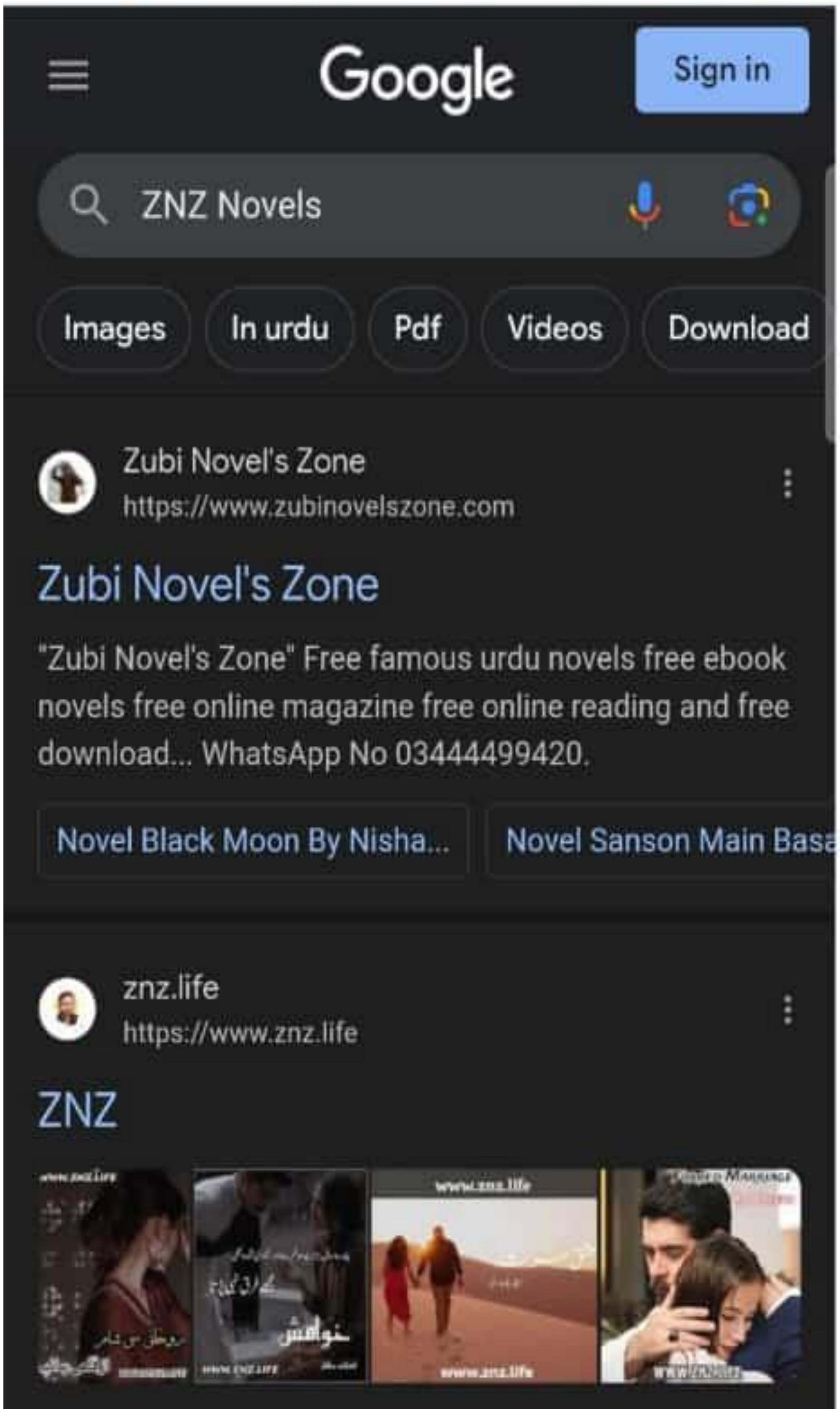

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

0344 4499422

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now